فہرست کا خانہ

لیکچر نہیں.	عنوان	صفحہ نہیں.
1	یقین	1-7
2	تکوا	8-12
3	خدا کی اطاعت	13-16
4	پیشن گوئی اور عملی اختیار کی پابندی	17-20
5	خطرہ (اخلاص)	21-24
6	پیشن گوئی کی اخلاقیات	25-28
7	عملی قانون (عبادات)	29-32
8	اسلامی طرز عمل	33-37
9	علم اور اس کا اسلامی تصور	38-43
10	علم اور اس کا اسلامی تصور	44-49
11	اسلامی معاشرتی نظام	50-57
12	کھانے اور بات کرنے کے انتظامات	58-62
13	والدین کا احترام	63-71
14	برادر	72-77
15	ایمانداری اور ذمہ داری	78-84
16	معافی	85-89

سبق 1

یقین

1. ایمان کی تعریف
2. ایمان کے بنیادی اصول
3. ایمان کے پھل ایمان

کے بنیادی اصول

1. اللہ پر بھروسہ (توحید / وحدانیت)
2. نبیوں پر ایمان (نوبویات اور رسالت)
3. آخرت کی زندگی (یوم فیصلہ)

ایمان کی تعریف

اسلام کی خصوصی اصطلاحات پر اعتقاد کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے انبیاء کو اس طرح سے ماننا ہے ، اس کا اعتراف کرنا ہے کہ ہماری رہنمائی کے لئے خدا نے ان کے پاس ایسے علم کی تصدیق کی تھی جو ہماری ذہانت اور افہام و تفہیم کی حد سے باہر تھا ، اور ، یہ اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ خدا کی طرف سے ان کے ذریعہ ہمیں جو بات پہنچا ہے ، اور ان کے ذریعہ لائے ہوئے مذہب کو الہی دین قبول کرنا ہے۔

ایمان کے بنیادی اصول

اللہ پر ایمان

دحا اوفک ہا ن کی 0و 0 دلوی ملو 0 دلی ما 0 دمصلا اللہا 0 دحا اللہا 0 والاھ لق

اللہ پر ایمان چار احاطوں پر مبنی ہے

<u>اللہ موجود ہے اور کسی نے اسے پیدا نہیں کیا۔ Allah-</u>

<u>2. وہی ہے جو ساری کائنات کا مالک ہے۔</u>

<u>وہ تنہا ہی ماسٹر ہے اور وہ ہی اپنی مرضی کے مطابق کائنات میں کوئی alone . ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔</u>

<u>4. اکیلے انہوں نے خصوصی طور پر کی پوجا کیا جائے گا اور وہ کوئی ساتھیوں ہے.</u>

اللہ کا وجود

قرآن نے ہمیں واضح طور پر بتایا ہے کہ اللہ کے وجود کا ثبوت ہمارے اندر موجود ہے۔ پھر ہم کس طرح انکار کرسکتے ہیں جو ہمارے پیشانیوں پر بڑی لکھی ہوئی ہے جس کی حقیقت اس کا ثبوت ہے۔

نوارصبۃ

"کون یقین رکھتا ہے ، اور اپنے آپ میں ، تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو؟"

ہمارے دلوں کی بہت گہرائیوں میں ، یہ معلوم ہوا ہے کہ اللہ موجود ہے۔ جب مشکلات اور بدبختی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ، ہم اپنی وفادار فطرت اور مذہبی جبلت کی وجہ سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہمارے اندر اور چاروں طرف اس کے وجود کے متعدد ثبوت موجود ہیں۔ ہمارا ذی شعور جو ہمارا دل ہے ، غیر شعوری طور پر اسی میں ، لیکن ہمارا شعور خود ، یہی ہماری وجہ ہے ، اس کے وجود کو قبول کرتا ہے۔

وہ تنہا ساری کائنات کا مالک ہے۔

عقیدے کی دوسری بات یہ ہے کہ اللہ ہی تمام کائنات کا پالنے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنے دل کی گہرائی سے یقین کرنا پڑے گا کہ اللہ ہی تمام عالم کا خالق ہے۔ وہ تنہا

جانداروں ، آسمانی جسموں اور پوری مرئی کے ساتھ ساتھ پوشیدہ دنیا بھی پیدا کی ہے۔ اس نے ان تمام جہانوں کے لئے اس طرح کی حیرت انگیز توپیں تیار کیں کہ طب ، کیمسٹری ، طبیعیات اور ماہر فلکیات کے اسکالرز کو ان میں سے صرف چند ایک دریافت کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ انھیں تمام جہانوں کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں اکیلا ہی مکمل معلومات حاصل ہے۔ اس کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ ایک درخت کے کتنے پتے ہیں ، پتی کی شکل کیا ہوتی ہے ، یا کتنے جراثیم اس دنیا میں تیرتے ہیں اور ان کا سائز اور حجم کیا ہے اور ان کے اجزاء کیا ہیں؟ وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ ایٹم کے کتنے گھومنے والے الیکٹران ہیں ، ان میں کیا عارضی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں ، ان کے اعداد و شمار اور حرکیات کی نوعیت کیا ہے ، وہ کیا شکل اختیار کرتے ہیں اور ان کی تبدیلی کی خصوصیت کیا ہے۔

وہ تنہا ہی ماسٹر ہے اور وہ ہی اپنی مرضی کے مطابق کائنات میں کوئی ترمیم کرنے کا مجاز ہے۔

اس طرح ، وہ دنیا کا نگہبان ہے۔ اس نے ہر چیز سے کچھ دیا اور وہ ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ تبدیلی کرتا ہے اور ان کے حالات اور کردار میں تبدیلی کرتا ہے۔ اس نے ہر تفصیل کا پہلے سے ہی تعی .ن کیا ہے اور اس کائنات کے ہر ایٹم میں اس طرح کے ثبوت پیش کردیئے ہیں کہ ہر ایک شخص کے پاس اس کی وجہ معلوم ہوسکتی ہے اور اس سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔ یہ عقیدہ کا دوسرا کلام ہے اور اس کو قبول کرنا اور اس پر یقین کرنا واجب ہے۔

لیکن ، کیا اس کو صرف ایک مضمون کے طور پر قبول کرکے مومن بن جاتا ہے؟ کوئی شخص آپ کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ اللہ ہی اس کائنات کا خالق ہے اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ کیا آپ صرف اس کے اعلان کی وجہ سے اسے مومن مان لیں گے؟ بلکہ ، یہ اعلان صرف ایک مومن ہونے کے لئے کافی نہیں ہے ، کیونکہ نوادرات کی متعدد اقوام نے یہ اعلان کیا ہے۔ قریش کے مشرکین ، جن کی فیٹشزم پیغمبر اسلام نے انکار کیا اور جن کے خلاف انہوں نے جہاد کیا تھا ، انھوں نے بھی اللہ کو خدا کا خدا قرار دیا اور اس کے وجود سے کبھی انکار نہیں کیا۔

صرف اکیلا ہی خصوصی طور پر پوجا پایا جانا ہے اور اس کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔

جب آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ موجود ہے ، تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ، بے مثال مملکت کا مالک ہے ، تو پھر اس کی ضرورت اس بات کی ہے کہ عبادت میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اس کے سوا کسی کو کسی شکل یا شکل میں پوجا جانا چاہئے۔ اس کا مخالف سمجھا جائے اللہ کے فضل سے، میں کی تشریح میں ایک نقطہ تک پہنچنے کے لئے خوش قسمتی تھی *سورت ایک ناس* (114)، کوئی دوسری تفسیر یہ تسلیم کرنے والے اللہ موجود ہے کہ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے کی جاتی ہیں جو تمام کی مالک ہے اور کیا تمام جہانوں کا مالک ابھی تک یہ اللہ کی الوہیت کا تقاضا ہے اس Allah ظاہر نہیں کرتا ہے کہ اللہ کی وحدانیت پر یہ ہے اعتقاد عقیدہ ہے جو واقعتا *سورت* نے کہا ہے:

سانلا هلا 0 سانلا كلم 0 سانلا برب ذوعا لق 0

(آپ کہتے ہیں کہ میں انسانوں کے رب ، انسانوں کا بادشاہ ، انسانوں کا خدا" کی پناہ میں آیا ہوں۔ (114: 1-3"

عقائد پر یقین

پیغمبر کی تعریف:

ہی کے لئے بے نیاز ہے۔ البتہ انبیاء کی Allah انبیاء بھی انسان ہیں۔ وہ الہی نہیں ہیں کیونکہ الہی صرف ا ایک مخصوص خصوصیت ہے کہ وحی ان پر نازل ہوتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

سلا قا قا قايف قا قايف قا قايف قا قايف قا قايف شمي قايف قا قا قا يف يفيف قايف

"اور ہم نے تم سے پہلے رسول نہیں بھیجے بلکہ یہ کہ انہوں نے کھانا کھایا اور بازاروں (بازاروں) میں چلے گئے۔"

انبیاء کرام پر ایمان تین احاطوں پر مبنی ہے

1. اسلام انبیاء کرام کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتا ہے۔
2. تمام انبیاء انسان ہیں.
3. انبیاء کے معجزات پر ایمان.

اسلام انبیاء کرام کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتا ہے۔

دوسرے نبیوں کے ماننے والوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو پیغمبروں کے پیروی کرنے کے علاوہ ان کے بارے میں بھی تضحیک آمیز گفتگو کرتے ہیں ، لیکن اسلام نے یہ ذمہ داری عائد کردی ہے کہ تمام انبیاء کا یکساں احترام کیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص کسی نبی سے گستاخی کی بات کرتا ہے یا اسے ملامت کرتا ہے تو وہ اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

ﻪﺘﻜﺋﻼﻣﻭ ﷲ ﻥﺑﺎﻟﻠﮧ ﺍ ﻞﻛ ﺍ ﻧﻤﻮﻣﻟﺍ ﻥﻧﻤﻮﻣﻟﻨﻤﻮﻣﻟﺍﻭ ﻪﺑﺭ ﻥﻣ ﺯﻧﺍ ﺰﻧﺍ ﺰﻧﺰﻧﺍ

ﺰﻨﻜﻴﻠﻜﻴﺍﺍ ﻜﻴﻟﻭ ﺭﺍ ﺍﻭ ﻨﺒﺍﻭﻨﺑ ﻨﺒﻜﻴﻼ ﻜﻨﻜﻨﻔﻐﻔﻏ ﻜﻨﻜﻨﻨﻌﻤﺴﻔﻏ ﻔﻐﻨﻴﺒﻨﻌﻤﺴﻨﻌﻤﺴ

ﻥﻴﺒﻨﻴﻔﻨﻼﻔﻨﻼ ﻥﻴﺒﺮﻮ ﻔﻨﻼﺭﻮ ﻪﺒﺘﻜﻮ۔

رسول نے وہ قبول کیا جو اس پر اپنے رب کی طرف سے نازل کیا گیا تھا اور مسلمانوں نے بھی۔ وہ سب" خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور کہتے ہیں کہ "ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے ہیں" اور وہ بولے "ہم نے سنا ہے اور قبول کیا ہم آپ کی معافی چاہتے ہیں ، ہمارے رب اور تیری ہماری واپسی ہے "

دوسرے لفظوں میں ، ایک مسلمان موسی اور عیسیٰ علیہ السلام سے پیار کرتا ہے اور اسی طرح ان کا احترام کرتا ہے جس طرح وہ پیغمبر (ص) سے محبت کرتا ہے اور اس کا احترام کرتا ہے۔ وہ اپنے سبھی نبی کی طرح ، بھی بلا تفریق ان سب کی تعظیم کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہودی عیسائی ہوجاتا like ہے تو اسے موسیٰ پر یقین نہ کرنے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ اس کے بجائے ، وہ موسی اور عیسی علیہ السلام دونوں پر یقین کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر اس کے بعد ، یہ عیسائی مسلمان ہوجاتا ہے ، تو اسے پر یقین نہ کرنے کے ساتھ ساتھ تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی یقین نہیں کرنا ہوگا۔ in پیغمبر اکرم

تمام انبیاء انسان ہیں۔

تمام انبیاء انسان ہیں۔ وہ دوسرے انسانوں کی طرح پیدا ہوتے ہیں اور ان کی طرح مر جاتے ہیں۔ وہ دوسرے انسانوں کی طرح بیمار ہوجاتے ہیں اور ان کی طرح صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ وہ اب تک دوسرے انسانوں سے مختلف نہیں ہیں جیسے ان کے جسم کی ساخت ، ان کے اعضاء اور اعضاء کی ظاہری شکل ، خون کی گردش اور دل کے کام کا تعلق ہے۔ وہ دوسرے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں۔ یہ صرف اس بات کی نشاندہی کرنا ہے کہ ان میں الوہیت کی

کوئی خصوصیات نہیں ہیں جو صرف اللہ کے ساتھ سلوک کرتی ہیں اور اسی کے لئے مخصوص ہیں۔ تاہم ، انسان ہونے کے باوجود ، ان کا ایک تمیز ہے کہ وحی ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔

اور ، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جب انسانوں پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی تو اس سے پہلے کی جماعتیں حیرت زدہ تھیں ، جس پر اللہ نے ان کی پریشانی کو غلط کہا اور کہا۔

مھبر دنع قدص مدق مھل نااانمنما نیذ شباشبرشبو ساهنلاا رذنا نا مھنممهنمر يلاا ونيحنيحوا نا ذاتبجع ساهنلاا نللنااا

کیا یہ لوگوں کے لئے تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص پر یہ وحی کی کہ: لوگوں کو ڈراؤ اور" "مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ وہ اپنے پروردگار کے ساتھ واقعی گامزن ہیں؟

دحاو هلاا مذا امذا يلاا يحويح مكلثم شبشبشبشبشبشب شبشبشب شبمذ

تم کہتے ہو: میں بھی تم جیسے آدمی ہوں۔ مجھے حکم آیا ہے کہ تم پر ایک ہی بندے کی عبادت ہے۔

لاوسر اشبس اا ثعبا اوقاا

"انہوں نے کہا: "کیا خدا نے رسول کو بطور انسان بھیج دیا ہے؟

انبیاء کرام کے معجزات پر ایمان

کو مکہ مکرمہ سے قدس منتقل کیا گیا .اور Mak کا واقعہ رونما ہوا اور پیغمبر اکرم of جب عروج {معراج اسی رات قریش نے اس پر یقین نہیں کیا۔ ان کی رائے میں یہ ناممکن تھا کیونکہ اس وقت آمدورفت کے ذرائع {اونٹ ، کے ساتھ ، اتنی لمبی مسافت طے کرنا اور اسی رات میں واپسی کرنا ناقابل فہم تھا۔ اوقات لیکن with گھوڑے وغیرہ عام ہوگیا ہے... اور کوئی بھی اس پر حیرت زدہ ہے اور نہ ہی کوئی جسم اس سے انکار کرتا ہے۔

ایک صدی یا دو سال پہلے .اگر سب سے بڑے طبیعیات دان کو بتایا گیا تھا کہ جلد ہی لوگ "دھاتی مشینیں" میں پرواز کریں گے اور وہ آواز سے زیادہ تیزی سے اڑان میں آئیں گے ، یا کسی کی تقریر وغیرہ کو ریکارڈ کرنا ممکن ہوگا ، جسے بعد میں دوبارہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ کسی بھی وقت ، یہاں تک کہ اس کی موت کے بعد ، یہاں تک کہ اس عالم نے بھی کفر میں اپنا سر ہلا دیا تھا ، جبکہ ، یہ آج ایک عام سی بات بن گئی ہے جس کو سب جانتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

hal آخر یہ سب ناممکن چیزیں کیسے ممکن ہوئیں؟ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ناممکن دو طرح کی ہیں: ایک مشترکہ ناممکن ۔ ایسا واقعہ جس کو دیکھنے کے لئے ہم استعمال نہیں ہوتے ہیں اور ہم انہیں صرف ٹوپی کی وجہ سے ناممکنhal محلہ سمجھتے ہیں .اس کی مثال ایسنشن یا دیگر معجزات کا واقعہ ہے۔ دوسری قسم کا "ناممکن". جس کی موجودگی ہیں existence- مثلا، وجود اور غیر لئے {l-diddain-جیسے عقل ناممکن ہے کہ بے بقائے باہمی مخالف کے {اجتماع ایک دوسرے کے متضاد ہیں، اور کسی ایک جگہ پر موجود ہونا ناممکن ہے اور اسی وقت غیر حاضر رہنا۔ اسی طرح ، چیزیں بیک وقت مختلف شکلیں قبول نہیں کرسکتی ہیں: ایک کتاب ، جبکہ "یہ ایک کتاب ہے ، ایک ہی وقت میں روٹی کا گانٹھ نہیں بن سکتی۔

عقل ناممکن "واقعات" تصور ہوتے ہیں لیکن نام نہاد عام حالات میں ناممکن واقعات ہمارے سائنسی علم کے ذریعے ممکن ہو گئے ہیں اور ترقی اور عام جو اللہ کے لئے ممکن نہیں ہے بن گئے ہیں الافواج، کے لئے، خود ان قوانین کا ادراک قزمہ طرزیات جو ناممکن ، ممکن؟ یقینی طور پر ، غالب اللہ کسی چیز کو بنانے کا اہل ہے ، عام حالات میں ناممکن ہے۔ اگر ہم کسی سچی رپورٹ کے ذریعہ یہ سنتے ہیں کہ عام حالات میں ناممکن کوئی چیز واقع ہوچکی ہے تو ہم اسے ایک حقیقی واقعہ کے طور پر لیں گے اور اسے قبول کریں گے۔

حرف زندگی میں زندگی (انصاف کا دن)

آخرت کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے .بصیرت والے اسے دیکھنے سے قاصر ہیں اور کمزور لوگ اس پر یقین نہیں کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں کیا کہا جاتا ہے .لیکن بصیرت اور حکمت اور فہم کا مالک جانتا ہے کہ انسانی زندگی مراحل سے گزرتا ہے۔

ایک وقت تھا جب یہ انسان اپنی ماں کے پیٹ میں ایک معاہدہ اور سکڑتی ہوئی حالت میں پڑا تھا اور اپنی اس محدود دنیا میں سانس لے رہا تھا .اگر وہ اس وقت سوچ سکتا تھا تو اس حالت کو اپنی اصل زندگی سمجھے گا اور کبھی بھی اس کو چھوڑنے اور اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنے پر راضی نہ ہوتا ، جب تک کہ اسے زبردستی اس سے دور نہ کیا جاتا .اگر وہ بولنے کے قابل ہوتا تو وہ اس کے خروج کو اپنی موت سمجھتا اور اسے اندھیرے میں دفن کرنے پر مجبور کرتا تہھانے ، اگرچہ اس کی پیدائش تھی ، جس کا مطلب یہ تھا کہ اپنی ماں کی کوکھ چھوڑنے کے بعد اس وسیع و عریض دنیا میں آباد ہونا تھا۔

اسی طرح ہم اس کی دنیا سے موت کے خاتمے پر غور کرتے ہیں ، حالانکہ یہ بھی ہماری طرح کی پیدائش اور میں منتقل ہونا ، جو اس کے درمیان ایک to برزخ z انتہائی آرام دہ زندگی میں پیشرفت ہے ، یعنی ، بے دخل یا اعضاء عارضی طور پر رکنے کی جگہ ہے۔ مادی اور عارضی دنیا اور آخرت کی ابدی دنیا۔

اس سے متعلق ہے کہ ایک صحابی نے ایک بار نبی سے دریافت کیا ، "یا رسول اللہ ، خدا اپنی مخلوق کو مردوں میں سے کون زندہ کرے گا؟ کیا یہاں اس دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جس کی مثال پیش کی جاسکے؟ ، نبی نے جواب دیا ، کیا اس نے کبھی آپ پر یہ الزام عائد نہیں کیا کہ شاید آپ کے ملک میں زمین کا ایک لمبا گزر Prophet گیا ہو اور اسے خشک اور تمام پودوں کی نذر پایا گیا ہو ، اور پھر ، اس پر دوبارہ آنے کے بعد ، کچھ دیر بعد ، معلوم ہوا کہ اسے تازہ ، سبز گھاس سے شادابی سے ڈھکلا ہوا ہے؟ صحابی نے جواب دیا ، "ہاں" ، مہارت حاصل کرسکتا ہے۔ یہ ہے .حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ریمارکس دیئے۔ اس سے قیامت کی وضاحت ہوتی ہے۔ خدا بھی اسی طرح مردوں میں سے جی اٹھے گا۔

ایمان کا پھل

عقیدے کا ثمر وہ ذہنی رویہ ہے جس کو نبی {نے اپنے ایک مشہور ریمارکس میں بیان کیا ، جو اتنا جامع ، مثبت اور فصاحت ہے کہ کوئی دوسرا تبصرہ اس سے مماثلت نہیں رکھتا۔ حقیقت میں ، یہ تمام جامع تبصرے اس کی گواہی ہیں نبی ہوڈ۔ احسان کی وضاحت کرتے ہوئے ، انہوں نے کہا

اللہ کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ ضرور تمہیں دیکھتا ہے۔ Allah

ایمان کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کو یاد رکھنا .میں نے ایک مرتبہ ایک نیک آدمی کے بارے میں پڑھا جس کا مطلب مجھے یاد نہیں} اس کی صوفیانہ ابتداء کا آغاز کیسے ہوا۔ اس نے ایک عقیدتمند اور نیک meaning چچا تھا ، اس نے ایک دن اپنے چچا سے پوچھا کہ وہ بھی اللہ سے اتنا ہی عقیدت مند رہنا چاہتا ہے جتنا وہ ماموں تھا اور اس نے اپنے چچا سے درخواست کی کہ وہ اس طرح کے اعمال کی طرف رہنمائی کرے جس سے وہ نیک ہوجائے۔

اس کے چچا نے اس سے کہا کہ "دن میں تین بار دہرائیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر چیز سے واقف ہے 'اس نے ایک ہفتہ تک یہ مشق جاری رکھی۔ جس کے بعد ان کے چچا نے انہیں ہر دعا کے بعد تین بار وہی الفاظ دہرانے کا حکم دیا

انہوں نے اس مشق کا آغاز بھی کیا اور اس میں ایک اور ہفتہ گزارا .اس کے چچا نے اسے زبانی طور پر بجائے ذہنی. طور پر ان الفاظ کو دہرانے کا حکم دیا۔ اس شخص نے یہ مشق جاری رکھی اور اس کے نتیجے میں اس نے ہمیشہ اللہ کو یاد کیا اور کبھی اس سے غافل نہیں ہوا۔

اللہ نے قرآن مجید میں اپنی یاد سے زیادہ کسی چیز پر زور نہیں دیا ہے اور انہوں نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو اس کو کسی اور سے زیادہ پکارتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 1 کی آیات

اا اوفکہ لا نکیم لو 0 دلوی ملو 0 دلی م ا 0 دمصلا اللہ ا 0 دحا اللہا
والاھ لق

آپ کا کہنا ہے؛ وہ ایک اللہ ہے۔ اللہ آزاد ، نگہداشت آزاد۔ وہ نہ کسی کا بیٹا تھا 'اور نہ ہی وہ پیدا ہوا تھا۔ اور نہ ہی" (کوئی اس کے برابر ہے۔ (112: 1-4

نوارصبتا

(اور اپنے ہی اندر ، تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو؟" (از زریت: 21"

سانلا ھلا 0 سانلا کلم 0 سانلا برب ذوعا لق 0

(آپ کہتے ہیں کہ میں انسانوں کے رب ، انسانوں کا بادشاہ ، انسانوں کا خدا" کی پناہ میں آیا ہوں۔ (114: 1-3"

سلا قا قا قایف قا قایف قا قایف قا قایف قا قایف شمی قایف
قا قا قا یفیفی قایف

اور ہم نے تم سے پہلے رسول نہیں بھیجے بلکہ یہ کہ انہوں نے کھانا کھایا اور بازاروں (بازاروں) میں چلے گئے۔"" ((الفرقان: 20

ننعطنعطانعمسنعمسانعمسنعمسا االقاقو ہلاسر نم نیدا نیدا ۃنلا ق نیبنیبفنلا ہتکئلامرو ہبتکو باللہ اللہ باللہب اللہ اللہب اللہ اللہب

اللہ اللہنب نبل کنب ہیلنبنب

مبہیلنبنب مبو نبنبا نبکیلا

نبکنرا لکنرا یصملرا۔

رسول نے وہ قبول کیا جو اس پر اپنے رب کی طرف سے نازل کیا گیا تھا اور مسلمانوں نے بھی۔ وہ سب خدا اور اس" کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور کہتے ہیں کہ "ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے ہیں" اور وہ بولے "ہم نے سنا ہے اور قبول کیا ہم آپ کی معافی چاہتے ہیں ، ہمارے رب اور تیری (ہماری واپسی ہے " (البقر:: 285

مھبر دنع قدص مدق مھل ناانمنما نی ذ شبابشربشبو ساھنلا رذنا نا مھنمھنمر ی لاا ونیحنیحوا نا
ذاتبجع ساھنلا ننالنلاا

کیا یہ لوگوں کے لئے تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص پر وحی کی: لوگوں کو ڈراؤ اور دے دو" (مومنوں کو خوشخبری ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے ساتھ واقعی گامزن ہیں۔ (یونس: 2

دحاو ہلاا ہلا امنا یلاا یحوی حمکلثم شبشبشب شبشب
شبشب شبمذ

تم کہتے ہو: میں بھی تم جیسے آدمی ہوں۔ مجھے حکم آیا ہے کہ تم پر ایک ہی بندہ کی عبادت ہے" (خود مختار ”۔ (الکھف: 110

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٨٢)

لاوسر اشبس اا ثعبا اوقاا

(انہوں نے کہا: "کیا خدا نے رسول کو بطور انسان بھیج دیا ہے؟" (الاسراء: 94

(بے شک ، اس کا حکم ، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے ، صرف اتنا ہے کہ وہ اس سے کہتا ہے ، ہو جا!" اور یہ ہے!" (یسین: 82"

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (١٢)

" ابلیس) نے کہا:" میں اس (آدم) سے بہتر ہوں ، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ، اور اسے ہی مٹی سے پیدا کیا۔)"
(اعراف: 12

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن
تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (٢٨٤)

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے ، اور اگر تم اپنی ذات میں سب کچھ ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ تمہیں اس کا حساب مانگے گا۔ پھر جسے چاہے معاف کردے اور جسے چاہے سزا دے۔ اور
(اللہ ہر چیز پر قادر ہے (البقر:: 284

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ
السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا (٩٥)

فرما دیجئے: اگر زمین پر فرشتے سلامتی اور سلامتی کے ساتھ چلتے پھرتے تو ہمیں بھیجا جانا چاہئے تھا
(ان کے لئے ایک فرشتہ رسول کی حیثیت سے آسمان سے نیچے آؤ۔ " (الاسراء: 95

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (٤)

(اور وہ آخرت پر یقین کے ساتھ یقین رکھتے ہیں۔ (البقر :: 4

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (٧) وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (٨)

تو جو شخص کسی ایٹم (یا چھوٹی چیونٹی) کے وزن کے برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔ (8) اور جو کوئی بھی
(ایٹم (یا چھوٹی چیونٹی) کے وزن کے برابر برائی کرتا ہے وہ اسے دیکھے گا۔ (الغزل: 7-8

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (١) مَلِكِ النَّاسِ (٢) إِلَٰهِ النَّاسِ (٣)

فرما دیجئے: بنی نوع انسان کے بادشاہ، 3 "معبود کی" میں نے (خدائے) انسانوں کے رب، 2. پناہ مانگتا "
(بنی نوع انسان، (ایک الناس، 1-3

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ

اور ہم نے تم سے پہلے کبھی بھی کسی رسول کو نہیں بھیجا لیکن وہ کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلے جاتے تھے۔
(الفرقان: 20)

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ
صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

کیا یہ انسانوں کے لئے حیرت کی بات ہے کہ ہم نے اپنے آپ میں سے ایک شخص (یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کو اپنی الہام بھیجا ہے : (انسانوں کو (جہنم میں آنے والے عذاب سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری

سناؤ اللہ کی وحدانیت اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس ان کے نیک (اعمال کا بدلہ لیں گے۔ (یونس: 2

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ
میں صرف تم جیسا آدمی ہوں۔ مجھ پر یہ الہام ہوا ہے کہ" :l اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیج (تمہارا خدا (خدا) ایک ہی خدا (خدا یعنی اللہ) ہے۔ (الکاف ، 110

(انہوں نے کہا: کیا اللہ نے کسی کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ (الاسرا ، 94

قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا (٩٤)

سبق 1 کی احادیث

أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ)

خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ اچھا ہوجائے (اصلاح شدہ) تو سارا جسم اچھا ہوجاتا ہے لیکن اگر (خراب ہوجاتا ہے تو سارا جسم خراب ہوجاتا ہے اور وہ ہی دل ہوتا ہے۔ (بخاری ، مسلم

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه
انس بن مالک نے بیان کیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی سے اس چیز کی محبت نہ کرے جس سے وہ اپنے لئے محبت کرتا ہو۔" (بخاری، مسلم)

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .
لا يؤمن أحدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، "تم میں سے کوئی بھی [واقعی] اس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ اس کی خواہشیں اس چیز کے تابع نہ ہوجائیں جو میں لایا ہوں"۔

(الإيمان كتاب ، البخاري صحيح)

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "مسلمانوں میں سب سے عمدہ وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت ہیں۔"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:
عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الإيمان بضع وسبعون شعبة
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایمان کی ستر شاخیں ہیں ۔

عن أنس قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم : " لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين "
یہ انس b رسول اللہ کہ مالک کے انھارٹی پر رپورٹ ہے۔ said نے فرمایا:
تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہے جب تک کہ میں اس کے بچے ، اس کے والدین اور سارے انسانیت سے زیادہ عزیز نہیں ہوں۔
رواہ البخاری [15]

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 2

تکوا

(اللہ کا خوف)

تقوی کی تعریف

اللہ کے رسول (نے فرمایا: تقوی یہاں ہے ، اور اس نے اس کی طرف اشارہ کیا سینے

اللہ فرماتا ہے ،

تيآ دي دحلا ةروس) مك ل رفغ يو ٥ ب نو شم ت ارو ن مك ل لعج يو ه تمح ر نم ني لف ك مك ت ء ي ٥ لاس ٮ ب اونما و اللها اوقتا اونما ني ذلا اهي اا ي 28

(

اے مومنو! خدا سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ آپ کو اپنی رحمت" سے دو حصے دے گا اور آپ میں روشنی ڈالے گا ، جس کے ساتھ آپ چلیں گے اور وہ آپ کو معاف کرے گا۔ (57: 28))

اللہ رب العزت یہ بھی ارشاد فرماتا ہے:

م ك ل د ف غي و م ك تا يس مكن ع رف ء يو ان اقرف مك ل لعج ي اللهاوقتن ن ا اونما ني ذلا اهي اا ي

((29 تيآ لافنلاا ةروس

اے مومنو! اگر آپ خدا سے ڈرتے رہیں گے تو وہ آپ کے لئے فیصلہ سنائے اور آپ کو بری کردے"
(8: 29) " گناہوں اور آپ کو معاف

امام حافظ ابن کثیر (d.777H) نے کہا: "ابن Abbaad، کے طور پر-Suddee، عکرمہ، اشتھاراتی ضحاک، " الفرقان قتادہ اور مقاتل ابن میاں سب کے بارے میں کہا کہ "اس کا مطلب یہ ہے کہ: (مشکل سے) باہر نکلنے کا راستہ۔ مجاہد نے مزید کہا: "دنیا اور آخرت دونوں میں (مشکل سے) نکلنے کا راستہ"۔ ابن عباس کی روایت میں انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب ہے: نجات۔ اور اس کی ایک اور روایت میں: مدد کی جارہی ہے۔

محمد بن اسحاق نے کہا کہ اس کا مطلب ہے: حق اور باطل کے مابین فیصلہ کرنے کا معیار۔ ابن اسحاق کی یہ وضاحت اس سے پہلے کی باتوں میں سب سے عام ہے اور یہ اس کا لازمی نتیجہ ہے۔ چونکہ جس کے پاس اللہ کا تقوی ہے اس کے احکامات کی تعمیل کرکے اور جو اس نے منع کیا ہے اسے چھوڑ دے ، حق کو باطل سے پہچاننے کی صلاحیت دی جائے گی۔

(تصور تقوی (تقویٰ

شمس جس-ush تقوی کے معنی ہیں: دل اور روح کو پاک یا پاک کرنا۔ چھانٹیں میں کچھ جوکہ سے میں اللہ کا کہنا ہے کہ اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے:

نمبرهشغي اذا .او . متهلاج ا ذا رهاهناو . نمبرهاتا اذا مقلمقلمقلا . نامهحضو وا . نامو سٍفنو . اهحط امو ضر لااو . اهنب امو ءامسلاو

متهس د هس بهاخ دق و . متهكز نم حلاف ادق . اهوقتو اهروجف اههلاف . نمبره . (تيآ سمشلا ةروس ات 1 10)

سورج اور اس کی طلوع آفتاب کی قسم ، اور چاند کی قسم جب وہ سورج کے بعد آتا ہے اور اس کی قسم رات جب اس پر گھومتی ہے اور آسمان کی قسم اور اس کی طرح جس دن یہ چمکتا ہے ، اس کی اور خداوند کی قسم ہے اسے بنایا ، اور زمین کی قسم اور جس طرح اس نے پھیلائے (اور پھیلائے) اور روح کی قسم اور جس طرح اس نے اس کی شکل دی ، پھر اس نے اس کو جواز اور تفہیم کے بارے میں سمجھایا۔ بے شک وہ کون خوش ہوا

[91: 1-10]اسے پاک کر دیا ، اور ناکام ہو گیا جس نے اسے خاک میں پھینک دیا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) **کے** مشنوں میں سے ، اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص طور پر اور عام طور پر انسانوں کی روحوں کو پاک کرنے کا حکم بھیجا۔

اللہ (ت) فرماتا ہے۔

تيآ ةعمجلا ةروس) . ةمكحلااو بتكلاا مهملعيو مهيكزتو هتا ايآ مهيلع التيومهنم لا سوسر نيملاا يف ثعب يذلا 2) والاه

وہی شخص ہے جو ان پڑھوں میں سے ان پڑھ رسولوں میں سے اٹھ کھڑا ہوا ہے ، ان کو اپنی آیتیں ، کتاب"
(اور حکمت سناتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ صریح بھول رہے تھے۔" (62-2

اس آیت میں حکمت کا لفظ اکثر حکمت کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے۔ امام شفیع ، جو اسلام کے سب سے بڑے اسکالر ہیں ، نے کہا کہ جب قرآن حکیم میں قرآن حکیم کا تذکرہ ہوتا ہے تو اس سے رسول اللہ کی سنت سے مراد ہے (**ملسو هيلعا يلص**) اس آیت کے علاوہ ، ہم دیکھتے ہیں کہ نبی **يلص**) **ملسو** the **هيلع اللهُا** تین کاموں کے ساتھ سین تھا۔

1) قرآن کی تعلیم دینا۔

2) سنت کی تعلیم دینا۔

3) روح کو پاک کرنے کے ذرائع بتانا۔

یہ طہارت عبادہ کے صحیح عمل اور گناہوں اور نافرمانیوں سے پرہیز کرکے حاصل کی جاتی ہے۔

تقوی کے حصول کے لئے شرائط

ایک شخص کو کیسے پتہ چل جائے گا کہ اس کے ابن عبادہ اس کو تقوی کے حصول میں مدد فراہم کررہے ہیں؟ تقوی کی نشوونما کے ل one ، درج ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے: -

1) اخلاص ، مخلصانہ نیت ہے کہ یہ عمل محبت کے بغیر ، اللہ کی رضا کے لئے مکمل طور پر انجام دیا گیا ہے اس کے صلہ اور رحمت کی امید کرتے ہوئے ، اور اس کے غضب اور عذاب سے ڈرتے ہو اگر وہ His ، اس کے ل نافرمان ہے۔

2) صحیح سنت کے مطابق عمل کرنا۔ اعضاء کا ضروری علم حاصل کرنا ، جو انجام دیا جارہا ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ اس عمل کی کارکردگی کے لئے نبی ... نے کس طرح عمل اور مناسب اوقات انجام دیئے۔

اخلاص کے بارے میں ، یہ عمل انجام دینے سے پہلے اور بعد میں دونوں موجود ہونا چاہئے ، بغیر کوئی ریا یا سمع (لوگوں کے ذریعہ دیکھے جانے یا سننے کے کام)۔ مثال کے طور پر ، ایک نیک عمل کرنے کے بعد ، کسی کو وں کو دیکھو جو میں کر رہا ہوں" ، یا "میں اتنا حیرت انگیز شخصat دوسروں سے کہتا ہے ، "ان تمام اچھ ہوں کیونکہ میں اس طرح اور ایسے کام کرتا ہوں"۔

یہ فارمولہ ، اگر تقوی کے حصول کے لئے استعمال ہوتا ہے تو ، یہ سائنسی ہے ، اگر آپ اس کی پیروی کرتے ہیں ، جبکہ اس کے تمام شرائط اور ان کے حقوق کو پورا کرتے ہیں تو ، آپ تقویٰ انشاء اللہ حاصل کرلیں گے۔

قرآن مجید میں تقوی کی اہمیت

کار اور تعلیمات کو teachings جب ہم عبادت کے عبادات کے سلسلے میں اسلام کے مختلف طریق دیکھتے ہیں تو ہمیں ان میں سے بیشتر ملتے ہیں ، اگر نہیں تو ، اس حالت تقوی کی طرف لوگوں کی رہنمائی ، کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ، روزے کے سلسلے میں

یلاعتو ہناحبس اللہا لهاق :

اللہ فرما رہا ہے ، "اے ایمان والو! آپ کے لئے روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ آپ سے پہلے والوں کے لئے "تھا تاکہ آپ تقوی اختیار کرنے والوں میں شامل ہوجائیں۔

تقویٰ کا یہ تصور ، جس میں کوئی کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کے قہر سے بچانا چاہتا ہے ، جو اس کو راضی ہوتا ہے ، کوئی صرف اس صورت میں کرسکتا ہے جب کوئی اللہ کا شعور رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ تقوی کی اصطلاح انگریزی میں بھی خدا کے ہوش کے طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ اور جب ہم صلہ رحمی کے ساتھ غور کرتے ہیں تو ہمیں اللہ یہ کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ "میرے ذکر کے لئے دعا قائم کرو"۔

لہذا سلام اور عملی طور پر عہد کے تمام پہلو ، ہمیں اللہ کے شعور کی حالت میں رکھنے کی خدمت کرتے ہیں جب کوئی شخص اس سے ہوش میں ہوتا ہے ، اس بات سے واقف ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے ، تب وہ شخص ان چیزوں کو کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہے جو اللہ کو راضی مت کرنا۔ جب ہم اللہ کو فراموش کردیتے ہیں کہ شیطان کو افتتاح مل جاتا ہے ، تو وہ ہم سے رجوع کرنے ، برائی کا مشورہ کرنے کے قابل ہوتا ہے اور ہم برائی میں پڑ جاتے ہیں۔

ایک مسلمان اللہ تعالٰی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے اور وہی کرتا ہے جو اسے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اس سے باز رہتا ہے جس سے اس سے دور رہنا کہا جاتا ہے۔ تقویٰ ، اللہ تعالی کا خوف ، واحد طاقت ہے جو انسان کو برائی اور برائی سے روک سکتی ہے۔ یہ خداتعالیٰ کا خوف ہی ہے جو مومن کے دل کو جاگتا رہتا ہے اور اسے اس بات کا اہل بناتا ہے کہ وہ غلط سے صحیح فرق کر سکے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اس کے علاوہ ، تقوی واحد فضیلت ہے جو اسلامی معاشرے میں کسی مومن ، مرد یا عورت کو اعزاز دیتی ہے۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

تاآ تجحارجحاا ۃرسس) اللہا اللہا دنع ک ک ک ک ک ف ک ک ک ک عتا عتا عتا عتا عتا ہق ہق ہق ب ب مکنقاخ مکنقاخ مکنقاخ مکنقاخ مکنقاخ ن ن۔

(13)

اے انسانو! ہم نے آپ کو ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے اور آپ کی ذات اور قبیل کو مقرر کیا ہے تاکہ آپ ایک دوسرے کو پہچانیں۔ بے شک اس کا خدا کے ساتھ زیادہ احترام ہے جو زیادہ شائستہ ہے۔ 13.49))

عدل و تقویٰ دو اصول ہیں جو اللہ کی وحدانیت کے عقائد سے ضروری نقادوں کے طور پر سامنے آتے ہیں ، جو قرآن مجید اور سنت کے مطابق ، عقیدہ کا بنیادی مضمون ہے ، جبکہ نظم و ضبط اور عمل نہیں کرتے ہیں۔ کینن قانون محض اس کے ظاہری تاثرات ہیں ، یا اس کے ذریعہ انسان کے اجتماعی اور انفرادی وجود میں خدائی طور پر طے شدہ انجام کو حاصل کرنا ہیں۔

اسلام میں ، انصاف پسند ہونا ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیات یا تقویٰ اور پرہیزگار سمجھنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

قرآن پاک کا ارشاد ہے:

ہدئاآ ہدئاملما ۃرسس) لمعتذ ن ن نلمعتذ لمعتذ ن ن ن ن نا نا ن نا نا نا نا نا نا نا نا 8)

انصاف کرو - جو تقویٰ کے قریب ہے ، اور خدا سے ڈرو۔ اللہ آپ کے کاموں سے خوب واقف ہے۔"

قرآن پاک کا مقصد پوری انسانیت کی بھلائی کے لئے تقوی پر مبنی ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

تیآ نامعرمع لآ سرَوس) س نانالنلاا تجرنلاا تما نالیخ متنک 110)

(آپ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے بنائی گئی بہترین کمیونٹی ہیں۔" (3: 110"

اللہ تعالٰی کا خوف ، تمام حکمتوں کی جڑ ، فرد کی اس آگاہی کو ظاہر کرتا ہے کہ اس کے اعمال یا ناکامی سے اس کے معاشرتی رابطوں اور تعلقات کے مختلف مراحل یا سطح پر دوسروں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اسلام کی بنیادی تشویش فرد کی شخصیت کو خدا کے خوف زدہ انسان کی حیثیت سے ترقی دینا ہے ، اور اسے اس صلاحیت کے ساتھ آراستہ کرنا ہے کہ وہ اس کے ساتھ سکون سے زندگی گزار سکے اور دوسروں کے ساتھ سکون رہے۔

Surah آل عمران میں تقوی کو ثابت قدمی اور صبر سے باندھ دیا گیا ہے ، اور سور Surah سور بقرہ میں انسانیت میں صلح کرنے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ جنگیں کرنے میں ، جب عام طور پر صرف اقدار کو نظرانداز کیا جاتا ہے ، تو مسلمانوں کو تقوی کے حکم کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ دل کی یہ کیفیت انسان کی سوچ اور عمل دونوں کو بدل دیتی ہے۔ قرآن پاک بار بار تقاضا کرتا ہے کہ ہم تقوی کی پیروی کریں ، نبی۔ کے

فیصلوں پر عمل کریں ، شریعت کے احکام پر عمل کریں ، اور ممنوعہ حرکتوں سے باز رہیں ، اور عظمت کو حاصل کریں۔

<u>سبق نمبر 2 کی آیات</u>

ل رفغ مك يو ه ب نو شم ت ارو ن مك ل لعج يو ه تمح ر نم ني لف ك مك ت ء ي ه لاس د ب اونما و اللها اوقتا اونما ني ذلا اهي اا ي

اے مومنو! خدا سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ آپ کو اپنی رحمت سے دو" (حصے دے گا اور آپ میں روشنی ڈالے گا ، جس کے ساتھ آپ چلیں گے اور وہ آپ کو معاف کرے گا۔ (57: 28

تیآ لافنلاا ةروس) م ك ا ر ف غ و م ك تا يس مكن ع رف ك يه ان اقرف مك ا لعج ي اللهااوقتت ن ا اونما نی ذلا اهي اا ی 29)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اے مومنو! اگر آپ خدا سے ڈرتے رہیں گے تو وہ آپ کے لئے فیصلہ سنائے اور آپ کو اپنے گناہوں سے بری" (کردے اور آپ کو معاف کردے۔ (8: 29

نامومو سفنو . اهحط امو ضر لااو . اهنب امو ءامسلاو . نمبرهشغي اذا .او . متهاجا ذا رهاهنلااو . نمبرهلاتاذا
مقلمقلمقلا . اهحضو سمشلا و (10 اتا 1 تیآ سمشلا ةروس) . متهس د هس بهاخ دق و . متهكز
نمحاف ادق . اهوقتو اهروجف اهمهلاف . نمبره

سورج اور اس کے طلوع آفتاب کی روشنی ، اور چاند کی قسم جب سورج کے بعد آئے گی اور اس دن کی" جب یہ چمکتا ہے ، اسے اور رات کی بھی جب اس نے گھوم لیا ، اور آسمان کی قسم اور جس طرح اس نے اسے بنایا تھا ، اور زمین کی قسم اور جیسا کہ اس نے اس کو پھیلادیا ، اور روح کی قسم اور جس طرح اس نے اس کی شکل دی ، پھر اس نے اس کو جواز اور سمجھوتہ کے بارے میں سمجھایا ، بے شک جس نے اس کو [پاکیزہ کیا ، اور جس نے اسے مٹی میں پھینک دیا ، ناکام ہوگیا۔ [91: 1-10

تیآ ةعمجلا ةروس) . ةمكحلاو بتكلا مهملعيو مهيكزتو هتايآ مهيلع التيومهنم لا سوسر نيملاا يف 2)
هالاو يذلا ثعب

وہی شخص ہے جو ان پڑھوں میں سے ان پڑھ رسولوں میں سے اٹھ کھڑا ہوا ہے ، ان کو اپنی آیتیں" (، کتاب اور حکمت سناتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ صریح بھول رہے تھے۔" (62-2

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

"اے ایمان والو! تمہارے لئے روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کے لئے تھا تاکہ تم تقوی والے ہو"

تاآ تجحارجحاا ةرسه) اللها اللها دنء ک ک ک ک ک ف ک ک ک ک عتا عتا عتا عتا عتا بق بق بق ب ب مكنقاخ مكنقاخ
مكنقاخ مكنقاخ مكنقاخ ذ ذ۔

(13)

اے انسانو! ہم نے آپ کو ایک نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے اور آپ کی ذات اور قبیل کو مقرر کیا ہے تاکہ آپ ایک دوسرے کو (پہچانیں۔ بے شک اس کا خدا کے ساتھ زیادہ احترام ہے جو زیادہ شائستہ ہے۔ (13.49

هدئآ هدئاملما ةرسه) لمعت ن ن نلمعت لمعت ن ن ن ن ن نا نا ن نا نا نا نا نا 8)
نا نا نا نا

انصاف کرو - جو تقویٰ کے قریب ہے ، اور خدا سے ڈرو۔ اللہ آپ کے کاموں سے خوب واقف ہے۔"

تیآ نامعرمع لآ سرَوس) س نانلنلاا تجرنلاا تما نالیخ 110)
مكنت

(آپ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے بنائی گئی بہترین کمیونٹی ہیں۔" (3: 110"

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَٱتَّقَىٰ ۝٥ وَصَدَّقَ بِٱلْحُسْنَىٰ ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهُۥ لِلْيُسْرَىٰ ۝٧
وَأَمَّا مَنۢ بَخِلَ وَٱسْتَغْنَىٰ ۝٨ وَكَذَّبَ بِٱلْحُسْنَىٰ ۝٩

پھر جس نے (خیرات میں) خیرات دی اور خدا سے ڈرو اور بہترین گواہی دی ، ہم اسے جلد سہولت فراہم کریں گے۔ اور (جو شخص بدبودار ہوکر آزاد ہوا ، اور بہترین کو جھٹلایا " (92: 5-9

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ

(اے مومنو! اللہ سے ڈرو ، بالکل اسی طرح اس سے ڈرا جانا ہے "(3: 102"

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ

"لہذا ، اللہ سے جتنا ہو سکے سے ڈرو"

لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ
وَلَـٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَـٰبِ
وَٱلنَّبِيِّـۧنَ وَءَاتَى ٱلْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ ذَوِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينَ
وَٱبْنَ ٱلسَّبِيلِ وَٱلسَّآئِلِينَ وَفِى ٱلرِّقَابِ وَأَقَامَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَى ٱلزَّكَوٰةَ
وَٱلْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَـٰهَدُوا۟ ۖ وَٱلصَّـٰبِرِينَ فِى ٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ
وَحِينَ ٱلْبَأْسِ ۗ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُوا۟ ۖ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ

"اصل راستبازی یہ نہیں ہے کہ آپ اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف موڑ دیں۔ ہاں ، اصل خوبی یہ ہے کہ ایک شخص اللہ اور آخری دن اور فرشتوں ، کتاب اور انبیاء پر ایمان رکھتا ہے اور اپنے پیارے دولت کو اللہ کی محبت کے لئے اقربا اور یتیموں ، مسکینوں ، راہ گیروں اور بھکاریوں کو دیتا ہے۔ گردنوں کو چھڑانا ، اور نماز قائم کرنا اور زکوٰ poor ادا کرنا؛ اور ان کے وعدوں کا اداکار جب وعدہ کرتے ہیں اور مصائب اور مصائب میں اور صلح کے وقت مریض ۔؛ یہ وہ (لوگ ہیں ، جنہوں نے اپنی باتوں کا سچ ثابت کیا اور وہ صرف پرہیزگار ہیں۔ (2: 177

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا

(اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور صحیح کلمہ کہو۔ (33:70"

إِن تَتَّقُوا۟ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ

اگر تم اللہ سے ڈرتے ہو تو وہ تمہیں عطا کرے گا جس کے ذریعہ تم صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کے قابل ہو اور (تمہاری برائیاں دور کردیں گے اور تمہیں معاف کردیں گے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ (8: 29

وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

"اور جو اللہ سے ڈرتا ہے ، اللہ اس کی نجات کا راستہ بنا دیتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ سامان فراہم کرے گا جہاں سے وہ (توقع نہیں کرتا ہے۔ (65: 2-3

سبق نمبر 2 کی احادیث

ذا فاتك الحياء فافعل ما حصت.

"جب آپ اپنی شائستگی کھو بیٹھیں تو پھر جو چاہیں کریں"

تعن تعبدالله كأنك تراه ، فإن لم تكن تراه فإنه يراك

"یہ اللہ کی عبادت کرنا ہے جیسے کہ آپ اسے دیکھ سکتے ہو ، حالانکہ آپ اسے نہیں دیکھ سکتے ، وہ آپ کو دیکھ سکتا ہے" (بخاری).

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 3

خدا کی اطاعت

اطاعت کی تعریف

عاطیع،عاط ان میں سے ہر ایک کا فعل معنی ہے ، وہ تھا یا فرمانبردار ہوا یا وہ فرمانبرداری

قرآن کریم میں صرف اللہ کے لئے تخلیق اور حکم کی تصدیق:

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٥﴾

چنانچہ ان ظالم اور ظالم لوگوں کی چھٹ کاٹ دی گئی۔ اور ساری تعریفیں خدا کی ہیں" صرف وہی جو کائنات کا مالک ہے۔ (7: 45)

یقینا، جو شخص یہ تصدیق کرتا ہے کہ اللہ خالق ہے اس کو منطقی طور پر تصدیق کرنی چاہئے کہ حکم اس کا تنہا ہے ، کیوں کہ جس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا وہی ہے جو بنی نوع انسان ، دنیاوی مفادات کو جانتا ہے اور جو انھیں آخرت کی دنیا میں کامیابی کی ضمانت دے سکتا ہے۔

در حقیقت ، یہ توقع کرنا مضحکہ خیز ہوگا کہ کوئی دوسرا پھر مشینری کے بالکل نئے ٹکڑے کا ایجاد کرنے والا اسے استعمال کرنے یا مرمت کرنے کا طریقہ بتانے کے قابل ہو جائے گا۔

اور قائدین کی حیثیت رکھنے and اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں ، اور اپنے نبی والوں کی فرمانبرداری کریں: "اے مومنو! خدا کی اطاعت کرو اور رسول اور حکمرانوں کی اطاعت کرو جو آپ میں سے ہیں۔ اگر آپ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي
الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن
كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

کی to اگر آپ اللہ اور آخری دن پر یقین رکھتے ہیں تو ، کسی بھی چیز پر جھگڑا کرنا چاہئے ، اسے خدا اور رسول (طرف رجوع کرنا چاہئے۔ یہ بہتر اور اس کے نتیجے میں بہت بہتر ہے۔ (4:59

اللہ کی اطاعت کرنا اس کی کتاب کی پیروی کرنا ہے ، اور رسول کی اطاعت کرنا سنت کی پیروی کرنا ہے۔ درحقیقت ، مذکورہ بالا آیت میں اطاعت کے حکم کو دو بار دہرایا گیا ہے تاکہ اس بات پر زور دیا جاسکے کہ دونوں میں سے ہر ایک پر اطاعت علیحدہ علیحدہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سنت در حقیقت الہی وحی ہے ، جس کی فراہمی کا نبی۔ پر الزام لگایا گیا تھا۔ آیت میں "آپ میں سے جن لوگوں کو اقتدار سونپا گیا ہے" سے پہلے حکم دہرایا جاسکتا ہے ، اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق ان کے حکم پر ان کی اطاعت مشروط ہے۔

یہ نقطہ، ابن عمر کی اتھارٹی پر ائمہ بخاری اور مسلم نے متعلق ایک حدیث کی طرف سے زور دیا جاتا ہے اللہ اس سے راضی ہو سکتا ہے جس میں نبی (ملسو هيلع الله يلص) نے کہا،

سن اور اطاعت کرنا ایک مسلمان کے فرائض ہیں ، جب تک کہ اسے کسی غلط کام کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے غلط" کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ سننے اور نہ ماننے کا ہے۔

کے متعلق یہ بیان کیا کہ اللہ کے نبی (. اللہ ﷺ) نے فرمایا۔ of امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ میرے بعد تم پر حکمرانی ہوگی۔ راستباز حکمران تم پر صداقت پر حکومت کرے گا ، اور بے شرمی آپ پر بے شرمی سے حکومت کرے گی۔ پھر ، ان کی سنو اور ان سب کی اطاعت کرو جو حق کے مطابق ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنین کو حکم دیا کہ وہ تمام متنازعہ معاملات اللہ اور اس کے نبی کے پاس بھیج دیں۔ مزید یہ کہ انہوں نے اس حکم کی اطاعت کو یہ کہتے ہوئے ہی ایمان سے جوڑ دیا۔

کی طرف رجوع کریں ، اگر آپ اللہ اور Messenger اگر آپ کو کسی بات پر جھگڑا کرنا ہو تو ، خدا اور رسول آخری دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ بہتر اور اس کے نتیجے میں بہت بہتر ہے۔

البتہ اس طرح کے معاملہ کو اللہ کے حوالے کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کا ذکر قرآن سے کیا جائے۔ جبکہ نبی. کے حوالے کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ اسے سنت کی طرف اشارہ کیا جائے۔ در حقیقت ، قرآن و سنت اسلام میں قانون سازی کا ایک جامع ذریعہ ہے ، جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ ، اللہ نے اس حکم کی اطاعت کو ایمان کے ساتھ جوڑ دیا تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ اس سے جو شخص متنازعہ معاملات کو کسی حکم کے لئے شریعت کا حوالہ نہیں دیتا ہے اس سے اعتقاد کو پورا کرنے کا کوئی دعوی قبول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ، اصول حق پر جواز پیدا کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اللہ اور آخری دن پر ایمان کا لازمی نتیجہ ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے وضاحت کی کہ متنازعہ معاملات کو اللہ اور اس کے نبی کی طرف بھیجنا اس امت کے ل better توضیحات سے بہتر ہے جس کی ترجمانی براہ راست وحی پر نہیں ہوتی۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

(یہ آپ کے لئے اچھا ہے اور بہترین ترجمانی ہے۔ (4:59

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ قانون کو صرف اور صرف وجہ سے نہیں بنایا جاسکتا ، کیوں کہ اس کی وجہ قانون ساز نہیں ہے۔ اس طرح ، نیکی اللہ کے قانون کے نفاذ میں مضمر ہے۔

اللہ نے یہ بھی واضح کیا کہ اس بات پر ایمان کا دعویٰ جو اللہ نے اپنے نبی (، ﷺ) پر نازل پر ، جب ان لوگوں کے ذریعہ کیا گیا تھا جو انسانوں کے بنائے ہوئے to کیا تھا ، اور اس سے پہلے نبی قوانین اور آئین کے مطابق حکومت کرتے ہیں جو روکتا ہے۔ شریعت کا نفاذ اور اس کے نبی. کا صوابدیدی فیصلہ ، جھوٹا دعوی ہے۔

لہذا ، ایمان کے تقاضے یہ ہیں کہ مومنین اللہ کے شریعت کے ثالثی پر انحصار کریں ، نہ کہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین پر۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿۵۹﴾

اللہ رب العزت نے اپنے ہی شخص کی قسم کھائی کہ جو لوگ اس پر ایمان لانے کے دعوے کرتے ہیں اس کے باوجود وہ اس کی شریعت کو نافذ نہیں کرتے ہیں ان کے دعوؤں میں سچائی نہیں ہے۔

لہذا ، صحیح عقیدے کا تقاضا ہے کہ شریعت کو ثالث بنایا جائے ، اور اس کا فیصلہ بغیر کسی فرقہ کے قبول کیا جائے ، اور خوشی سے اس پر عمل درآمد اور عملدرآمد کیا جائے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ہمیں آگاہ کیا ہے کہ جو لوگ اس کے نازل کردہ حکم کے مطابق حکمرانی نہیں کرتے وہ واقعی کافر ، ظالم اور ظالم ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 3 کی آیات

(اور میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا سوائے وہ میری عبادت کریں۔ (از زریت: 56

(اور اگر تم اللہ کے فضل کو گنتے تو کبھی بھی ان کا حساب نہیں کرسکتے۔ (النحل: 18

ہر ایک میں (اللہ) اس کی نماز اور اس کی تسبیح کو جانتا ہے ، [یا ہر کوئی اس کی نماز اور اس کی تسبیح کو جانتا (ہے) ، (النور:) 41

اور نفس (آدم یا شخص یا روح ، وغیرہ) کی قسم اور اس نے جس نے اسے تناسب میں کمال کیا۔ پھر اس نے (اسے دکھایا کہ اس کے لئے کیا غلط ہے اور کیا صحیح ہے۔ (اش شمس: 7 ، 8

(مغرور لوگوں نے کہا: "بیشک ہم اس بات سے انکار کرتے ہیں جس پر تم ایمان لاتے ہو۔ (الاعراف: 76

وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا
(پھر زلزلے نے انہیں پکڑ لیا ، اور وہ (مردہ) اپنے گھروں میں سجدہ ریز ہوگئے۔ . (الاعراف: 78

(اور ان کو ابراہیم کا قصہ سناؤ۔ (عش شو ، را: 69

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ

اور ہم نے موسٰی (علیہ السلام) کو یہ وحی بھیجی کہ: رات کو میرے بندوں کو اتار دو ، بیشک تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔
(عش شو ، را: 52)

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (٧) فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (٨)

عاد (لوگوں) نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا: "کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں اور اس کی اطاعت کرو گے؟ (اش شو ، را: 123،124)

حقوق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ثمود (لوگوں نے) رسول کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالح (صالح) نے ان سے کہا: "کیا تم اللہ سے ڈرتے ہو اور اس کی اطاعت نہیں کرو گے؟ (اش شو ، را ،: 141،142)

(تو اللہ سے ڈرو ، اس سے ڈرو ، اور میری اطاعت کرو۔ (عش شو ، را: 131

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو ، اور رسول (ص) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو رائیگاں نہ کرو۔ (محمد: 33)

(اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ (عن النساء: 80 Allah جس نے رسول (ص) کی اطاعت کی ، وہ واقعتا

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو ذبح کررہا ہوں (آپ کو اللہ کے نذرانہ پیش کرتے ہیں) ، تو آپ کیا سوچتے ہیں۔ (بحص: 102)

(آپ نے فرمایا: "اے میرے والد! جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے وہی کرو۔ (الصافات: 102

پھر جب ان دونوں نے اپنے آپ کو (اللہ کی مرضی کے مطابق) پیش کیا اور اس نے اس کی پیشانی پر (یا ذبح کرنے کے لئے اس کی پیشانی کی طرف) سجدہ کیا۔ (بحص: 103)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ (١٤١) إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ (١٤٢) (یہ آپ کے لئے اچھا ہے اور بہترین ترجمانی ہے۔ (4:59

سبق نمبر 3 کی حدیث

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ **(ومسلم یرالبخا)**

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ (١٢٦) ایک ماہ کے سفر کے فاصلے پر (میرے دشمنوں کو خوفزدہ کرنے سے) مجھے فتح نصیب کیا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 4

پیشن گوئی اور عملی اختیار کی پابندی

اطاعت کی تعریف

عاطیع عاط ان میں سے ہر ایک کے فعل کا مطلب مہیا کیا جاتا ہے ، وہ تھا یا فرمانبردار ہوا یا اس نے اطاعت کیا ۔

چونکہ ایک مسلمان کی زندگی اپنے روحانی اور جسمانی نفس کے مابین ایک مکمل اور غیر محفوظ تعاون پر کی قیادت زندگی کو ایک جامع ہستی کی حیثیت سے قبول کرتی ہے ، مجموعی طور پر Prophet مبنی ہے ، لہذا نبی اخلاقی اور عملی ، انفرادی اور معاشرتی مظہر . یہ سنت کا گہرا مطلب ہے۔

قرآن کہتا ہے۔

وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ

" جو کچھ بھی آپ سے لطف اٹھاتے ہیں اسے قبول کرو۔ اور جو کچھ بھی وہ آپ سے منع کرتا ہے ، سے بچیں the نبی"

فرقوں، اور مسلمانوں ستر میں تقسیم two- یہودیوں ستر میں، عیسائیوں ستر ایک کو فرقوں میں تقسیم کیا گیا ہے" اس سلسلے میں اس میں ہے کہ ذکر کیا جا سکتا عربی زبان میں 70 (.Tirmidhi- کیا جائے گا تین فرقوں" (جامی، اوپر کی تعداد بہت کثرت سے "بہت سارے" کے لئے کھڑی ہوتی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ وہ اصل ، ریاضی کے اعداد و شمار کو ظاہر کرے۔ چنانچہ پیغمبر نے واضح طور پر یہ ارادہ کیا کہ مسلمانوں میں فرقے اور تفریق یہودیوں اور عیسائیوں کے نسبت بہت زیادہ ہوگی۔

اور اس نے مزید کہا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

نہیں ، تمہارے آقا کی قسم! وہ اس وقت تک ایمان نہیں لیتے جب تک کہ وہ آپ (ان محمد) کو ان لوگوں کے درمیان" ، جھگڑے کا فیصلہ نہیں بناتے ہیں اور اپنے آپ کو جو فیصلہ کرتے ہیں اس میں کوئی ناپسند نہیں پاسکتے ہیں

اور:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ
وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ
لَا يُحِبُّ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿٣٢﴾

"[اے محمد] کہو: اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے چلو: خدا تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا ، اور] خدا بخشنے والا ہے ، فضل کا منتظم کہہ دو کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو ، لیکن اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو دیکھیں خدا کافروں سے محبت نہیں کرتے تھے ، (سور Surah 3: -31 ، 32)

لہذا سنت نبوی قرآن کے ساتھ ہی ہے ، جو معاشرتی اور ذاتی طرز عمل کے اسلامی قانون کا دوسرا ماخذ ہے۔ در حقیقت ، ہمیں سنت کو قرآنی تعلیمات کی واحد صحیح وضاحت سمجھنا چاہئے۔ قرآن مجید کی بہت ساری آیات کا ایک متمنی معنی ہے اور اسے مختلف طریقوں سے سمجھا جاسکتا ہے جب تک کہ تعبیر کا کوئی قطعی نظام نہ ہو۔ اور اس کے علاوہ ، عملی اہمیت کی بہت سی اشیاء کو قرآن میں واضح طور پر نمٹا نہیں گیا ہے۔

we کتاب پاک میں جو روح رواں ہے ، اس کا یقین ، یکساں ہے۔ لیکن اس سے عملی رویہ اختیار کرنے کے ل جو ہمیں اپنانا ہے وہ ہر ایک چہرہ میں آسان بات نہیں ہے ، جب تک ہم یہ مانتے ہیں کہ اس کی کتاب خدا کا کلام ہے، جو شکل و مقصد سے کامل ہے ، اس کا واحد منطقی نتیجہ یہ ہے کہ ہم کبھی نہیں تھا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

کی ذاتی رہنمائی کے ازادانہ طور پر استعمال کرنے کا ارادہ ہے جو نظام سنت میں مجسم ہے۔ اس باب کے مقاصد of نبی کے لئے درج ذیل عکاسی کافی ہونی چاہئے۔ ہماری استدلال ہمیں بتاتی ہے کہ اس سے بہتر قرآنی تعلیمات کا بہتر ترجمان کوئی نہیں ہوسکتا ہے جس کے ذریعہ وہ انسانیت پر نازل ہوئے ہوں۔

یہ نعرہ ہم اکثر اوقات دنوں میں سنتے ہیں ، "آؤ ہم قرآن کی طرف پلٹ جائیں ، لیکن ہمیں سنت کے پیروکار نہ بنے ،" محض اسلام سے لاعلمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایک محل میں داخل ہو لیکن دروازہ ، اصلی تنہا ، جو صرف کھلا ہوا ہے ، کو ملازمت نہیں کرنا چاہتا۔

اور اسی وجہ سے ہم ایک اہم سوال کے بارے میں آتے ہیں جیسے ذرائع کی صداقت ، جو ہمارے نبی. کی زندگی اور اقوال کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ماخذ احادیث ہیں ، نبی. کے اقوال اور افکار کی روایتیں اپنے صحابہ کرام کے ذریعہ بیان کردہ اور منتقل کی گئیں اور اسلام کی پہلی چند صدیوں میں تنقیدی انداز میں جمع کی گئیں۔ بہت سارے جدید مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ احادیث کی جسامت پر بھروسہ نہیں کرسکتے ہیں۔ ہمارے دور میں یہ حقیقت بن گئی ہے کہ اصولی طور پر ، حدیث کی صداقت اور اس وجہ سے سنت کے پورے ڈھانچے سے انکار کیا جائے۔

عملی اختیار کی تعمیل

اسلامی نظام میں ایگزیکٹو اتھارٹی کا کردار بنیادی طور پر ان لوگوں کے لئے شریعت کے نفاذ کو یقینی بنانا ہے جو اسلامی ریاست کے رہائشیوں میں اس کے پیروی کرتے ہیں ، یا تو ان کے اسلام پر اعتقاد ہے ، یا اس کی حفاظت ان کی خواہش کے سبب ، لہذا ، دولت اسلامیہ اپنے مضامین میں کسی قسم کی قانونی رکاوٹوں کا تقاضا for کے ل نہیں کرتی ہے ، بلکہ اس کے کہ وہ ان کے نفاذ کے مطابق ان کا تقاضا کرے۔ یہ اس وجہ سے کہ تمام انسان سے اسلامی نظام مختلف ہے کے لئے ہے ساختہ ہے جس میں شہریوں لوگوں کی کمانڈز کا نشانہ حکومت کے نظام کو خود سے deferent نہیں.

ایسی حکومتیں زبردستی میجر کے ذریعہ بھی اپنے شہریوں کی اطاعت کی ضرورت ہوتی ہیں۔

مسلمان ، اللہ پر اپنے عقیدے کی وجہ سے ، شریعت کا پیروکار ہے۔ اسے یقین ہے کہ یہ وہ سچائی ہے جس کے باہر کوئی حقیقت نہیں ہے ، اور یہ کہ وہ انصاف کا مجسم ہے جس کے باہر انصاف نہیں ہے۔ اس کے ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ہر معاملے میں اللہ کے حکم کے تابع ہوجائے جس پر اس کا اور دوسرا اختلاف ہو۔ اور یہ کہ وہ اپنے دل میں شرعی حکم کی طرف کوئی رنجیدہ ڈھونڈے بغیر ہی ایسا کرتا ہے ، چاہے وہ اس کی اپنی خواہشات کے منافی ہے .مسلمان کو لازم ہے کہ وہ اس فیصلے کو قبول کرے اور اس کی اطاعت کے ساتھ عمل کرے کیونکہ حقیقت میں ، اس کا نفاذ شمار ہوگا۔ مسلمان کے لئے ایک نیک عمل ، اور اس کی ایک قسم کی عبادت ہوگی جس کا بدلہ اسے مل سکتا ہے .دوسری طرف ، اس کا شرعی سزا پر عمل کرنے سے انکار کرنا ایک غلط کام ہوگا جس کی وجہ سے اسے سزا دی جاسکتی ہے۔

اللہ نے کہا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

نہیں ، تمہارے آقا کی قسم! وہ اس وقت تک ایمان نہیں لیتے جب تک کہ وہ آپ (ان محمد) کو ان لوگوں کے درمیان" ، جھگڑے کا فیصلہ نہیں بناتے ہیں اور اپنے آپ کو جو فیصلہ کرتے ہیں اس میں کوئی ناپسند نہیں پاسکتے ہیں

اگر مسلمان اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام ہوجائے تو ، اسلامی ریاست میں ایگزیکٹو اتھارٹی اسے مجبور کرے گا کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے اور اللہ کے ساتھ اپنا عہد پورا کرے۔

چنانچہ اسلامی آئینی فقہ کے موضوع پر تحریر کردہ ان وگ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اسلامی ریاست کے نمائندوں ، خلیفہ اور اس کے معاونین ، گورنروں ، ججوں اور دیگر سرکاری ملازمین کا کردار اس فیصلے کا دفاع ہے اور مسلمانوں کے دنیاوی امور کا انتظام۔

در حقیقت ، یہ خلاصہ ایک جامع ہے اور اس نے اسلامی قانونی کنٹرول اور اس کے استعمال کے مفہوم پر روشنی ڈالی ہے۔

در حقیقت اسلامی کے اس ایگزیکٹو تقریب کا انجام دراصل ، امت مسلمہ کو عطا کردہ اتھارٹی کے جواز کی بنیاد ہے

اس طرح ، اگر ریاست اپنی ذمہ داری میں کوتاہی میں ہے ، تو وہ اپنے اختیار کی اساس ، اور اس کے وجود کی وجہ کو ضائع کردیتی ہے۔

اگر اسلامی ریاست اپنے قانونی جواز کے تحفظ کے لئے ذمہ دار ہے ، تو اس کے انتظامی ، انتظامیہ اور ریاست کے ملازمین کی نمائندگی کے طور پر ، انتظامیہ اور انتظامیہ کے امور کو سنبھالنے کے لئے اس کے انتظامی عہدیدار اس کی قانونی حیثیت سے دستبردار نہیں ہوسکتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ایسی قواعد و ضوابط کے ذریعہ کوئی بھی کام کرتا ہے یا فیصلوں کو ماننے یا اس کی تعمیل کرنے کا پابند نہیں ہوگا۔ مزید برآں ، اگر اس نے یہ کیا ہے وہ مادی نوعیت کا ہے اور اس سے کسی فرد یا کسی گروہ کو نقصان یا چوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، تو چیف ایگزیکٹو کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ اس طرح کے نقصان کا معاوضہ عدالتوں یا محتسب کے ذریعہ فراہم کیا جائے۔

خلیفہ ابوبکر نے یہ کہہ کر خلیفہ بننے کے بعد اپنے پہلے خطاب میں اپنے اصول کا اعلان کیا۔

میری اطاعت کرو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر کبھی مجھے ان کی نافرمانی کرنی چاہئے تو آپ کو اب میری اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

خلیفہ اور ان کے بعد کے تمام صحیح رہنماؤں نے شریعت کے اسی اصول کی پیروی کی جو شریعت کے مت ثور کے ذریعہ جانا جاتا ہے جو اجتماعی طور پر لیا گیا ہے ، اسے دائمی اختیار حاصل ہے۔ اس کے بعد ، ہمیںtexts اسلام میں حکومت کے ایک سب سے اہم اصول کی طرف جاتا ہے۔

اس کا تعلق چوتھے سیدھے سیدھے خلیفہ ، علی **(ہنع اللہ یضر)** کے اختیار سے ہے ، کہ اللہ کے نبی **(** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **)** نے اس کے کمانڈر کی حیثیت سے انصار کے ایک شخص کے ساتھ فوجی مہم بھیجی تھی۔ روانہ ہوا ، کمانڈر نے اپنے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے ان کی خلوص کو پرکھنے کی کوشش کی۔ کیا اللہ کے نبی **(نے** آپ کو میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ اس کے جواب میں ، انہوں نے کہا 'لیکن واقعتا، ، پھر اس نے کہا: کچھ خشک لکڑی جمع کرو ، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی خواہش ہے کہ آپ اس آگ میں قدم رکھیں گے ، پھر ایک جوان سپاہی نے دوسروں سے کہا کہ تم جہنم کے اول سے بھاگے ہو اللہ کے نبی **(ملسو ہیلع اللہ یلص) کی طرف** ۔ اب جب تک آپ اللہ سے نہ ملیں کسی چیز میں جلدی نہ کریں۔ پھر ، اگر وہ آپ کو اس میں قدم اٹھانے کا حکم دے تو راوی met کے نبی نے کہا۔ جب وہ رسول اللہ **(** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **) کے پاس تشریف لائے** ، اور اس کو بتایا کہ کیا ہوا ہے ، انہوں نے ان سے کہا ، اگر آپ اس میں قدم رکھتے تو آپ کبھی بھی اس سے دستبردار نہ ہوتے ، اطاعت صرف تقویٰ کے معاملے میں مستحق ہے ، بخاری و مسلم اس سے متعلق ہیں)۔

سبق نمبر 4 کی آیات

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان) فرما دیجئے: "اگر آپ (واقعتا)) اللہ سے محبت کرتے ہیں تو پھر میری) پیروی کرو (یعنی اسلامی توحید قبول کرو ، قرآن اور سنت کی پیروی کرو) ، اللہ آپ سے محبت کرے گا اور آپ کے گناہوں کو بخش دے گا ، اور اللہ قادر ہے ۔ بخشنے والا ، نہایت مہربان ، کہو (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): "اللہ اور رسول (ص) کی اطاعت کرو۔" لیکن اگر وہ روگردانی کرتے ہیں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ (آل عمران: 31 ، 32)

(اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ (عن النساء: Allah 80 جس نے رسول (ص) کی اطاعت کی ، وہ واقعتا

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٣١)

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (٣٢)

جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے زیادہ (کسی بھی چیز سے) زیادہ پیار کرتے ہیں۔

ستارے کی قسم جب وہ نیچے جاتا ہے ، (یا غائب ہوجاتا ہے) آپ کا ساتھی (محمد ص) نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ ہی گمراہ (ہوا ہے۔ اور نہ ہی وہ (اپنی) خواہش کی بات کرتا ہے۔ یہ صرف ایک الہام ہے جو الہامی ہے۔ (عن نجم: 1- 4

(بے شک ، جو لوگ آپ (ع) کو بیعت دیتے ہیں وہ اللہ کو بیع (عہد) دے رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔ (الفت

(اور تم (محمد) نے پھینک نہیں دیا جب تم پھینکتے تھے لیکن اللہ نے پھینک دیا۔ (الانفال: 17

اور جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول (ص) کی اطاعت کی اس نے واقعی ایک بڑی کامیابی حاصل کرلی ہے (یعنی وہ (جہنم کی آگ سے نجات پا کر جنت میں داخل ہوگا)۔ (الاحزاب: 17

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ (١) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ (٢)
(اورانہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی) تو اس نے ان کو سخت سزا دی۔ (الحقہ: 10

اس دن جن لوگوں نے رسول (ص) کا کفر کیا اور نافرمانی کی وہ خواہش کریں گے کہ انہیں زمین میں دفن کردیا جائے (النساء: 42)،
إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ

(یہ) کافروں کے خلاف سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔ (الفتح: 29)

سبق نمبر 4 کی حدیث

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ

لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا
خالق hali خالق to مخلوق میں نافرمانی کی kh مخلوق to مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 5

(خطرہ (اخلاص

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (٢) أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

بے شک ہم نے ہی آپ پر کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے ، لہذا اللہ کی عبادت کرو ، اور اس کی" بندگی کرو۔ کیا یہ اللہ کی ذات نہیں ہے کہ اخلاص سے عقیدت واجب ہو؟

اخلاص کی تعریف

اخلاص کا معنی ہے کسی کی اطاعت میں صرف اللہ کی نیت۔ محرک صرف اللہ کی قربت اور خوشی ہونی چاہئے۔ اس مقصد کو ذاتی مفادات یا دوسروں کی خوشنودی سے آلودہ نہیں ہونا چاہئے۔

اخلاص کی فطرت

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان کو جو اخلاقی رہنمائی ملتی ہے ، وہ اخلاص کی تعلیم (اخلاص کے اعمال) اور لیلہائیت (یک جہتی عقائد) کی تعلیم کے مطابق ، ہماری عاجزانہ قول میں پوری ہوتی ہے ۔ یا ، دوسرے لفظوں میں ، اخلاص اور یک جہتی عقیدت کو اللہ اخلاقیات کی کتاب کے اختتامی سبق ، اور اخلاقی اور روحانی ترقی کا اعلی مقام قرار دیتا ہے۔

یہ ہے کہ ہر نیک کام اللہ کی رضا اور that مختص اور لیلائت نے جس کی نشاندہی کی ہے ، مختصرا اس کی بددیانتی کے لئے انجام دیا جانا چاہئے ، تاکہ ہمارا پروردگار ہم سے راضی ہو اور اس کی عمدہ نعمتوں سے نوازے اور ہم اس سے محفوظ رہے اس کا غصہ۔

پیغمبر اکرم (**(ملسو هيلع الله يلص)**) کہ زور دیا ہے ایک ذہن لگن سب سے زیادہ ضروری ہے جز ے اعمال اور اخلاق اخلاصdeeds اندرونی حقیقت - تمام اچھی اور نیک اعمال اور رویے کی. کیا بظاہر اچھ کے جذبے سے قطع ہونا چاہئے اور نیت کی خوبی اور کسی اور خواہش ، مقصد کی خواہش کے ذریعہ حوصلہ نیک نام کمانا ، اللہ کی ، of افزائی کرنا چاہئے ، اس کے علاوہ ، خدا کی خوشنودی اور ثواب کی تلاش ، مثلا کمائی کی نظر میں کوئی خوبی نہیں رکھتے۔

اس کو الگ سے سمجھنے کے لئے ، خداوند کی ذات اور آخرت کا اجر جو تمام نیک اعمال کا اصل ثمر اور نتیجہ ہے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کا اصل مقصد اور مقصد ہونا چاہئے صرف نیک کام پر حاصل نہیں کیا جاسکتا ۔ ، لیکن جب یہ اعمال بھی اللہ کے فضل اور آخرت کے ثواب کے حصول کی نیت سے سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ یہ واقعی دوسری صورت میں ہوسکتا ہے ، کیونکہ کیا ہم اپنے معاملات میں اسی عقیدت کے ساتھ otedکہ کوئی ہماری سکون کے ل anyone اصول کی پیروی نہیں کرتے ہیں؟ فرض کیج خدمت کرتا ہے اور ہر طرح کے کام کرتا ہے ، لیکن ، کسی نہ کسی طرح ، ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے دل میں اخلاص ہے اور اس کی منسلکیت اور فرض شناسی ایک خود غرض خواہش سے متاثر ہے ، تو کیا یہ ہم پر احسن تاثر پیدا کرے گا؟ یہی معاملہ اللہ کے ساتھ ایک اور فرق کے ساتھ ہے کہ جب ہم نہیں جانتے کہ دلوں میں کیا پوشیدہ ہے ، اللہ ہر جگہ تحفہ میں ، ایک ہی بار میں ، اور تمام چیزوں کو دیکھتا ہے۔ لہذا ، وہ صرف ان بندوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے جو اس کی خاطر نیک اور نیک عمل کرتے ہیں اور اس وقت ان کی برکتیں پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی رحمت اور سخاوت کا پورا مظاہرہ آخرت میں ہوگا ، جو حتمی تقاضا کا مقام ہے۔ اس کے برعکس ، جو لوگ نام بنانے کے لئے نیک عمل کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں یا اسی طرح کا مقصد رکھتے ہیں وہ اس دنیا میں اپنے سامان حاصل کرسکتے ہیں ، لیکن وہ خداوند کے فضل و کرم سے محروم رہیں گے اور آخری بات پر پوری طرح سے ظاہر ہوجائیں گے۔ دن۔

کا معروف قول یہ ہے کہ: حرکتیں تو ہوتی of اس سلسلے میں بنیادی اہمیت کا حامل یہ ہے کہ نبی
ہیں لیکن ارادوں کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہم نے اسے تفصیلی وضاحتی نوٹ کے ساتھ موجودہ کتاب کے
سر پر رکھا ہے۔ ایک بار پھر ، اس پر یہاں جانا غیرضروری ہوگا ، لیکن اس جیسی نوعیت کی چند دوسری
روایات کو ذیل میں دوبارہ پیش کیا گیا ہے۔

اخلاص کے فوائد

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ ایک فعل کس طرح کی نیکی ہوسکتی ہے اور اس سے کتنا ہی کم فرق پڑتا ہے ، اگر اس کے ساتھ اخلاص بھی ہو تو اس کا برکات کیا جائے گا یہاں تک کہ اگر کوئی مددگار نہیں ہے۔ اخلاص میں اخلاص کی ڈگری کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔

راز اخلاص کی ڈگری ہے۔ صحابہ میں اخلاص دوسروں میں اخلاص سے بہت بلند ہے۔ ان کا اجر ان کے خلوص اور محبت کے لحاظ سے ہے۔

اخلاص کا اعلیٰ مرحلہ صرف اللہ تعالٰی کی خاطر تخلیق کرنا ہے ، تخلیق کا کسی کے منشا میں قطع تعلق نہیں ہے۔ اخلاص کی ایک کم ڈگری یہ ہے کہ یہ فعل لوگوں کو خوش کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے لیکن یہ دنیاوی فائدے کی خواہش سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ محض دوسروں کو خوش کرنا تھا۔ اخلاص کی تیسری ڈگری کسی مقصد کے بغیر عمل کرنا ہے۔ محرک نہ تو دین ہے نہ دنیا۔ یہ بھی اخلاص ہے ، یعنی ریا (عدم) کا عدم وجود ۔

اللہ دلوں میں کیا جھوٹ بولتا ہے

مکلمکلمعمکامکلمکلمکلمکلمکاقلواقیلیاظنیظنیظنینکامکامماکامکم
مکلمکامکمکمکمکمکمکصمکمک

نے فرمایا: "اللہ تمہارے باریک بار اور دولت said حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ (کو نہیں دیکھتا ، بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کا خیال کرتا ہے۔" (مسلمان

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈیوائن کے حق یا قبولیت کا انحصار کسی کی شکل ، شخصیت یا دولت پر نہیں ، بلکہ اس کے دل و دماغ کی حالت پر ہے۔ اللہ انصاف کرتا ہے اور ہماری ضرورت اور عزائم کی بنیاد پر ہی تقاضا کرتا ہے۔

سبق 5 کی آیات

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (١٤٥)

بےشک منافق آگ کی نچلی گہرائی میں ہوں گے۔ آپ کو ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ (عن النساء: 145)

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ (١٤)

اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں ، تو کہتے ہیں: "ہم یقین کرتے ہیں" لیکن جب وہ اپنے ساتھ اکیلے ہوتے ہیں شیطان (شیطان - مشرک ، منافق ، وغیرہ) ، وہ کہتے ہیں: "واقعی ، ہم آپ کے ساتھ ہیں ، بے شک ہم تھے (طنز کرنا (البقر:: 14

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (١٣٨)

(منافقوں کو بشارت دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (عن النساء: 138

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ (٢) أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

بیشک ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے: پس آپ صرف اللہ کی خاطر مخلصانہ طور پر مذہبی اعمال کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرو ، (اور دکھاوے سے نہیں ، اور اس کے ساتھ حریفوں کو کھڑا نہ کرو) عبادت میں)۔ بیشک ، دین (یعنی عبادت اور اطاعت) اللہ کے لئے ہے

صرف اور جو اس کے سوا اولیا (مددگار اور مددگار) لیتے ہیں (کہتے ہیں): ہم ان کی عبادت کرتے ہیں
صرف یہ کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔ (Az-Zumar: 2 ، 3)

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ (٢٩)

میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور (کہا ہے کہ) تم ہر :justice اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیج) ایک کے ساتھ اس کا سامنا کرو (یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور قبلہ یعنی کعبہ کا سامنا کرو نماز کے دوران) ہر ایک عبادت گاہ میں ، نماز میں (اور دوسرے باطل دیوتاؤں اور بتوں کا سامنا نہ کرنا) اور اس سے صرف اپنے دین کو اس کے ساتھ مخلص بناتے ہوئے اس کی عبادت میں شریک نہ ہوں اور اس نیت سے کہ آپ صرف اللہ کی خاطر اپنے اعمال انجام دے رہے ہیں۔ جیسا کہ اس نے ابتدا میں آپ کو (وجود میں لایا) اسی طرح آپ (قیامت کے دن) دو گروہوں میں (ایک بابرکت (مومن) اور دوسرے کو بدبخت بنا کر کھڑا (کریں گے۔]. (الاعراف: 29

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ (٦٥)

اور جب وہ جہاز پر سوار ہوتے ہیں تو اللہ سے پکارتے ہیں اور صرف اس کے لئے ہی اپنا ایمان پاک کرتے ہیں ، لیکن جب وہ ان کو سلامتی سے زمین پر لے آتا ہے تو وہ اپنی عبادت کا کچھ حصہ دوسروں کو دیتے ہیں۔ ((الانکبٹ: 65

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے خلوص کی یاد دہانی کے ساتھ یا کسی چوٹ سے ان (کے تحائف کی پیروی نہیں کرتے ہیں ، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ (البقر:: 262

لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ

(اپنی سخاوت کی یاد دہانی کر کے یا صدمے سے اپنے صدقے کو رائیگاں نہ کرو۔ (البقر:: 264

یاد رکھیں!) کہ دونوں وصول کنندگان (فرشتوں کو ریکارڈ کرتے ہوئے) وصول کرتے ہیں (ہر انسان اپنے بلوغت کی عمر حاصل کرنے کے بعد) ، ایک دائیں طرف بیٹھا ہے اور ایک بائیں طرف (اپنے عمل کو نوٹ کرنے کے لئے)۔ وہ (یا وہ) ایک لفظ بھی نہیں بولتا ، لیکن ایک نگاہ رکھنے والا اس کے پاس تیار ہے (اسے ریکارڈ کرنے (کے لئے)۔ (قاف: 17،18

ابلیس (شیطان)] نے کہا: "تمہاری قدرت کی قسم ، پھر میں ان سب کو گمراہ کردوں گا ، سوائے تیرے چنے ہوئے بندوں کے۔] (ان میں (وفادار ، فرمانبردار ، اسلامی توحید کے حقیقی ماننے والے)۔ "(سعد:، 82 ،) 83

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اور ہم ان اعمال کی طرف رجوع کریں گے جو انہوں نے (کفار ، مشرکین ، گنہگاروں) کیا اور ہم اس طرح کے (اعمال کو دھول کے بکھرے ہوئے ذرات کی طرح بنا دیں گے۔ (الفرقان: 23

بیشک ہم نے آپ پر کتاب حق کے ساتھ اتاری ہے: پس آپ صرف اللہ کی خاطر مخلصانہ طور پر مذہبی اعمال کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرو ، (اور دکھاوے سے نہیں ، اور اس کے ساتھ حریفوں کو کھڑا نہ کرو) عبادت میں)۔ بے شک ، دین (یعنی عبادت اور اطاعت) صرف اللہ کے لئے ہے۔ (Az-Zumar: 2 ، 3)

وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا (۲۳)

کاکا کاکا کاکا نا

(متّفق علیہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہوں نے کہا: "اللہ تمہاری صورت اور تمہارے مال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے"۔

(صحیح مسلم ، 33)

پس جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی ، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی تھی۔
یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کر گیا ، تب اس کی ، or اور جو شخص دنیاوی فائدوں کے ل
(تھی جس کے لئے اس نے ہجرت کی تھی۔ (صحیح البخاری 5070 was ہجرت اس چیز کے ل

فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وسلم
وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ "

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 6

پیشن گوئی کی اخلاقیات

(ملسو هيلع الله ىلص)

اخلاقیات کی تعریف

ی خصوصیات یا شائستگی کا ایک ہیqualities اخلاقیات اچھ
معنی ہیں جیسا کہ امام غزالی کے اخلاق اخلاق (اخلاقیات) کے معنی ہیں:

اخلاقیات انسانی فطرت کی اس اعدادوشمار کی حیثیت کا ایک نام ہے جس کے لئے ایک شخص نے بہت"
آسانی اور آسانی سے کوئی عمل کیا۔

اسلام میں اخلاقیات کا مقام

پیغمبر اسلام (ص) نے ان چیزوں میں سے جو عقائد کے بعد سب سے بڑا دباؤ ڈالا ہے ، اور اس بات کو برقرار ے اخلاق اور دماغ کی عمدہman رکھا ہے کہ انسانیت کی فلاح و نجات ان پر انحصار کرتی ہے ، ان میں سے ایک اچھ خصوصیات کی کاوش ہے۔ کردار ، برے اور غیر مہذب سلوک سے پرہیز ، اور شیطانی عادات اور طریقوں سے دور رہنا۔ قرآن مجید میں، جہاں مقدس نبی کی اپ ریزنگ کی اشیاء (میں ملسو هيلع الله ىلص) بیان کر رہے ہیں، یہ بھی زور دیا جاتا ہے کہ صفائی پیش مردوں کے لئے اور ان کو پاک کر دے ان کے مشن کے ایک خاص حصہ ہے.

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (١٢٩)

اخلاقی اصلاحات اور بہتری کا مقصد تقدیس کے مقصد اور ڈیزائن میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ جیسا کہ نے فرمایا ہے: "مجھے اللہ نے اخلاقی خوبیوں کی تعلیم دینے کے لئے اٹھایا ہے۔" اس said نبی ملسو هيلع الله ىلص ملسو هيلع الله ىلص" کے مشن کے اہم مقاصد" the سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اخلاقی اصلاح اور سربلندی نبی محمد

اور مقاصد میں شامل تھی اور اس کی شاندار کوشش کا ایک بنیادی حصہ تشکیل دیا گیا ، یہ قدرتی طور پر ، دوسری صورت میں نہیں ہوسکتا تھا ، کیونکہ اخلاقی اقدار کھیلتی ہیں۔ انسان کی زندگی کو ڈھالنے میں ایک اہم حصہ ہے۔

اچھے اخلاق کا حامل شخص نہ صرف خود ہی ایک خوشگوار اور پُر سکون زندگی گزارے گا ، بلکہ اس کا وجود دوسروں کے لئے بھی راحت کا باعث ہوگا۔ دوسری طرف ، اگر اس کا معاشرتی طرز عمل اور اخلاقی رویہ خراب ہے تو ، اس کی زندگی حقیقی خوشی سے خالی ہوگی ، اور وہ اپنے لواحقین اور اپنے آس پاس کے سبھی لوگوں کی زندگی کو بھی دکھی بنا دے گا۔

ے یا برے سلوک کے تیار ، دُنیاوی اثرات ہیں جن کا ہم اپنے روز مرہ کے وجود میں تجربہ کرتے ہیں ،or یہ اچھ ے اخلاق کاin لیکن آخرت کی ہمیشہ کی زندگی میں اس سے کہیں زیادہ سنگین نتائج برآمد ہونے جا رہے ہیں۔ اچھ نتیجہ ، آخرت میں ، خداوند اور جنت کی خوشنودی ہے جبکہ برے اخلاق اور برائیوں کا انجام اللہ کا غضب اور دوزخ ہے۔

حضور کی یہ کہتے ہوئے (ملسو هيلع الله يلص) اخلاقی اصلاحات سے متعلق دو قسم کے ہیں: وہ اخلاقی اچھائی پر رکھی زور ہے جس میں ایک اصول کے طور پر ایک ہی، قابل اور اچھے اور نیک عادات کی اہمیت کو واضح کیا، اور منفرد بات کا اشارہ اور وہ دوسرا جو کسی خاص اخلاقی وصف کو حاصل کرنے یا اس سے بچنے کے لئے نصیحت اور ہدایت پر مشتمل ہے ، وہ آخرت میں حاصل کرنے جارہے ہیں۔ یہاں ، ہم پہلے زمرے سے تعلق رکھنے والی روایات لیں گے۔

اچھے اخلاق کی اہمیت

ملسمو يراخبلا هاور) قق ققق قق قق قق قق قق قن نن نن نن نن نن نن نن نن نن نن نن ل)

یہ عبداللہ ابن عمرو کی طرف سے متعلق ہے (هنع الله يضر) اللہ کے رسول (کہ ملسو هيلع الله يلص) نے کہا:

"آپ میں سے بہترین وہ ہیں جو بہترین سلوک کے مالک ہوں" (بخاری و مسلم)

دودو داد ہر هاور) **قاخقاخ قاخقاخقاخ قاخقاخ نذ قاخذ قاخذ قاخلہک قاخلہک قاخذ قاخذ ذ ل ل ل ل سرل یل)**

ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: "مومن جو بہتر آداب رکھتے ہیں وہ ایمان میں کامل
"ترین ہیں

تفسیر:

عقیدہ اور آداب کے مابین ایک متعین تعلق ہے۔ جس کا کامل یقین ہے اس کے پاس یقینا. بہت اچھے آداب ہیں۔ ے آداب کا مالک ہے وہ کامل مومن ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ عقیدہ کے بغیر ،man اسی بنیاد پر ، جو بہت ہی اچھ نہیں ، کوئی بھی کام جو وہ انجام دیتا ہے . بے معنی ہے۔ یقین ہی ہر عمل اور ہر تقوی manner کسی شخص کا انداز کے لئے روح اور قوت کار ہے۔ اس طرح ، اگر ہم کسی ایسے شخص کو دیکھیں جس کے پاس اچھے اخلاق ہوں لیکن اخلاقی طور پر آداب کی شبیہہ ہے اور وہ اللہ کے نزدیک کوئی قدر نہیں رکھتے ہیں۔

(ملسو هيلع الله يلص) Prophet / اخلاقِ رسول

کامل انسانی فطرت

پیغمبر اکرم کے عظیم شخص (ملسو هيلع الله يلص) کھڑا پہلے ممتاز، تمام خصوصیات، عادات اور آداب میں سے کسی زورآور مہذب. چونکہ ان تمام خوبیاں حاصل کے طور پر تصور کیا جا سکتا ہے جس میں (رسول کی طرف سے موجود رہے ہیں کو سمجھنے کے لئے اور ان تمام عظیم خصوصیات اور امتیازات وخصوصیات کی وضاحت کرنے، انسانی صلاحیت سے باہر ہے ملسو هيلع الله يلص). تمام میسنجر انبیاء صرف اس کی روشنی کا عکس ہیں۔ تو اللہ کا شکر ہے۔

هللافنيملعلا هللا دمحلا هللا

تمام جہانوں کا پالنے والا (کیوں کہ وہ تمام نیکیوں کا مالک ہے) اللہ تعالٰی اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس کی خوبصورتی ، عظمت اور کمال کی پیمائش کرے اور اسے عظیم مقام عطا فرمائے۔

(مداریج النبوہ)

خصوصی تفریق

ایمان نووی (اللہ کی رحمت اس پر ہے) اس کی تہذیب میں لکھا ہے کہ اللہ (سب سے زیادہ) تمام جمع ہوئے *ایکسی* حضور اکرم کی ذات (میں اور کردار اور عادات کے فضائل اللہ يلص ملسو هيلع). اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے قدیم اور بعد کے لوگوں کے سارے علم سے نوازا تھا ، یہاں تک کہ سوچا تھا کہ وہ پڑھا لکھا نہیں ہے - لکھنے پڑھنے سے قاصر ہے اور اس کا کوئی انسانی استاد نہیں ہے۔ پھر بھی اسے ایسے علم سے نوازا گیا تھا جیسے اللہ (سب سے اعلی) نے کسی اور کو عطا نہیں کیا تھا۔ اسے دنیا کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں لیکن اس نے آخرت کو دنیاوی دولت (ملسو هيلع الله يلص) پر ترجیح دی ۔

حضرت انس (رضی اللہ سے راضی ہو) سے متعلق کیا ہے پیغمبر اکرم (کہ ملسو هيلع الله يلص) علم اور حکمت کا سب سے بڑا مالک تھا. وہ سب سے زیادہ معزز ، انصاف پسند ، انسان دوست اور بردبار ، نیک اور پاک ، فائدہ مند ، صابر اور صبر آزما انسان تھا ، اس پر سلامت رہے۔ بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اتھارٹی سے متعلق بتایا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور سے زیادہ خوبصورت ، بہادر اور فراخ مزاج تھے کیونکہ وہ تمام انسانوں میں نیک آدمی تھے ، اور وہ تھے سب سے زیادہ مزاج یقینی طور پر ، کسی کو ان امتیازات کا مالک ہونا کے اعمال اور اعمال بہترین کاموں کا نمونہ ہوں گے ، وہ جلد از جلد چہرہ کا مالک ہوگا اور اس کا کردار اعلی

درجہ کا ہوگا۔ پیغمبر اکرم (ملسو ہیلع اللہ یلص) اس وجہ سے تھا، لڈو جسمانی اور روحانی کمال کی تمام خصوصیات کے.

طویل تکلیف اور معافی

صبر، طویل مصائب اور پیغمبر اکرم (کی معافی ملسو ہیلع اللہ یلص) کے اعلی ترین خصوصیات ہیں نبوت. ایک روایت کے مطابق ، حضور نے کبھی کسی ذاتی یا مالی معاملے کا بدلہ نہیں لیا۔ اس نے صرف ایک ایسے شخص سے ایسا کیا جس نے کسی بھی چیز کو 'حلال' (حلال) قرار دیا تھا کہ اللہ (سب سے اعلی) نے "حرم" (حرام) قرار دیا ہے ، لیکن اس کا بدلہ بھی صرف خود اللہ کی رضا کے لئے تھا۔ سب سے زیادہ تکلیف احد کی جنگ میں پیغمبر اکرم (ملسو ہیلع اللہ یلص) کو پہنچی ، جب کافروں نے اس کے خلاف جنگ لڑی اور اسے سخت غم و پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ، لیکن اس نے نہ صرف خود کو تکلیف اور معافی کا دعوی کیا ، ان پر ترس کھا نے نے ان کے غلط فہمی اور جہالت کے سبب بھی عذر کیا اور کہا:

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

نن. فاف یموق یندھا

اے اللہ! میری قوم کو سیدھا راستہ دکھائیں ، کیونکہ وہ نہیں جانتے "ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں":

مھلرفغا .ا

" اے اللہ! انہیں معاف کرو"

نے اس پر غم محسوس کیا تو انہوں نے کہا: "اے اللہ کے رسول! who اس میں بھی شامل ہیں ، جب صحابہ کاش کہ آپ نے ان پر لعنت بھیج دی ہوتی ، تاکہ وہ فنا ہوجائیں۔ "اس نے جواب دیا ،" مجھے لعنت بھیجنے کے لئے نہیں ، بلکہ لوگوں کو حق کی طرف بلانے اور خلقت کے لئے رحمت کے طور پر بھیجا گیا ہے۔ " (اش-شیفہ ، مداریج ان- نبوہہ)۔

اس کا کلام رکھتے ہوئے

بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت چھوٹا تھا اور وہ ہر ہاتھ وہ جوتا سکتا کی ضرورت میں کھڑا تھا، ان کے اصحاب میں سے دو پیغمبر اکرم کے پاس آیا (ملسو ہیلع اللہ Husail حذیفہ بن رحمہ اللہ تعالی نے یمن اور ابو یلص) اور کہا ، "اللہ کے رسول! ہم ابھی مکہ سے آرہے ہیں۔ کافروں نے ہمیں راستے میں پکڑ لیا تھا اور ہمیں اس شرط پر رہا کیا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ لڑ نہیں سکتے ہیں۔ ہم نے جبر کے تحت اتفاق کیا ، لیکن ہم کافروں سے ضرور مقابلہ کریں گے۔ پیغمبر اکرم (ہیلع اللہ یلص ملسو بالکل) نے کہا "نہیں! اپنا کلام رکھیں ، اور لڑائی کا میدان چھوڑ دو ، ہم ((مسلمان) ہر حال میں اپنا کلام رکھیں گے۔ ہمیں صرف اللہ کی مدد کی ضرورت ہے۔ "(مسلم

سے پہلے میں نے حضور اکرم. prophet حضرت عبد اللہ بن ابیل حماد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ان کے نبی سے کچھ خریدا تھا ۔ جب آپ کی رقم کم ہوئی تو میں نے اس سے موقع پر انتظار کرنے کی درخواست کی ، اور تھوڑی دیر میں واپس آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن بات کسی نہ کسی طرح میرے ذہن سے نکل گیا اور میں نے جگہ کو واپس جب تین دن کے بعد میں نے (حضور نبی پایا ملسو ہیلع اللہ یلص) اب بھی یہاں انتظار کر رہے۔ اس نے صرف اتنا کہا ، "تم نے مجھے بڑی پریشانی میں ڈال دیا۔ میں یہاں تین دن سے آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ "اس واقعہ میں ہمیں حضور اکرم کی عظمت اور ایک وعدے کی تکمیل میں ان کی وفاداری کی ایک عمدہ مثال ملتی ہے ۔ of

(مداریج النبوہ)

سبق نمبر 6 کی آیات

محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں، اور جو اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے خلاف سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔ ((الفتح: 29

اور بے شک، آپ کے لئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ختم ہونے والا اجر ہوگا۔ اور واقعی ، آپ (اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک اعلی درجہ کے معیار پر ہیں۔ (القلم: 3 ، 4

قد أنزل الله إليكم ذكرا (١٠) رسولا يتلو عليكم آيات الله مبينات ليخرج الذين آمنوا

اللہ نے واقعی آپ پر ایک نصیحت نازل کی ہے۔ (اور آپ کو بھیجا) ایک رسول (ص) ، جو آپ کو اللہ کی آیتیں (قرآن مجید) پڑھاتا ہے جس میں واضح وضاحت ہے ، تاکہ وہ ان لوگوں کو نکال دے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کو تاریکی (سے نکال سکتے ہیں ((توحید اور سچے عقیدے) پر روشنی (مشرک اور کفر)۔ (طلال: 10 ، 11

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ما هذا بشرا إن هذا إلا ملك كريم (٣١)

(کوئی آدمی یہ نہیں ہے! یہ کوئی اور نہیں بلکہ ایک عظیم فرشتہ ہے! (یوسف: 31

عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم (١٢٨)

اسے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غم ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی چوٹ یا تکلیف ہو۔ وہ (محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) تم پر بے چین ہے (صحیح رہنمائی کرے ، اللہ سے توبہ کرے ، اور اس سے معافی مانگے اور اپنے گناہوں کو معاف کرے ، تاکہ جنت میں داخل ہو اور دوزخ کے عذاب سے بچ جائے) ، مومنوں کے لئے بڑا رحم کرنے والا ، مہربان اور رحم (کرنے والا ہے (عطا توبہ: 128

ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلو عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم ۚ
إنك أنت العزيز الحكيم (١٢٩)

"اے ہمارے رب! ان میں ارسال اپنی ایک رسول (اور بے شک اللہ محمد علیہ بھیج کر ان کی فریاد کا جواب دیا)، ان کو پڑھ کر سناتا ہوں جو کتاب (قرآن) اور میں آپ آیات اور ان کی ہدایت کے امام الحکمہ (اسلامی قوانین و احکام یا (حکمت یا نبی ڈاکو، وغیرہ)، اور انہیں مقدس کا مکمل علم ہے۔ بےشک تو ہو غالب اور حکیم ہے " (البقر:: 129

سبق نمبر 6 کی احادیث

إن من خياركم أحسنكم أخلاقا

"آپ میں سے بہترین سلوک میں آپ میں سب سے بہتر ہے۔"

البخاری و مسلم].]

أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا

(جو مومنین بہترین کامل ایمان لاتے ہیں وہی ہیں جو بہترین سلوک کرتے ہیں" ۔ (ترمذی"

بعثت لأتمم حسن الأخلاق

"مجھے کامل اچھے کردار میں بھیجا گیا
(تھا۔" (ترمذی

""تم پر کوئی الزام نہیں ، تم آزاد ہو
((ابن اسحاق

لا تثريب عليكم اليوم فأنتم الطلقاء

سبق 7

(عملی قانون (عبادہ

پھر تم اللہ سے رزق طلب کرو ، اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر گزار رہو ، اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔

کتاب کی طرف سے جو بھیجا گیا ہے اسے تجھ پر الہام کرکے پڑھو ، اور باقاعدہ نماز قائم کرو۔ کیونکہ نماز" شرمناک اور ناجائز کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بے شک سب سے بڑی چیز ہے۔ اور اللہ ان (اعمال) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

عبادت کا لٹریل ایننگ

لفظ عبادات جو لفظ عبد (خدا کے خادم) سے نکلا ہے اور عبد خادم کا دوسرا نام ہے ، لہذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی کے لئے خدمت کو عبادات یا الہی کہا جاتا ہے۔ خدمت کا مطلب ہر کسی کے لئے نوکری ہے اور ہر معاملے میں ماسٹر کے کمانڈ کو ترجیح دیتا ہے۔

عبادت کا تکنیکی مطلب

کسی کے بہت احترام کے لئے پوری دل سے گہری شفقت کا انتخاب اطاعت کہتے ہیں۔

مطلب اور اسلامی نظریہ

نے خدا کی طرف سے دنیا میں جو دینی تعلیمات Prophet جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا تھا کہ نبی پاک brought لا تھیں وہ دو اقسام میں آتی ہیں ایک عقیدہ اور نظریہ سے ملتی ہے اور دوسری اخلاقیات اور عمل سے۔ پہلے گروہ کی تعلیمات جس پر ہم نے پہلے ہی تبادلہ خیال کیا ہے اور اب ہم اپنے آپ کو دوسرے لوگوں سے مخاطب کریں گے ۔ان بعد میں ، جن پر خصوصی طور پر ، بعض اوقات شریعت کا اطلاق ہوتا ہے ، اسے دوبارہ عبادت ، اخلاقیات ، جیسے متعدد حصوں میں درجہ بند کیا جاتا ہے۔ سماجی طرز عمل ، مذہبی اور احسان اور حکومت اور سیاست۔

جس طرح عقیدہ کے دائرے میں عقیدہ کے بنیادی مضامین شریعت کی عبادت میں سب سے زیادہ ترجیح کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں کیونکہ اسی کے ذریعہ ہی خدا اور اس کی مخلوقات کے مابین کا رشتہ اس کو انتہائی واضح اور گہرا اظہار ملتا ہے ، اور یہ بھی انسانی وجود کے دیگر تمام محکموں کی بہتری اور اصلاح میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اسلام میں عبادت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص مکمل طور پر عما اور جادو کی بے بسی ، عاجزی ، مطیع اور عقیدت کو اپنا خراج عقیدت پیش کرنے کے مقصد کے ساتھ انجام دیتا ہے اور ان کاموں کو کروبت بھی کہا جاتا ہے۔ نماز) روزہ (روزہ) حج (متوقع نذریں) ذکر طلاوت (خدا کے نام اور صفات اور تلاوت قرآن کی تلاوت) کربانی (جانوروں کی قربانی) اور دیگر تمام عقیدتوں کو خصوصی طور پر ادا کرنے کے لئے انجام دیئے گئے خداتعالیٰ کی تعظیمی خدمت اور ایک کے لئے روحانی فائدہ ہوا۔

عبادت نمازی اور پوجا کے مابین رابطے کا وسیلہ ہے۔ یہ ایک سے دوسرے تک گھورتا ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ ہماری دعائیں اور دیگر عقیدت مندانہ کارکردگی خدا کے لئے کوئی بھلائی نہیں رکھتی ، وہ اس کی طاقت یا جلال میں کچھ نہیں جوڑتے ہیں ۔ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ، "اگر تمام مرد اور تمام چیزیں ، پہلے اور

آخرکار ، انتہائی حد تک متقی اور مذہبی بننا ، یہ محض ایٹم کے ذریعہ خدا کی شان و شوکت کو آگے نہیں بڑھائے گا ، اگر ان میں سے سب ہی بدترین گنہگار اور مجرم بن جاتے تو یہ اس کے لذت عظمت سے عظمت کو بھی دور نہیں ڈگری slights کرتا تھا۔ تخفیفل.

ے اور ہمارے روحانی تقدیر کی تکمیلand مختصر طور پر ہماری عبادت پوری طرح سے ہمارے اپنے اچھ کے لئے ہے .ہمیں خدا کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ہم اس کے بارے میں اپنے شعور کو مستحکم بنائیں اور اپنے آپ کو اس کے خاص فضل کے لائق بنائیں۔
یہ سچ ہے کہ خدا اور انسانوں کے مابین کوئی مثال اور موازنہ نہیں ہوسکتا ہے .ایک ہی طاقتور خالق اور آسمانوں اور زمین کا اعلی مالک ہے، ایک ناامید انسان کو سیال کے گندے قطرہ کی ایک مخلوق کو کمزور کرتا ہے .ایک فضول بات. کیڑا زمین کے سب سے طاقتور بادشاہ سے کہیں زیادہ مماثلت رکھنے کے بارے میں کہا جاسکتا ہے جب کہ انسان اپنے خالق کے ساتھ کبھی بھی اس کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے .تو پھر انسان خدا تک رسائی حاصل کرنے اور اس کا احسان اور محبت حاصل کرنے کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ ایک واضح اعتراف کرنا
خدا کی لامحدود طاقت ، عظمت اور اس کی اپنی پوری عاجزی اس کے روز مرہ کے عمل کے ذریعہ اس کی تصدیق کرتی ہے .یہ وہی چیز ہے جو انسان کو خدا کے قریب لاتی ہے اور اسے اپنا پیارا ، قابل اعتماد بندہ بناتا ہے۔

عاد قوم کے پاس ، (ہم نے) ان کے اپنے بھائیوں میں سے ایک ہوڈ کو بھیجا: اس نے کہا:" اے میری قوم! اللہ کی" عبادت کرو ، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ، کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ "

کیونکہ ہم نے یقینی طور پر بھیجا ہے"
ہر ایک فرد رسول ((حکم کے ساتھ)) ، "اللہ کی عبادت کرو ، اور شر سے باز آؤ"۔

لیکچر 7 کی آیات

نوٕعَ رَزُتِ ہِیۡلِا اُوۡرکۡشاُ ہٗوۡدُہۡوۡدُبۡعاُوَ زۡزِرّالٗ ِللہٗ ّدۡنۡعِ ۡوۡ وُاۡباُ

(خدا سے روزی مانگو ، اور اس کی عبادت کرو ، اور اس کا شکر ادا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ (29:17

ٔمٗ وۡوۡکُمۡ ّکَ ٔتاَ یکِ اِغۡکِ اَ ّلمٰاَیۡکِ اِ کَوۡنۡ ٰبۡوۡ قتصاَ ّلاَ نۡ عنھَن عَنۡہٰوۡ قتصاَ ّلاَ نۡ ّتاَلولو وُۡ ّبِبکۡ ُّلاَ ٔ ّ رُزِلَق وکنوکَنوکَنۡ ٔ ُلاَ وۡ ءّ جھاشحَفاَ ّ لۡیوۡع ّ نصتنصتاَم ٔ مُلعَی

(اے نبی)) جو کتاب آپ پر نازل ہوئی ہے اسے پڑھ کر نماز قائم کرو۔ بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے پرہیز کرتی)
(ہے۔ اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ فضیلت والا ہے۔ اللہ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے۔ (29:45

وَقۡ وَنۡلاِ ّ قُنۡ لِاَاَوۡنَناسرک قَوقِیۡوَاُلَیۡنِ اَـــنۡ عَــادۡ ۡ خِیـــدۡہُ ُّ ٔـــوذۡ قَـــاۡنَیۡتَـــوۡم اۡعبَـــدُوا اۡللَّـــہَ

(ہم نے نوح کو اس کی قوم کے پاس بھیجا۔ اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو! (7:59

نۡ لاِوَ ٔ ّ ودواوُ ہوااَخۡ ّ ّ وَاوَیَ ّ دۡعاَہاُوۡدُ ۡعاُ

(عاد لوگوں کے لئے (ہم نے بھی) ان کے اپنے بھائیوں میں سے ایک ہود کو بھیجا: اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو!" (:::65

اوُدبۡعاُ للہ وۡوۡیِ وَ ا لنص مۡوااخ وۡوۡمُ قــــــوۡ یٰـــــوۡۡ اَنۡ اۡعبُــــدُوا

اللہ؛ نلاِوَ ثمود لوگوں کو (بھیجا) ان کے بھائی صالح کو ایک کرنے کے لئے: اس نے کہا: "اے میری قوم عبادت کرو
((7:73

نۡ لاِوَ ٔ وُوااَخۡ لَنۡدمۡ ٔ شابیعۡشۡ ّ وَاوَیَ عۡاَہاُوۡدُ ۡعاُ

ہم نے مدین لوگوں کے لئے ان کے اپنے بھائیوں میں سے ایک شعیب کو بھیجا: اس نے کہا: "اے میری قوم! اللہ کی
(عبادت کرو۔" (::8585

للہَ لا اوُدبۡعاُ ٔ وُوۡیَ قۡذۡقدوۡ ہوااَخۡ اۡعۡ نۡ لاِنۡ لاِوَ

عاد لوگوں (ہم نے بھیجا) ہوڈ ، ان کے اپنے بھائیوں میں سے ایک۔ انہوں نے کہا: "اے میری قوم! اللہ People
(کی عبادت کرو!" (11:50

اودبعاُ ووي ق للہ ا لنص مواخ دوم نل أو

ثمود کی طرف (ہم نے بھیجا) ان کے اپنے بھائیوں میں سے ایک صالح۔ انہوں نے کہا: "اے میری قوم! اللہ کی
(عبادت کرو (11:61

ۡاخَ لَنۡدمۡ ٔ وُاوَیَ ّ قابیعۡشَ عۡاَہاُوۡدُبۡعاَ

ائیوں میں سے ایک شعیب مَدین کی طرف (ہم نے بھیجا) انہوں نے کہا: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو

اِیُو یِ

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔

ورٗ ٔ مۡکِ ٗ ّبۡ ۔ کۡ ہٗاوُدُبۡعاُ ۔۔ تَوۡ ّ غۡ طاُ ّ اُوَ

ک ہم نے ہر ایک فرد کے پاس ایک رسول بھیَجا ، (حکم کے ساتھ) "اللہ کی عبادت کرو
(اور شیطان کو ختم کرو (16:36

ُبعۡیِ ّ لا اِ ّ سِ نلاِاُوَ ّ نجِ ّ لاَ ّ ُتقلخَ

(پیدا نہیں کیا ہے تاکہ وہ میری خدمت کریں۔ (created 51:56 میں نے جنوں اور انسانوں کو کسی اور چیز کے ل

ح آئی ٹی
اُ ا ا .نما ۃ ّبۡشۡشَ.
و

(جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ سے زیادہ (کسی بھی چیز سے) زیادہ پیار کرتے ہیں۔ (2: 165

فۡ تاَحِ ّ تِ وَ. للاہمۡ ّمۡببِاُیِ ووۡوُعبَتاُّ لاَ ّ).
(3:31
کہہ دو کہ اے نبی: "کیا تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی، [اور] خدا تم سے محبت کرے گا

سِانلل تجرِخأ ْمأ يخيخيخ نوُر هنَتو فوُرعِملاَبِ وَوْ رَکنملاا نعَ

ے کاَموں کا deeds ا َہیں جو انسانوَں کے درمیان پالے گئے ہیَں - آپ اچھ that آپ ان تمام اقوام میں سب سے اچھ
(حکم دیتے ہیں اور بدکاری سے منع کرتے ہیں۔ (3: 110

نمبرَھوعُدَتبأٌ ًپِذاَبھرَوَ

(جہاں تک خانقاہی کا تعلق ہے ، وہی انھوں نے ایجاد کیا تھا۔ (57:27

<u>احادیث لیکچر 7</u>

اللَّهُمَّ لا أُحصِي ثَناءً عَلَيكَ أنتَ كَما أثنَيتَ علىٰ نَفسِكَ

اے اللہ ، میں آپ کی اتنی تعریف نہیں کرسکتا ، آپ جیسے ہیں آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

ادجسم دجسما ی ل تلعجو

نبی اکرم (ص) کے اقوال "زمین میرے لئے ایک مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنائی گئی ہے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اسلام میں کوئی جماعت نہیں

ِوزا قح ، ناتكيلع كيلع كجوزلو ، ذاتقح كيلع كسفنلو ،طفأوطفأوصوُ ُصوُ

آپ کے جسم کا آپ پر حق ہے ، اور آپ کی بیوی کا آپ پر حق ہے ، اور آپ کے مہمان کا آپ پر حق ہے۔ رات کو نماز
پڑھو اور سوئے بھی۔ کچھ دن کے لئے روزہ رکھو اور کچھ دن کے لئے روزہ چھوڑ دو۔

سبق 8

اسلامی طرز عمل

عبادت کی مختلف شاخیں

1. نماز
2. روزا
3. زکات
4. HAJJ

اور حج and ایمان پر اس عمومی بحث و مباحثے کے بعد ، ہم عبادت کے چار واجب طریقوں ، نمز ، روزا ، زکوٰ پر کچھ حد تک بات کریں گے: یہ چیزیں اسلام کی بنیادی بنیادی باتوں میں شامل ہیں اور یہ مذہب کے لئے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہیں۔
یہ وہ ستون ہیں جن پر ایمان کی پوری عمارت بلند ہوئی ہے۔

نماز

نمز کی تعریف

صلاۃ ، (نماز) اللہ کی عبادت اور اس کو عقیدت پیش کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو اللہ اور اس کے پیغمبر (ص) نے ہمیں سکھایا ہے۔

ان میں سب سے نمایاں نماز ہے ، مضمون کی اہمیت اس کی ضرورت پر منحصر ہوتی ہے جس کی وہ خدمت کرتی ہے۔ موٹر کار کی قیمت اس کے رنگ یا شکل سے نہیں بلکہ اس مقصد کو پورا کرنے کی صلاحیت کے ذریعہ لگائی جاتی ہے جس مقصد کے لئے ہے ، اور نہ ہی بھینس کی بھیڑ یا ہرن چلنے کے انداز کے مطابق --- یہ وہ دودھ ہے جس کی وجہ سے یہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کا فیصلہ ہوتا ہے .چنانچہ نمز قبل ازیں مشہور ہے کیونکہ یہ عبادت سے وابستہ مقاصد کی تکمیل میں سب سے موثر کردار ادا کرتا ہے .یہ متعدد شرائط کی بھی وضاحت کرے گا جو جسم سے صفائی ستھرائی، لباس کی صفائی، زمین کی صفائی جس پر یہ پیش کی جاتی ہے اور Wazu.

مزید یہ کہ عبادت کی کچھ اقسام خاص طور پر بادشاہت اور خدا کی قادر مطلق طاقت کے نمائندے ہیں۔ ان کو آگے بڑھا کر نمازی الٰہی کی ان خوبیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہے ، جس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہی ہتھیار ڈالنےat اور غلامی کا اعتراف کیا ہے۔ زکو ایک کلاسیکی مثال ہے۔

اور پھر دوسری بھی شکلیں ہیں جو خصوصی طور پر الوہیت کے پیارے پیارے پہلو سے وابستہ ہیں .وہ محبت کرنے والے کے لئے گہری محبت اور عقیدت کی علامت ہیں، اس کی طرف سے اس کی اس کی تڑپ ہے کہ وہ اس کا دل، روح اور سب کچھ ہے . روزے انسان اور اس کے خالق کے مابین تعلقات کے اس پہلو کو ایک عمدہ اظہار پیش کرتے ہیں اور اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عاجز محبت کے انداز میں کھانا پینا چھوڑ دے ، اور اسی طرح حج محبت کے انماد کی ایک حقیقی علامت ہے — عجیب و غریب لباس ، حیرت انگیز رسومات ، ہاؤس آف کا کا چکر لگانا ، ابا کسی کی سوچ کے ساتھ دل میں سرایت سے سرایت کرتا ہے اور اس محبوب عمارت کے ایک کونے میں پتھر کے ایک سلیب کا بوسیدہ بوسہ ، بیابان میں گھومتا پھرتا ہے اور کچھ دن وہاں رہتا ہے اور راتوں — یہ ساری چیزیں وہاں موجود ہیں لیکن الٰہی خوشی کو پیش کرنے کے لئے ، پیار کی میٹھا جنون جو حقیقت میں ، اس منفرد زیارت کی حقیقی روح ہے۔

لیکن ، نامزدگی ان دونوں پہلوؤں پر جامع ہے .معزز ، لیکن احترام ، خدا کے حضور حاضر ، متشدد غلاموں کی طرح عقیدت مندوں کی صف میں پڑتا ہے ، اور منظم ، منظم انداز میں طے شدہ یادگاروں کے ذریعہ ان کا انجام دینا۔ بالا دستی کا مظاہرہ ، خدا کی خودمختاری اور انسان کی مکمل بے بسی کا مظاہرہ ، جبکہ دل کی کیفیت ، توقعات کے احساسات ، پرامید امید اور عمدہ عقیدت جو نمازوں کے دوران اس کے اندر خود کام کرتی ہیں ، اس ٹینڈر کی خصوصیت ہے الٰہی سے محبت کا جذبہ ، نبی words کے الفاظ 'نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک پن ہے' نماز کے بعد کے Prophet پہلو کا بھرپور اظہار کرتے ہیں ، جب نماز کا وقت آتا تو نبی اپنے معززین بلال کو اس پیار بھرا خطاب کرتے O :تھے بلال! میرے دل کو سکون پہنچائیں ، اس اذیت کو جو دل کے اندر اٹھ رہا ہے اسے دعا کی اذان دے کر ہے ، اس کا بیان حضرت مجدد الف ث ثانی نے کیا ہے

اس کے ایک خط میں کہ ، داڑھی درد کرنے والے کے لئے نمز ایک بام ہے۔ مجھے راحت دو! بلال! اس سچائی کو پہنچاتا ہے اور ، میری آنکھوں کی ٹھنڈک نامز میں مضمر ہے ، یہ راز پیش کرتی ہے۔

کے خلافت نے پوچھا ، کیا جنت میں نماز a خبر ہے کہ ایک دن حضرت عبد الواحد لاہوری ، حضرت مجددی موجود ہوں گے ، جنت عمل کا گھر نہیں ہے ، کسی نے کہا ، یہ بدلہ کا گھر ہے ، نماز کیوں ہوگی؟ وہاں سن کر ، حضرت بی \ نے بڑی تکلیف کے ساتھ مشاہدہ کیا ، پھر جنت میں رہنا کیسے ممکن ہوگا؟
وہ سکون اور خوشی جس کے نام سے ایک حقیقی ، حقیقی ایک ماخوذ ہے اور اس کا اندازہ حضرت مجدد کے مندرجہ ذیل الفاظ سے کیا جاسکتا ہے ، جو روئت آخرت میں ہے ، اس دنیا میں یہاں موجود ہے: یہاں محبوب کی بہت قریب ہے۔ دنیا میں نیاز جیسا کہ آخرت میں رویت ہے۔

نامز کی مخصوص خوبی ، اس میں مضمر ہے کہ اس میں خدا کی خود مختاری اور اس کے مالکانہ اقتدار کے ساتھ ساتھ اس کی پسندیدگی اور خوبصورتی کی بھی عکاسی ہوتی ہے ، اس کی شکل میں یہ انسان کو اپنے مالک کے سامنے مکمل طور پر تسلیم کرنے کی تصویر کشی کرتی ہے ، اس کی روح میں یہ بھر جاتا ہے۔ خوشی کے جوہر ، کوملتا اور پیار کی بھرپور خلوص کے ساتھ .یہ صرف نامز ہے جو اپنے آپ میں اتنی کامیابی کے ساتھ متحد ہوجاتا ہے کہ یہ دونوں بظاہر اپوسیٹ پہلوؤں کو کامیابی سے دیکھتے ہیں. اور یہ حقیقت ، خود ہی ہونا چاہئے عبادت کے دوسرے طریقوں سے بالا تر ہے۔

زکوٰۃ

زکوٰۃ کی تعریف

اسلام میں رقم یا دولت کے اس حصے کو دیا گیا نام ہے جو اللہ کے حکم کے مطابق غریبوں اور Islam زکوٰ مساکین کو دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کے مالک بن جائیں۔ دوسرے الفاظ میں ، روزہ اور نماز جسمانی عبادت کی ایک قسم عبادت کی ایک قسم ہے جو فطرت میں خاص ہے۔ worship ہیں جبکہ زکوٰ

کا بنیادی کام ویسا ہی ہے of نماز کے بعد ، بنیادی اصولوں میں ترجیح کی ترتیب میں اگلا زکوٰۃ آتا ہے۔ زکوٰ جیسے کسی اور طرح کی عبادت ، یہ خدا کی رضا ، خوشنودی اور نفس کی پاکیزگی اور پاکیزگی ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ، کثرت سے ، گناہوں اور جرائم کی اصل دولت کی ہوس اور اقتدار کی ہوس میں ہوتی ہے — اور دونوں قوت کو توڑنے کا ایک ذریعہ ہے دولت کے لئے ہوس کی بیماری کی the کے درمیان ، یہ ایک زیادہ عام بیماری ہے۔ زکوٰ ایک بدنصیبی ، قرآن میں زکات کا اکثر ذکر بیک وقت ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلامی نامیاتی عبادت گاہ میں اہمیت کے لحاظ سے قریب کے برابر ہے ، جب نبی کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے عرب قبائل نے خلیفہ حضرت کو زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی خوبیاں قرآن مجید میں جس طریقے سے بیان کی گئیں ہیں اور اس مقصد کے لئے استعمال کیے جانے والے مختلف انداز کے تاثرات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔ اس کے باوجود عالمگیر ہے کہ مسلمانوں کے اپنے مذہب کے بارے میں بے حسی ہے عیب رہی ہے جہاں یہ اس مخصوص شعبے سے کہیں زیادہ واضح ہے۔ آج کل لوگ اتنے خودغرض ہوگئے ہیں اور ان میں پیسوں کی محبت اتنی بڑھ گئی ہے کہ کسی غریب بھائی کے ساتھ کسی کی دولت بانٹنے کا رواج بھی اپنے بیچ سے تیزی سے غائب ہو رہا ہے اور یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے اکثریت مجرم ہے اخلاقی قوانین اور قواعد و ضوابط کے سلسلے میں سراسر لاپرواہی کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ قرآن کے وعدے کے مطابق ، وہ اس سے پورا پورا فائدہ نہیں اٹھا پائیں گے۔

جب زکات نام کی طرح ایک بنیادی ذمہ داری ہے تو ، خواہش ، قدرتی طور پر ، اسے یکساں دیکھ بھال اور تندرستی کے ساتھ چھوڑنی چاہئے۔ ایک میں ادا کیا جاتا ہے کہ ایک زکوۃ آف ہاتھ تمام متعلقہ قوانین اور ضروریات کو آگاہی سلسلے کی ادائیگی کی طرف سے اس کے سب سے زیادہ بنانے کے لئے کی خواہش کے بغیر، انداز، جلدی میں ہیں اور دونوں میں کو زیادہ سے زیادہ ve کمی مناسب توجہ بغیر پیش کی جاتی ہے جس میں نماز کے مشابہ ہے ، زندگی اور چمک زکوٰ داخلی مشمولات سے بیدار کرنے کے کچھ طریقے یہ ہیں:

کے تمام اصول و اصول جاننے اور مقصد کے ساتھ اخلاص کاشت کرنے کے لئے۔ دوسرا یہ کہ اس all پہلے ، زکوٰ میں صرف اتنا ہی مستحق اور جائز جماعتیں معلوم ہونے پر خرچ کرنے کے لئے اچھی طرح سے احتیاط برتیں اور اشیاء ، یعنی جماعتوں اور اخراجات میں چیزیں جن پر خدا کی طرف سے سب سے بڑے اجر کی امید ہے۔

سوئم ، اس شخص سے کسی کے احسان کرنے کے خیال سے نفرت کرنا ، جس سے اسے دیا گیا ہے ، اور نہ ہی اس معاملے میں کسی بھی طرح اس کی طرف نگاہ رکھنا ہے ، لیکن دوسری طرف ، اس کے ساتھ حقیقی طور پر واجب ہونے کا احساس کرنا

کیونکہ اس کی ایجنسی کے ذریعہ ہی کسی کو اپنے اپ کو صحیح اور اچھ .ی سے فرائض سے بری کرنے اور قول و فعل کے ذریعہ اس کو بلاجواز تسلیم کرنے کے قابل بنایا گیا تھا۔

دیتے ہوئے ، ذہن میں اعتقادات کو پیش کرنے کے لئے ، جیسا کہ نمز کے معاملے میں ، خدا away چوتھا ، زکوٰ یہاں ، وہاں اور ہر جگہ موجود ہے ، سب کچھ دیکھ رہا ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے: وہ بھی میری اس حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ اس ارادے کے پیچھے کام ہو رہا ہے ، اور یہ اس کی موجودگی میں اور اس کے حکم سے ہے کہ میں اس کے خادم کی یہ چھوٹی سی خدمت انجام دے رہا ہوں۔

کی ادائیگی اس انداز اور روحانی طور پر کی گئی ہے جس کے اوپر اشارہ کیا گیا ہے تو ، اس کے paid اگر زکوٰ فائدہ مند نتائج اسی وجود میں آسکتے ہیں۔ تجارت اور زراعت میں ایسی فراوانی اور خوشحالی دیکھی جاسکتی ہے کہ مرد حیران رہ جائیں گے۔

روزا

روزہ کی تعریف (روزا)

روزے کا مطلب ہے صبح سے غروب آفتاب تک ، کھانے ، پینے اور فلیش کے کچھ مطالبات کی تسکین سے باز آؤٹ۔

عربی مساوی ہیں صوم اور صیام۔ افطاری کو افطار کے نام سے جانا جاتا ہے۔ Arabic روزے کے ل

تیسرا عملی تختہ روزہ (یا روزہ) ہے۔ یہ ہماری فطرت میں آسمانی عنصر کی ترقی کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ نفس کو پاک کرتا ہے اور خاص طور پر اطمینان ، خیرات اور تقویٰ جیسے الہی خوبیوں کو فروغ دینے کے لئے فائدہ مند ہے۔ روزے کے دوران ایک شخص جانوروں کی بھوک کو کچل کر سیلیشل ورلڈ کے ساتھ ایک خاص رابطہ قائم کرتا ہے۔ لیکن ان نتائج کو تب ہی حاصل کیا جاسکتا ہے جب یہ پورے طور پر عبادت کی پوری پختگی کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے ، اس سلسلے میں دی گئی ہدایات کا پوری دل سے اطاعت کیا جاتا ہے اور ایسا کچھ بھی نہیں کیا جاتا ہے جو عمل کے تقدس کے خلاف ہوسکے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تمام گنہگار طرز عمل کو سختی سے تنہا چھوڑنا ہے ، خاص طور پر وہ یہ کہ منہ اور زبان پر کیا عمل ہے۔ اگر یہ نہ کیا گیا تو ، روزہ تمام روحانی انجام سے محروم رہے گا۔ اس روایت کی اتھارٹی کے بارے میں ہم پانچویں نمبر پر کہتے ہیں کہ "اگر کوئی شخص روزے کی حالت میں باطل ، فریب اور کمال سے باز نہیں آتا ہے تو ، یہ خدا کے لئے بے عیب ہے کہ وہ کھانے پینے کے بغیر

جائے اور بھوک پیاس کرے" اسی طرح کی ایک اور روایت اثر پڑھتا ہے ، "بہت سے لوگ ایسے ہیں جو روزے رکھتے ہیں جو بھوک اور پیاس کے سوا ان سے کچھ حاصل نہیں کرتے" ۔

لہذا ، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا یہ خواہش ہونا چاہئے کہ ہم اپنی روحانی پیشرفت اور ارتقاء کے لحاظ سے from روزوں سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کریں جیسا کہ نماز اور زکوٰ سے ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ مکروہات سمیت ہر اس چیز سے باز آجائیں جو ممنوع ہے۔ خاص طور پر منہ سے پائے جانے والے گناہوں کی حفاظت کرنا ہے ، اتنا کہ روایت میں بھی منع ہے کہ یہاں تک کہ روزے کے دوران چیخنا یا اونچی آواز میں بات کرنا۔ اس کے برعکس ، کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ نیک عمل کریں اور روزے کی مدت میں فضیلت کے اعمال پر زیادہ توجہ دیں ، خاص طور پر ان لوگوں کی طرف جو منہ سے وابستہ ہیں۔ مثلا ذکر اور طلاوت۔

حج

حج کا تصور

پیغمبر اکرم— اور اس کے ذریعہ سے ، اپنی امت اور حضرت ابراہیم کے مابین ایک خاص رشتہ ، ایک عجیب وابستہ موجود ہے ۔ حقیقت میں ، **حج** اپنی شکل اور جوہر دونوں ہی کی حیثیت رکھتا ہے ، جو بعد کے اعلی عقیدت اور علامت خدا کی رضا کے تابع ہے۔
اور اس حکم کی بنیادی بات یہ ہے کہ ہر مسلمان جو زیارت کرنے کا متحمل ہوسکتا ہے ، اسے اپنی زندگی میں کے اپنے خالق کے ساتھ سراسر لگن کی s'کم از کم ایک بار اپنے آپ کو اس جگہ پر لے جانا چاہئے جہاں حضرت ابراہیم زندگی کا سب سے پُرجوش واقعہ پیش آیا تھا۔ ، اور اس وقت کے لئے ، خود کو متاثر کرنے والے ، خداوند کے دوست قربان دوست ، کے کردار میں ، خود کو کاسٹ کیا ۔ اسے اپنے حقیقی دوست ، غلام اور عقیدت مند خدا کی راہ سے اپنی منسلک ہونے کا عملی ثبوت پیش کرنا چاہئے ، اور خداوند نے اس موقع کے لئے جو مخصوص طرز عمل مرتب کیا ہے اس کے ساتھ ان کی عقیدت مند عقیدت اور اپنے اندر رنگنے کی مخلصانہ خواہش پیدا کرنا چاہئے۔ پورے وجود ، باطن کے ساتھ ساتھ ظاہری طور پر ، اس اگست آبا کار کے رنگ میں اور اس کی روح کو اس مقام کی شاندار روحانی شایان شان میں سے حصہ لینے کا موقع فراہم کریں۔

میں حج کے ضروری خوبصورتی اور فراوانی پر مزید غور نہیں کروں گا کیونکہ ان کو تب ہی صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے جب کوئی شخص ان کو ذاتی طور پر حج کے دوران تجربہ کرے۔ یہ

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

بہت کچھ ، تاہم ، میں یہ ضرور کہوں گا کہ جب خدا کے فضل سے ، آپ حج کا سفر کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہو تو کسی اور چیز کی بجائے اپنے آپ کو اندرونی اور روحانی طور پر تیار کرنے میں زیادہ توجہ مرکوز کریں گے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ، لوگ سفر کی مادی سہولتوں پر سب سے بڑی سوچ رکھتے ہیں ، وہ یہاں تک کہ اپنے ساتھ نمک ، کالی مرچ اور اچار جیسے معمولی مضامین بھی لینا چاہتے ہیں اور خود کو دس سے زیادہ سوٹ کپڑے سے آراستہ کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ مہینوں کے لئے ان تیاریوں میں پہلے سے ہی قابض ہوجاتے ہیں لیکن عظیم موقع کے لئے خود کو روحانی طور پر فٹ کرنے کے راستے سے کچھ نہیں کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ اس سے کچھ حاصل نہیں کرتے ، اور واپس چلے جاتے ہیں جیسے وہ گئے تھے۔ یہ ایک حاجی انہوں نے کے لئے باہر کا تعین کرنے سے پہلے مادی ضروریات کے ساتھ خود کو پیش کرنے کی اجازت ہے کہ نہیں ہے نہ حج اور عمرہ کے اندر اندر ایک مناسب حد یہ کر لئے ضروری ہے دینے واال، لیکن ان چیزوں حج اصلی سامان نہیں بناتے۔ اصل سازوسامان فرائض کی انجام دہی کے لئے درکار تمام معلومات کے ساتھ خود کو تیار کرنے میں اور داخلی تندرستی کے حصول میں مضمر ہے جو کسی کو اس سے حاصل ہونے والے بھرپور روحانی فوائد حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ حج کے قیام کی سعی کا ایک اہم حصہ لوگوں کے ذہنوں میں اس حقیقت سے آگاہی پیدا کرنا ہے ، اس کے بغیر حج ایک بے روح شکل اور خالی تقریب ہی رہے گا۔

سبق 8 کی آیات

رخۃً وقُ لاُاارحمۃ لاۃ لۃ رنَمِ

(اس لئے وہ مسجد سے اپنے لوگوں پر نکلا۔ (19:11

یبیامِمَوکسُو تلالاً نَ اِ تہ تا مہ علااَ عِلَایِہِ (لاَ (١٦٢ رر ھل

کہو ، بلاشبہ میری دعائیں اور میری قربانیاں ، اور میری زندگیاں اور مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہیں (تخلیق. اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ (6: 162،163

نَّاِ نَاکَ ةَونلصلاَ ا ا اوقوم ا بُتکِ نیِنمؤمُلاُ ی لۃ

(درحقیقت نمازیں مسلمانوں پر ایک لازمی فریضہ ہیں۔ (4: 103

ہنۃَنَ ةولصلاَ نَاِّ رکنم لآو ءاشحفلاَّ ○

(بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے رک جاتی ہے۔ (29:45

ذخو مُأنم ذخ صَ مۃ ھرُ ھطۃ نمبرۃ ہم ہمۃتو

اے محمدؐ] ان کے مال میں سے ایک صدقہ لے لو جس کے ذریعہ تم انہیں پاک کرو اور ان میں اضافہ کرو۔] (9: 103)

یبرُیو اُبرو ۃا یَ تۃ ت قدَصلاَ

(اللہ سود کو ختم کرتا ہے اور خیرات میں اضافہ کرتا ہے۔ (2: 276

کوئی آئی ٹی صلاا صلاا علاا و لیکۃ سسلا و اَررشلایتِن لاَو قسم مۃ اَو آو ا م وال الاَو لیمِ ن اِ و ن باَو للاہیبسَ اَو رَزاَ مۃ مۃ للہ ○

جمع کرنے کے لئے ملازمین کے لئے [ahصرف غریبوں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور [زکا (ahخیرات (زک
اسلام کے لئے] اور اسیروں [یا غلاموں] کو آزاد کرنے اور قرض میں ڈوبنے والوں اور خدا کے لئے دل اکٹھا کرنا]
اللہ کی راہ میں اور پھنسے ہوئے مسافروں کے لئے - اللہ کی طرف سے ایک فرض [مسلط]. اور خدا جاننے والا اور
حکمت والا ہے (9:60)

قَّتت مکّلعل مکلبق نمنیذّلاّ ىلع بتك نو امك مايصلاٌّ مكيلع بتك او نماء نیذّلاّ اهحي انى

اے اہل ایمان! آپ کے لئے روزہ لازمی قرار دیا گیا ہے ، جیسا کہ پہلے لوگوں کے لئے فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ
اختیار کرو۔ (2: 183)

سح ريغب مهرج باأ أ نوربصلاًّ تّفوي ماّنإ

(یہ ثابت قدم ہیں جن کو بغیر حساب کے ان کا پورا اجر دیا جائے گا۔ (39:10)

لاَفِ ثِفر لاِفِ قوُسفَ ِ. جِ لاأِی ف لِاْدَجِ

(زیارت کے موقعِ پر ، فحش گفتگو سے ، ہر طرح کے برے سلوک اور جھگڑے سے پرہیز کریں۔ (2: 197)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق نمبر 8 کی احادیث

و نفسه أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله الله. فمن قال: لا إله إلا الله عصم منى

مجھے ہدایت دی گئی ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک کہ وہ یہ نہیں کہتے ہیں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ، اور جب انہوں نے یہ دعوی کیا کہ میری طرف سے اس کو اس کے املاک اور زندگی کا پورا تحفظ ملا۔

جحو ، جحواضمر موصو ، كزلاكزلا تيإو ءاتيإو ، ما اللهاسر ، الله سروسرًامدمحم نأو الله لاإ هلإ هش هشاةد: سمخ
ىلاع ملاسلإملاسلإ يِنب هیلإ
هیلإطتس طتساعا
تيبلتيبلتيبلا۔

اسلام پانچ اصولوں پر مبنی ہے:
(کوئی بھی عبادت کی جائے حق ہے لیکن اللہ اور محمد رسول اللہ کی (یہ ہے کہ گواہی دے ﷺ.
یعنی صدقہ) pay لازمی اجتماعی) نماز پڑھنا۔ زکوٰ)
فطر) ادا کرنا۔
رمضان کے مہینے میں روزہ رکھنا۔
جو بھی راستہ تلاش کرنے کے قابل ہو۔ whoever ایوان کی زیارت۔ جس کے ل

کرتر ةلاصلاًّ فكلا نيبو دبعلا نيب

کسی بندے اور کفر کے درمیان نماز ترک کرنا ہے۔

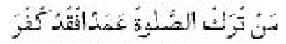

" جو شخص جان بوجھ کر صلاح کو ترک کرتا ہے ، اس نے کفر کیا ہے۔

سبق 9

علم اور اس کا اسلامی تصور

علم کی تعریف

دینی اصطلاحات اور قرآن و حدیث میں استعمال کے مطابق ، علم صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعہ بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے نازل کیا ہے۔

اور اس کے مشن پر یقین کرنے and اور رسول Messenger انسان پر پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی تعلیمات اور رہنمائی ، اور کیا کرنا اور نہ کرنا سیکھنا اور تلاش کرنا ہے۔ دین کی پوری teachings کے بعد ، نبی عمارت کا انحصار اسی علم پر ہے۔ لہذا ، ایمان (یا عقیدے) کے بعد پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اسے سیکھیں اور اس کی تعلیم دیں۔

زبانی گفتگو اور مشاہدے کے ذریعہ سیکھنے اور تعلیم کی تکمیل ہوسکتی ہے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے دور میں اور ان کی وفات کے فورا بعد کے سالوں میں ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا سارا علم اسی انداز میں حاصل کا قول سنا ، اس کے اعمال و عمل کا مشاہدہ کیا ، یا اپنے صحابہ کرام سے اسی طرح saying کیا۔ انہوں نے نبی کریم حاصل کیا جنھوں نے ان سے استفادہ کیا۔

یہی بات بیشتر تابعین (صحابہ کرام کے جانشینوں) کے علم کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے۔ انہوں نے یہ صحبت اور سماعت کے ذریعہ حاصل کیا۔

پڑھنے لکھنے اور کتابوں کے ذریعہ بھی علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد کے اوقات میں یہ علم دینے کا طریقہ بن گیا تھا۔ کتابیں پڑھیں اور تجویز کی گئیں ، جیسا کہ آج ہیں۔

اللہ کے رسول نے کہا ہے کہ ، "یہ ہر اس *فرد کے لئے فرد* ہے جو مجھ پر اللہ کا رسول مانتا ہے اور اللہ کے دین ، اسلام کو قبول کرتا ہے ، تاکہ دین کا ضروری علم حاصل کرے۔" نبی. نے یہ بھی کہا کہ اس علم کے حصول میں آدمی کی کوشش اللہ کی راہ میں ایک طرح کا جہاد اور اس کے قریب تر ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کی میراث ہے اور Allah's ضمن میں کوتاہی اور لاپرواہی ایک قابل سزا جرم ہے۔ یہ علم انبیاء خصوصا اللہ کے رسول یہ کائنات کا سب سے پیارا اور قیمتی اثاثہ ہے۔ لہذا ، خوش قسمت لوگ جو اسے حاصل کرتے ہیں اور اس کے حقوق دیتے ہیں وہ واقعی انبیاء کے وارث ہیں۔ تمام مخلوقات بشمول آسمان کے فرشتے ، زمین پر چیونٹی اور سمندر میں مچھلی ، ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں اسی فطرت سے پیدا کیا ہے۔ جہاں تک وہ لوگ جو انبیاء کرام کی اس مقدس ورثہ کو غلط انجام کے لئے استعمال کرتے ہیں ، وہ بدترین مجرم ہیں جو الہی ناراضگی اور غضب کے مستحق ہیں۔

(ہم اپنی جانوں کے فساد اور اپنی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔)

اس مختصر تعارف کے بعد ، اب ہم علم و سیکھنے اور درس و تدریس کے موضوع پر اللہ کے رسول کی مندرجہ ذیل احادیث پڑھیں۔

اگر علم ایمان سے دستبردار ہوجائے تو کیا ہوتا ہے؟

کسی بھی تعلیمی میدان سے دور جنگل میں رہنے والے ایک ناخواندہ فرد کے ساتھ فرسٹ کلاس اسکالر کا موازنہ کرکے ہی انسان کی زندگی ، ہر سطح اور ہر شعبے میں علم کے اثرات کا احساس ہوسکتا ہے ۔ بلاشبہ ، ان کے مابین مماثلت کے مقابلے میں اختلافات بہت زیادہ ہوں گے ، اور نتیجہ یہ ہوگا کہ ان دونوں افراد کا ایک ہی ماحول میں ایک ساتھ رہنا ناممکن ہے۔

یہ رحمت الٰہی کی ایک علامت ہے جو نسل انسانی تک پہنچتی ہے کہ اس نے ہمیں مختلف شعبوں میں علم حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا ہے اور ہمیں اس کے وسائل مہیا کردیئے ہیں۔ اللہ نے ہمیں ایسی سماعت دی ہے جو ہمیں استعمال کرسکتے ہیں use سائنسی معلومات سننے اور سیکھنے کی اجازت دیتی ہے۔ نظر جو ہم تلاش اور پڑھنے کے ل ، اور ایسی عقل جو ہمیں غور کرنے ، غور کرنے اور استدلال کرنے کے قابل بناتی ہے۔

، اللہ فرماتا ہے

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

"اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے رحم سے بغیر کسی جانکاری کے نجات دلائی ہے ، اور تمہیں سننے ، دیکھنے اور (عقل عطا کردی ہے کہ شکر کرو۔" (16:78)

مزید یہ کہ اللہ نے لوگوں کو اس کی راہ کیسے تلاش کرنے کا طریقہ سکھایا۔ اس نے انہیں کتابوں کے ذریعہ الہام بھیج کر پیغمبر بھیجے ہیں ، اور ان پر ان کی عظمت کی علامتوں اور ان کی قدرت کے عجائبات کو انکشاف کیا ہے جو اس کے رب العزت اور الوہیت کی گواہی دیتے ہیں۔

اللہ نے زمین اور اس کے تمام سامان کو بھی انسانوں کے اختیار میں رکھ دیا ہے۔ اس نے ان کو اس سے فائدہ اٹھانے کے ذرائع فراہم کیے ہیں ، اور ان فوائد کو ان کی تحقیق ، تجربات ، مشقت اور مشقت کے متناسب بنائے ہیں۔

انھیں اس طرح کا مکمل کنٹرول دینے کے پیچھے استدلال یہ ہے کہ یہ اس عظیم مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہے جو اللہ کی رضا اور جنت کی طرف جاتا ہے۔

علم ایک ایسا عظیم سمندر ہے جو بغیر کسی ساحل کا پابند ہے۔ اس میں وہ دونوں علم شامل ہیں جو دنیا میں نفع لاتے ہیں اور یہ جو آخرت میں فائدہ لاتا ہے۔ کوئی بھی تمام علم کو محیط نہیں رکھ سکتا ، اور قطع نظر اس سے قطع نظر کہ لوگوں نے کتنا علم حاصل کیا ہے ، ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے جو علم میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی ہے۔

وہ کہتے ہیں،

ہم جس کو ہم کئی ڈگریوں میں اضافہ کریں گے ، اور یہاں ہر ایک کے پاس علم ہے ، جو زیادہ جانتا ہے۔"" (12:76)۔

قرآن کہتا ہے کہ علم ان لوگوں سے اخذ کیا جانا چاہئے جن کے پاس یہ ہے ، اور یہ کہ ہر ایک جو علم میں کمی رکھتا ہے اسے اس کی تلاش کرنی چاہئے۔ جب مشرکین مکہ مکرمہ نے یہ سچ مانا کہ محمد ، (ص) ایک سچے نبی کو تسلیم کرنے کے لئے اپنی ناپسندیدگی کا اعلان کیا تو ، ان کا استدلال تھا: "اللہ کسی انسان کو رسول بنا کر بھیجنے کے لئے بہت بڑا ہے؛ کیا وہ فرشتہ نہیں بھیج سکتا تھا؟

نرفع درجت من نشاء وفوق كل ذي علم عليم

جواب میں ، اللہ نے اپنے نبی کو اس آیت سے متاثر کیا جس میں کہا گیا ہے ،

ہم نے صرف تم سے پہلے ہی مرد بھیجے تھے ، لہذا لوگوں کو سیکھنے والے سے پوچھیں اگر آپ کو معلوم (نہیں تو واضح نشانیاں اور تحریری اصول کے ساتھ۔" (16: 43-44"

یہ اہل قریش کے لئے ایک دعوت تھی ، انہیں بتانے کے کہ اگر انھیں کوئی شبہ ہے تو ، انہیں ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے جو پرانے اور نئے عہد نامے کے بارے میں جانتے ہیں ، اور مؤخر الذکر انہیں بتاتے ہیں کہ سب نبی انسان تھے

۔ ایک اہم حقیقت جو نوبل قرآن ہماری توجہ مبذول کرواتا ہے ، وہ یہ ہے کہ کافر صرف اس میں ناکام رہے صحیح مسلک کی پیروی کریں کیونکہ ان کے لئے صحیح علم دستیاب نہیں تھا۔ اللہ کا ارشاد ہے:

بے شک ان میں سے بیشتر حق کو نہیں جانتے اور اسی وجہ سے منہ موڑ گئے۔" (21:24)۔"

اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی قوم پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ، اور یہ ہے کہ تمام لوگوں کو حقیقت سے روشناس کروانا اور اس پر عمل کرنے کی دعوت دینا۔ ان کی لاعلمی میں ، بہت سارے لوگ جو بتوں ، جانوروں (جیسے گائے یا بچھڑے) یا چیزوں (جیسے مصلوب) کی پوجا کرتے ہیں ، کو یہ یقین ہے کہ ان کی عبادت انہیں اللہ کے قریب لاتی ہے ، لیکن حقیقت میں وہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتے ہیں۔

یہی بات ان لوگوں کے بارے میں ہے جو مادے یا انسانی عقل کی پوجا کرتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ خدا کا کوئی وجود نہیں ہے اور یہ معاملہ زندگی کا جوہر ہے ، اور اسی وجہ سے وہ اپنے دنیاوی معاملات میں مبتلا رہتے ہیں اور آخرت کے خدشات کو نظرانداز کرتے ہیں۔ جو چیز ان کے پاس صحیح معنوں میں ہے وہی انہیں آخرت کے بارے میں حقیقت سے غافل کردیتی ہے۔

ان گروہوں کو کس طرح ان کے مشرکانہ عقائد سے نجات دلائی جاسکتی ہے اور بغیر اس دنیا ، آخرت اور ہر ایک کی ذات کے بارے میں سچائی سکھائے صرف تنہا اللہ کی عبادت کی راہنمائی کی جاسکتی ہے ، اس طرح واضح حق کو سیکھنے اور اپنا راستہ تلاش کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ سیدھے راستے کی طرف۔

دوسری طرف ، جب تک کہ ایمان کے ذریعہ ہدایت نہ کی جائے ، تب تک علم فائدہ مند اور سومی کی بجائے تباہ کن اور برائی ہوگا۔ اس طرح کا علم لوگوں کو حق کے اعتراف کرنے کے لئے بھی بیکار بنا دیتا ہے ، یہاں تک کہ جب وہ اسے اپنے دلوں میں جانتے ہیں ، اور وہ انکار کرتے ہیں جس سے اللہ نے ان کو برکت بخشی ہے۔

اللہ ہمیں ماضی کی قوموں کی کہانیاں سناتا ہے جنھوں نے علم کا ایک بڑا حصہ حاصل کیا ، لیکن وہ ایمان سے خالی نہیں تھے ، اور اس وجہ سے ، اللہ کی نعمتوں کو تسلیم کرنے میں ناکام رہے کیونکہ ان کے پاس صریح حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے بہت زیادہ باطل بات تھی۔

اللہ کا ارشاد ہے:

جب ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح نشانیاں لائے تو وہ اپنے علم سے خوش ہوئے ، اور وہ جو اس کا مذاق اڑا رہے تھے اس سے دوچار ہوگئے" (40:83)۔"

قارون ایسے لوگوں کی ایک مثال ہے۔ وہ اللہ کے احسان کا ناشکرا تھا اور اپنی دولت کو اپنے علم سے منسوب کرتا تھا اور اس نے کہا:

مجھے یہ علم اس وجہ سے دیا گیا تھا کہ میرے پاس تھا۔' "(28:78)۔'

آج کل کی ثقافت کو سائنسی لیکن سیکولر قرار دیا گیا ہے ، جس کا مطلب ہے کہ یہ غیر مذہبی اور عقیدے سے عاری ہے۔ اس میں آخرت کا کوئی اعتقاد نہیں ہے

یہ ایک ایسی ثقافت ہے جو زمین پر تعمیر اور کوششوں کی تائید کرتی ہے ، اور اس دنیا میں زندگی کو خصوصی توجہ دیتی ہے ، بغیر کسی موت کے اور کسی موت کے بعد۔ اس ثقافت کے حامی ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے بیان کیا ہے

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ

(جانتے ہو کہ زمین پر زندگی کے بارے میں کیا معلوم ہے اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔" (30: 7"

اس مقام پر ایک سوال اٹھایا جاسکتا ہے: کیا اس طرح کی ثقافت ، جو علم کے ان شعبوں پر مبنی ہے جو صرف اس دنیا پر ہی مرکوز ہے اور آخرت کے کسی بھی علم کو مکمل طور پر خارج نہیں کرتی ہے ، جس سے انسانیت میں اطمینان اور خوشی واقع ہوئی؟ جواب منفی ہے۔ بہت سارے لوگوں نے دیکھا ہے کہ جتنا زیادہ ترقی یافتہ انسان اپنے سیکولر علم میں جتنا ترقی کرتا ہے ، نفسیات اور نفسیات کے ماہر دفتروں میں بار بار آنے والے لوگوں کی تعداد اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي

لوگ متفق ہیں کہ سادہ زندگی اپنی تمام پیچیدگیوں کے ساتھ مادی زندگی سے زیادہ خوشی لاتی ہے۔

دنیا پر حکمرانی اور کنٹرول کے عزائم نے علم کو تباہ کن بنا دیا ہے ، جس سے زمین اور اس کی مخلوقات کو مٹا دینے کا خطرہ ہے۔ انسانوں نے اپنے حصول علم کی شاخوں پر اپنا کنٹرول کھو دیا ہے ، اور ایمان کی عدم موجودگی میں ، وہ ایسے اوزاروں میں سب سے زیادہ خطرناک ہوگئے ہیں جو دنیا کو تباہی کا خطرہ بناتے ہیں۔

جسمانی سائنس نے سائنسدانوں کو ایٹم ، جوہری اور حیاتیاتی بم بنانے کے قابل بنا دیا ، اس حقیقت کے باوجود کہ یہ اصول جن اصولوں پر مبنی ہیں ان کے انکشاف کرنے والوں کو بخوبی اندازہ تھا کہ اگر ان بموں کا استعمال کیا جائے تو لاکھوں افراد مارے جائیں گے۔ یہی بات ان ماہرین کا بھی ہے جو ایسے بم لے جانے کے لئے راکٹ بناتے ہیں۔ اس کے باوجود بم بن چکے ہیں ، اور لوگوں کے ذریعہ بنائے جاتے رہتے ہیں۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سائنس اور علم سمندروں اور ندیوں کی آلودگی اور پودوں اور درختوں کی تبدیلی کے لئے ذمہ دار ہے۔ پھل اور سبزیاں بے ذائق ہوگئے ہیں ، ان کیمیائی مادوں کی وجہ سے جو ان کو وقت سے پہلے پک جاتے تھے اور ان کے سائز اور پیداوار میں اضافہ کرتے تھے۔ اس سب میں ، صارف شکار ہے۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ لوگ اس کو کیمیائی علاج سے مشروط کرنے کے بعد خود انکار ہی کھاتے ہیں ، اس طرح جانوروں کی بعض اقسام کی نقل کرتے ہیں۔

علم اخلاقیات کو فروغ دینے کے لئے استعمال ہوتا رہا ہے۔ ٹیلی وژن پر فحاشی اور فحاشی نشر کی جاتی ہے۔ لوگ بہت اختراع رہے ہیں ، خواہشات کو بھڑکاتے ہیں اور انسانوں کو درندوں کی سطح تک اور اس سے بھی نیچے۔ وہ ہمیشہ کے لئے خواہشات کو تیز کرنے کے لئے نئے طریقے ڈھونڈ رہے ہیں۔

ان ساری چیزوں کا دنیا میں ایک طے شدہ دورانیہ ہے اور قیامت کے دن ہم سب کو اس زندگی میں اپنے فیصلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پھر کیا وہ اپنے سیکولر علم اور دنیاوی علوم کو نامعلوم اور اس زندگی کے بعد کی زندگی میں یقین کے ذریعہ غص ؟ہ دلانے دیں گے؟

<u>سبق 9 کی آیات</u>

"اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے رحم سے بغیر کسی جانکاری کے نجات دلائی ہے ، اور تمہیں سننے ، دیکھنے اور (عقل عطا کردی ہے کہ شکر کرو۔" (16:78

ہم جس کو ہم کئی ڈگریوں میں اضافہ کریں گے ، اور یہاں ہر ایک کے پاس علم ہے ، جو زیادہ جانتا ہے۔" (12:76)۔"

ہم نے صرف تم سے پہلے ہی مرد بھیجے تھے ، لہذا لوگوں کو سیکھنے والے سے پوچھیں اگر آپ کو معلوم نہیں تو"
(واضح نشانیاں اور تحریری اصول کے ساتھ۔" (16: 43-44

بے شک ان میں سے بیشتر حق کو نہیں جانتے اور اسی وجہ سے منہ موڑ گئے۔" (21:24)۔"

جب ان کے پیغمبر ان کے پاس واضح نشانیاں لائے تو وہ اپنے علم سے خوش ہوئے ، اور وہ جو اس کا مذاق اڑا رہے تھے"
اس سے دوچار ہوگئے" (40:83)۔

وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

مجھے یہ علم اس وجہ سے دیا گیا تھا کہ میرے پاس تھا۔" (28:78)۔"

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

(جانتے ہو کہ زمین پر زندگی کے بارے میں کیا معلوم ہے اور وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔" (30: 7"

اور اس کے پاس غیب کی کلید ہے ، وہ صرف ان کو جانتا ہے اور جو کچھ زمین اور سمندر میں ہے وہی جانتا ہے۔ اور"
جو پتی گرتا ہے وہ اسے جانتا ہے۔ اور زمین کے اندھیرے میں کوئی دانہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی گیلی اور نہ ہی خشک
(جو روشن کتاب میں نہیں لکھی گئی ہے۔ (6:59

(میں زمین میں نائب پیدا کرنے والا ہوں " (2:30"

اپنے رب کے نام کے ساتھ تلاوت کرو جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو خون کے جمنے سے پیدا کیا ، تلاوت کرو ، تمہارا
(پروردگار بڑا مہربان ہے ، جس نے قلم کے ذریعہ لکھنا سکھایا۔ انسان کو سکھایا کیا نہیں "۔ (96: 1-5

(اور ہر ایک علم والے سے بڑھ کر ایک اور علم ہے۔" (12:76"

(کیا آپ کہتے ہیں 'کیا وہی جانتے ہیں جو ان لوگوں کے برابر ہیں جو نہیں جانتے؟" (39: 9"

(تم کہو کیا اندھا اور بینائی برابر ہوجائے گی؟" (6:50"

اللہ آپ میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جو علم کے حامل ہیں ، درجات میں رکھے گا". (58:11"

پھر کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے یا ان میں سے کچھ کے دلوں پر تالے لگ جاتے ہیں؟" (47:24"

قفتم) "نهملعيواثاهملعيوهملعيو يضقي وهف ، ةمكحلا هللا تاآتآ لجرو ، قحلا ىف هتكله ىلع ، ةمكحام قحلا تاآتآ لجر: لجرا
نيتنثا لاإ دسح دسح

هيلع)

حسد صرف دو صورتوں میں ہی جائز ہے: ایک ایسا آدمی جس کو اللہ مال دیتا ہے ، اور وہ اس سے حق بجانب ہوتا ہے"
"، اور ایک ایسا آدمی جس کو اللہ علم دیتا ہے جس کا اطلاق کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔

خَ يْ رُ كُ مْ مَ نْ تَ عَ لَّمَ الْ قُ رْ آنَ

(يراخبلا هاور)

"آپ میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اس کی تعلیم دے۔"

سبق 10 **<u>سبق نمبر 9 کی احادیث</u>**

علم اور اس کا اسلامی تصور

کی تعریف یقبض العلم، ویظهر الجهل والفتن، ویکثر الهرج، قیل: یا رسول الله، وما الهرج؟ فقال: هكذا دینی اصطلاحات
اور قرآن و حدیث میں استعمال کے مطابق ، بیده فحرفها ؛ كأنه يريد القتل
ذریعے نازل فرمائی جاہا بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے کی Prophe اللہ اپنے.
مذہبی) علم (مذہبی علماء کی موت سے) دور ہو جائے گا (دین میں) اور پریشانی ظاہر ہوگی۔ اور ہرج میں اضافہ)
ہوگا۔ "پوچھا گیا ، "اللہ کے رسول ، ہرج کیا ہے؟" اس نے جواب دیا

حصول علم کے پیچھے

(اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے "قتل" کا اشارہ کیا۔ (فتح الباری صفحہ 192 ، جلد 1

اللہ کے حکم سے ہمیں پہلے سے ہی کچھ اندازہ ہونا چاہئے کہ اپنے دین کا علم حاصل کرنا کتنا ضروری ہے ، اور اس کام سے وابستہ بہت سارے بہترین انعامات اور فضائل کی وجہ سے ایسا کرنے میں حوصلہ افزائی کرنا چاہئے۔ لیکن حقیقت میں اس علم کے حصول اور حصول سے پہلے ہمیں اس کے پس پردہ عزائم ، ان وجوہات کو معلوم کرنا چاہئے جن کی وجہ سے مسلمان کو لازما. اپنے مذہب کا علم حاصل کرنا چاہئے۔

ہر نیت درست ہونی چاہئے ، every ہر عمل اور کہنے کے پیچھے اس کا ارادہ ہوتا ہے ، لیکن مسلمان کے ل چونکہ اللہ کے رسول نے ہمیں آگاہ کیا: "اعمال کا اندازہ ارادے سے کیا جاتا ہے اور ہر شخص کے پاس اس کا ارادہ ہوتا ہے جس کا وہ ارادہ کرتا ہے"۔

صحیح نیت اتنا ہی ضروری ہے جتنا عمل خود۔ یہ یقینی طور پر حاصل کرنا زیادہ مشکل ہے کیونکہ ماضی کے (1) علماء - ہمارے متقی پیش گو - کہا کرتے تھے: "نیت کے مقابلے میں میرے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے ، کیونکہ اس نے مجھے مغلوب کردیا ہے۔"

"ان میں سے ایک نے یہ بھی کہا: "نیت سیکھو ، کیونکہ یہ عمل سے زیادہ سنجیدہ ہے۔ (()

صحیح ارادے ہمارے تمام اعمال کے پیچھے اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ ہونا چاہئے ، اور علم حاصل کرنا کوئی (()) رعایت نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس نیک عمل نے اس کو بہت سارے انعامات سے منسلک کیا ہے کیونکہ اللہ کے رسول نے ہمیں آگاہ کیا ہے کہ علم کے حصول کے لئے "... فرشتوں کا استقبال ہے اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور یہاں تک کہ مچھلی بھی اس کی گہرائی میں ہے۔ پانی معافی چاہتا ہے ... اور یہ کہ اللہ رب العزت جنت کی راہوں سے نکلنے کی ہدایت کرتا ہے۔

اس کے بعد ، علم حاصل کرنے کی کم از کم ایک وجہ یہ ہونی چاہئے ، کہ اپنے لئے یہ عظیم نعمتیں ، دنیا (()) اور آخرت دونوں میں حاصل کریں۔

اسلام کے حصول کے حصول کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے دین کو لے کر اپنے آپ میں سے لاعلمی دور کردے گا۔ ایک مسلمان اللہ کی عبادت کرنے کے طریقہ کار میں شک اور الجھن کی حالت میں نہیں رہ سکتا ، کیوں کہ اس کی مدد سے وہ اللہ کی صحیح طور پر عبادت کرنے سے روک سکے گا۔ تاہم ، اس کا علم حاصل کرنے سے جہالت مٹ جائے گی۔

امام العجوری (متوقع 360 ھ) نے کہا:

"علم کے بغیر عبادت ممکن نہیں ہے ، لہذا علم کی تلاش لازمی ہے اور جاہل مومن کے اندر اچھ state ا ہونا اچھی حالت نہیں ہے ، لہذا وہ اس سے جہالت کو دور کرنے اور اللہ کے حکم کے اسی طریقے سے اللہ کی عبادت کرنے کے قابل ہونے کے ل knowledge علم کی تلاش کرتا ہے"۔ .

اور یہ تب ہی ہے جب کسی نے اپنے آپ سے لاعلمی کو دور کردیا ہے کہ کوئی جاہلیت کا پردہ اٹھانے میں مدد کرسکتا ہے جو دوسروں کو بھی اپنے رب کی حقیقی عبادت سے روکتا ہے۔

نیز اسلام کے معقول علم کے حصول سے ہی کافروں اور جدت پسندوں اور دوسرے تمام لوگوں کی طرف سے اس پر ہونے والے حملوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوجاتا ہے جن کی خواہش ہے کہ یا تو اسے ختم کردے یا خراب کریں۔ لہذا کسی خاص معلومات سے آراستہ مذہب کے دفاع کے ل one بہتر پوزیشن میں آسکتا ہے۔

اس کے بعد ، علم کے حصول اور حصول کے پیچھے کچھ وجوہات ہیں: اس سے جڑے ہوئے انعامات اور فضیلت کی خواہش کرنا ، عبادت کے ل Islam اسلام کے بارے میں اپنے آپ سے اور دوسروں سے لاعلمی دور کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ صحیح طریقے سے اور دین کا دفاع کرنے کے قابل ہے۔

رسول اللہ (ص) کی طرف سے انتباہات

بہت سارے عمل ذاتی مفاد یا فائدہ کے حصول کے لئے ہوسکتے ہیں اور ، Many خالص دنیاوی فوائد کے ل ہوسکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ، کسی مسلمان کے اعمال اور اقوال کے پیچھے یہ وجہ نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ کی رضا اور اجرت کی تلاش ہمارا واحد مقصد ہونا چاہئے۔ ہمارے لئے اس کو آسان تر بنانا ، رسول اللہ (ص) نے ہمیں اللہ کی خوشنودی کے علاوہ دوسرے کام کرنے سے اور خاص طور پر غلط وجوہات کی بناء پر غلط نیتوں کے ساتھ علم کے حصول اور حصول کے خلاف متنبہ کیا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

آپ (ص) نے فرمایا: "جو شخص علم سیکھ لے جس کے ذریعہ اللہ کا چہرہ ڈھونڈتا ہے ، لیکن وہ اس دنیا کے مقصد کے سوا ایسا نہیں کرتا ہے ، اسے قیامت کے دن جنت کی خوشبو سونگھ نہیں سکے گی۔ " ایک اور روایت میں نبی نے ہمیں یہ کہتے ہوئے متنبہ کیا: "علماء کو اس کے ذریعہ حیرت زدہ کرنا / بدکاری کرنا نہ سیکھنا ، اور اس کے ذریعہ سے بے وقوفوں سے لطف اندوز ہونا ، اور اس کے ذریعہ محفلوں کا قبضہ کرنا نہیں۔ جو شخص ایسا کرتا ہے ، تو وہ آگ ہے ، آگ؟"

یہ دونوں حدیث صحیح نیت کے علاوہ علم کے حصول کے خلاف اپنی انتباہات میں بالکل واضح ہیں۔ علم اسلام کی کوشش ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی سکھا سکیں ، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی نازل کردہ حیثیت پر عمل کرنا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ "لوگ ہیں جو اپنے بندوں میں علم رکھتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔" [35:28]۔

"اور جیسا کہ ماضی کے کچھ علماء کہتے تھے: "علم زیادہ بیان نہیں کرتا ، بلکہ علم اللہ سے ڈرتا ہے۔

شہرت یا حیثیت کی وجوہات کی بنا پر اس کی تلاش نہیں کی جانی چاہئے ، جو اس دنیا کے مقاصد ہیں۔ ہمیں اس زمرے میں نہ آنے سے خوفزدہ ہونا چاہئے ، کیوں کہ حدیث کے مطابق اس کے نتائج سنگین ہیں۔

اپنے ارادوں کو مستقل طور پر جانچنا constantly لہذا ہمیں اخلاص اور عمل کی پاکیزگی کو یقینی بنانے کے ل کے آگے ، لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا؛ چونکہ ناظرین یا لوگوں کے گروپ کے سامنے of چاہئے ، خاص طور پر دعو کھڑے ہوکر ارادے داغدار بننا آسان ہے۔ شیطان بھی مسلسل کوشش کر رہا ہے کہ وہ جس طرح بھی ہوسکتی ہے ہمارے اچھے کاموں کو برباد کردے۔

تو آئیے ہم محتاط اور پریشان رہیں کہ ہم اسلام کے بارے میں کیوں علم حاصل کر رہے ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں قیامت کے دن اس کے ذریعہ فیصلہ کرنے والے پہلے لوگوں کی طرح شامل ہونے سے بچائے ، جس کے متعلق نبی (ص) ، ہمیں خبردار کیا: "... اس لئے پہلے طلب کیا جائے گا وہ شخص جو علم سیکھا اور اس کو سکھایا اور قرآن کو پڑھا۔ وہ اس کے ساتھ آئے گا اور اس کے حق میں اس کا پتہ چل جائے گا اور وہ اسے پہچان لے گا۔ یہ کہا جائے گا: تم نے اس کے ذریعہ کیا کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے علم کا مطالعہ کیا اور اس کی تعلیم دی اور آپ کے لئے قرآن مجید پڑھا ، کہا جائے گا:

تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ آپ نے علم کا مطالعہ کیا تاکہ آپ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ: 'عالم' اور آپ نے تلاوت کی' قرآن تو یہ آپ کے بارے میں کہا جائے گا: تلاوت۔ اور یہ کہا گیا تھا۔ پھر اسے حکم دیا جائے گا اور اس کے چہرے پر " گھسیٹ لیا جائے گا یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈالا جائے۔

اللہ پاک - جو تمام خامیوں سے پاک ہے - ہمیں اس سے بچائے۔

سائنس میں مسلمانوں کا تعاون

اسلام لوگوں کو ہر موقع پر پڑھنے اور سیکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن کی آیتیں لوگوں کو فطرت کے مظاہر ، دن اور رات کے جانشینی ، ستاروں کی حرکت ، سورج ، چاند اور دیگر آسمانی جسموں کا مشاہدہ کرنے ، متنبہ کرنے اور ان کی ترغیب دیتی ہیں۔ مسلمانوں سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ کائنات کی ہر چیز کا جائزہ لیں ، سفر کریں ، تفتیش کریں ، دریافت کریں اور انھیں سمجھیں ، خدا کی تخلیقات کے تمام عجائبات اور خوبصورتی کی تعریف کرنے اور ان کا شکر گزار ہونا بہتر ہے۔ محمد (ص) پر پہلی وحی سے معلوم ہوا کہ اسلام علم کی کتنی پرواہ کرتا ہے۔

[پڑھو ، اپنے رب کے نام سے ، کس نے پیدا کیا ...؟" [96: 1"

سیکھنا مرد اور عورت دونوں پر لازم ہے۔ مزید یہ کہ تعلیم صرف مذہبی امور تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس میں علم کے تمام شعبے شامل ہیں ، بشمول حیاتیات ، طبیعیات ، اور ٹکنالوجی۔ علماء اسلام میں سب سے زیادہ درجہ رکھتے ہیں ، انبیاء کرام کے بعد دوسرے نمبر پر۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

اسلامی ریاست کی ابتدا ہی سے ہی مسلمانوں نے لسانیات اور فن تعمیر سے شروع ہوئے ، لیکن state تقریبا بہت جلد ، نام نہاد سیکولر سیکھنے کے متعدد شعبے میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ریاضی ، طبیعیات ، فلکیات ، جغرافیہ ، طب ، کیمسٹری اور فلسفہ تک پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے یونان ، فارس ، ہندوستان ، یہاں تک کہ چین سے بھی قدیم دنیا کے معلوم کاموں کا ترجمہ اور ترکیب کیا۔

بہت پہلے وہ تنقید کر رہے تھے ، اس علم پر بہتری اور توسیع کر رہے تھے۔ یورپی نشا. ثانیہ سے صدیوں پہلے مسلمان "نشا. ثانیہ" مرد ، مرد جو بیک وقت ایکسپلورر ، سائنس دان ، فلاسفر ، ڈاکٹر اور شاعر تھے ، جیسے ابن سینا (اویسینا) ، عمر خیام ، اور دیگر۔

فلکیات :

ماہرین فلکیات میں ہمیشہ سے خصوصی دلچسپی رہی ہے۔ ہر مسلمان کی روزمرہ کی زندگی میں چاند اور سورج کی اہمیت ہے۔ چاند کی طرف سے ، مسلمان اپنے قمری تقویم میں مہینوں کے آغاز اور اختتام کا تعین کرتے ہیں۔ سورج کے ذریعہ مسلمان نماز اور روزے کے اوقات کا حساب لگاتے ہیں۔

یہ بات فلکیات کے ذریعہ ہی ہے کہ مسلمان نماز کے دوران مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کا سامنا کرنے ، قبلہ کی صحیح سمت کا تعین کرسکتے ہیں۔ سب سے عین مطابق شمسی تقویم ، جولین سے برتر ، جلالی ہے ، جو عمر خیام کی نگرانی میں وضع کیا گیا ہے۔

قرآن میں فلکیات کے بہت سارے حوالوں پر مشتمل ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ

آسمانوں اور زمین کو صحیح طور پر حکم دیا گیا تھا ، اور اسے انسان کے تابع کردیا گیا ، بشمول سورج ، چاند ،" ستارے ، اور دن اور رات۔ ہر آسمانی جسم خدا کے ذریعہ اس کے مدار میں چلایا جاتا ہے اور کبھی بھی کھدائی نہیں کرتا ہے۔ کائنات ایک منظم کائنات جس کی زندگی اور وجود ، تخفیف اور توسیع ، خالق کے ذریعہ مکمل طور پر طے شدہ ہے۔ " [قرآن 30:22]

ان حوالوں ، اور سیکھنے کے احکامات ، ابتدائی مسلم اسکالروں کو آسمانوں کے مطالعہ کے لئے متاثر کرتے تھے۔ انہوں نے ہندوستانیوں ، پارسیوں اور یونانیوں کے پہلے کاموں کو ایک نئی ترکیب میں مربوط کیا۔ ٹالمی کا الماجٹ (اس عنوان سے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ عربی ہے) کا ترجمہ ، مطالعہ اور تنقید کی گئی تھی۔ بہت سارے

نئے ستارے دریافت ہوئے ، جیسا کہ ہم ان کے عربی ناموں میں دیکھتے ہیں۔ - الغول ، دینیب ، بیٹلجیوس ، ریجیل ، الدیبارن۔

فلکیاتی جدولیں مرتب کی گئیں ، ان میں تولڈین میزیں ، جو کوپرنیکس ، ٹائکو برہھے اور کیپلر استعمال کرتے تھے۔ اس کے علاوہ مرتب بھی تھے۔ عربی سے دوسری اصطلاحات زینتھ ، نادر ، البیڈو ، ایزموت ہیں۔

مسلمان ماہرین فلکیات نے سب سے پہلے مشاہدات قائم کیں ، جیسا کہ فارس میں چنگیز خان کے بیٹے ، حلگو ، نے مجراح میں تعمیر کیا تھا ، اور انہوں نے کواڈرینٹ اور فلکیات جیسے آلات ایجاد کیے تھے ، جس کی وجہ سے نہ صرف فلکیات میں بلکہ سمندری راستہ میں بھی ترقی ہوئی۔ ، تلاش کے یورپی دور میں شراکت.

جغرافیہ :

مسلم اسکالرز نے جغرافیہ پر بہت زیادہ توجہ دی۔ در حقیقت ، جغرافیہ کے بارے میں مسلمانوں کی بڑی فکر ان کے مذہب سے شروع ہوئی۔ قرآن لوگوں کو ہر جگہ خدا کے آثار اور نمونوں کو دیکھنے کے لئے پوری زمین کا سفر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسلام ہر مسلمان سے یہ بھی تقاضا کرتا ہے کہ جغرافیہ کا کم سے کم اتنا علم حاصل کرے کہ وہ قبلہ کی سمت (مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ) جاننے کے لئے دن میں پانچ وقت نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسلمان تجارت کرنے کے ساتھ ساتھ حج کرنے اور اپنے مذہب کو پھیلانے کے لئے طویل سفر کرنے کے عادی تھے۔ دور افتادہ اسلامی سلطنت کا فعال اسکالر-متلاشی بحر الکاہل بحر اوقیانوس سے جغرافیائی اور موسمی معلومات کی بڑی مقدار کو مرتب کرنے کے لئے.

جغرافیہ کے میدان میں ، یہاں تک کہ مغرب میں بھی ، مشہور مشہور ناموں میں ابن خلدون اور ابن بطوطہ ہیں ، جو ان کے وسیع پیمانے پر ہونے والی تحقیقات کے تحریری احوال کے لئے مشہور ہیں۔ 1166 میں ، السیریسی ، جو ایک مشہور مسلمان اسکالر تھا جس نے سسیلی عدالت کی خدمت کی ، نے بہت ہی درست نقشے تیار کیے ، جس میں تمام براعظموں اور ان کے پہاڑوں ، دریاؤں اور مشہور شہروں کے ساتھ ایک عالمی نقشہ بھی شامل ہے۔ المقدیشی رنگوں میں درست نقشہ تیار کرنے والے پہلے جغرافیہ نگار تھے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

انسانیت :

اسلام میں ہر مسلمان ، مرد اور عورت کے لئے علم کی تلاش واجب ہے۔ اسلام کے اہم ماخذ ، قرآن و سنت (نبی کی روایات) ، مسلمانوں کو علم حاصل کرنے اور اسکالر بننے کی ترغیب دیتے ہیں ، کیوں کہ لوگوں کے لئے اللہ's اکرم (خدا) کو جاننے کا ، اس کی حیرت انگیز تخلیقات کی تعریف کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور ان کے لئے شکریہ.

مذہبی اور سیکولر دونوں طرح کے علم کے حصول کے خواہاں تھے ، اور حضرت religious مسلمان اس ل کے مشن کے چند سالوں کے اندر ہی ایک عظیم تہذیب پھیل گئی اور فروغ پزیر ہوئی۔ اس کا نتیجہ mission محمد اسلامی یونیورسٹیوں کے پھیلاؤ میں ظاہر ہوتا ہے۔ تیونس میں الزیونتہ ، اور قاہرہ میں الازہر 1,000 سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے کی بات ہے اور یہ دنیا کی قدیم ترین جامعات ہیں۔ درحقیقت ، وہ پہلی یورپی یونیورسٹیوں جیسے ماڈل بولون ، ہیڈلبرگ ، اور سوربون کے ماڈل تھے۔ یہاں تک کہ واقف تعلیمی ٹوپی اور گاؤن کی ابتدا الازہر یونیورسٹی سے ہوئی۔

مسلمانوں نے جغرافیہ ، طبیعیات ، کیمسٹری ، ریاضی ، طب ، دواسازی ، فن تعمیر ، لسانیات اور فلکیات جیسے بہت سارے شعبوں میں بڑی ترقی کی۔ الجبرا اور عربی ہندسوں کو مسلم اسکالرز نے دنیا میں متعارف کرایا تھا۔ فلکیات ، چوکور ، اور دیگر نیویگیشنل آلات اور نقشے کو مسلم اسکالرز نے تیار کیا تھا اور اس نے دنیا کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ، خاص طور پر یورپ کے ریسرچ کے دور میں۔

مسلم اسکالرز نے یونان اور روم سے چین اور ہندوستان تک قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کیا۔ ارسطو ، ٹالمی ، یوکلڈ اور دیگر کی تخلیقات کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ اس کے بعد مسلم اسکالرز اور سائنس دانوں نے اپنے تخلیقی نظریات ، دریافتوں اور ایجادات کو شامل کیا ، اور آخر کار اس نئے علم کو یورپ منتقل کیا ، جس سے براہ راست نشا۔ ثانیہ کی طرف راغب ہوا۔ بہت سے سائنسی اور طبی علاج ، جو لاطینی میں ترجمہ ہوچکے ہیں ، 17 اور 18 ویں صدی کے آخر تک معیاری متن اور حوالہ کتابیں تھیں۔

ریاضی :

دلچسپ بات یہ ہے کہ اسلام انسانیت سے کائنات کے مطالعے اور دریافت کرنے کی اتنی سختی سے تاکید کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ، قرآن پاک فرماتا ہے:

"ہم (اللہ) آپ کو (انسانوں کو) اپنی علامتوں / نمونوں کو افق / کائنات میں اور اپنے آپ کو دکھائیں گے جب تک کہ آپ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ [کو یقین نہ آجائے کہ وحی حق ہے۔" [قرآن ، 41:53

دریافت اور تلاش کی اس دعوت نے مسلمانوں کو فلکیات ، ریاضی ، کیمسٹری اور دوسرے علوم میں دلچسپی دلائی ، اور وہ جیومیٹری ، ریاضی ، اور فلکیات کے مابین خط و کتابت کے بارے میں ایک واضح اور پختہ تفہیم رکھتے تھے۔ مسلمانوں نے علامت کو صفر کے لئے ایجاد کیا (لفظ "سائفر" عربی سیفر سے آیا ہے) ، اور انہوں نے اعداد کو اعشاریہ نظام یعنی بیس 10 میں ترتیب دیا۔ اضافی طور پر ، انہوں نے اس علامت کو ایجاد کیا کہ وہ کسی نامعلوم مقدار یعنی ایکس کی طرح متغیرات کا اظہار کریں۔

پہلے عظیم ریاضی دان ، الخوارزمی نے ، الجبرا (الجبر) کے مضمون کو ایجاد کیا ، جسے دوسروں نے بھی تیار کیا ، خاص کر عمر خیام۔ الخوارزمی کا کام ، لاطینی ترجمے میں ، ریاضی کے ساتھ عربی ہندسوں کو اسپین کے راستے یورپ لایا۔ لفظ "الگورتھم" ان کے نام سے ماخوذ ہے۔

مسلم ریاضی دانوں نے جیومیٹری میں بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ، جیسا کہ ان کے گرافک فنون میں دیکھا جاسکتا ہے ، اور یہ عظیم البیرونی تھا (جس نے قدرتی تاریخ حتیٰ کہ ارضیات اور معدنیات کے شعبوں میں بھی بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا) جس نے ریاضی کی الگ شاخ کے طور پر مثلث قائم کیا۔ دوسرے مسلم ریاضی دانوں نے نمبر نظریہ میں نمایاں پیشرفت کی۔

دوائی :

اسلام میں ، انسانی جسم تعریف کا ایک ذریعہ ہے ، کیونکہ یہ اللہ رب العزت نے تخلیق کیا ہے۔ یہ کس طرح کام کرتا ہے ، اسے صاف ستھرا اور محفوظ رکھنے کا طریقہ ، بیماریوں کو اس سے حملہ کرنے سے کیسے روک سکتا ہے یا ان کا علاج کر سکتا ہے

medicines بیماریوں ، مسلمانوں کے لئے اہم مسائل رہے ہیں۔ خود پیغمبر اسلام نے لوگوں کو "اپنی بیماریوں کے ل دوائیں لینے" کی تاکید کی ، کیونکہ اس وقت لوگ ایسا کرنے سے گریزاں تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ، "خدا نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی ، بلکہ اس کے سوا ایک علاج قائم کیا

" بڑھاپا. جب اینٹی ڈاٹ لگائی جائے گی تو ، خدا کی اجازت سے مریض ٹھیک ہوجائے گا۔

یہ مسلم سائنس دانوں کو تجرباتی قوانین کی کھوج ، ترقی اور ان کے اطلاق کے لئے حوصلہ افزائی کرنے کا ایک مضبوط محرک تھا۔ طب اور صحت عامہ کی دیکھ بھال پر بہت زیادہ توجہ دی گئی۔ پہلا اسپتال بغداد میں 706 اے سی میں بنایا گیا تھا۔ مسلمان اونٹوں کے قافلوں کو موبائل اسپتال کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے ، جو جگہ جگہ منتقل ہوتے تھے۔

چونکہ اس مذہب نے اس سے منع نہیں کیا تھا ، لہذا مسلم اسکالرز اناٹومی اور فزیالوجی کا مطالعہ کرنے اور اپنے طالب علموں کو یہ سمجھنے میں مدد دیتے ہیں کہ جسم کس طرح کام کرتا ہے۔ اس تجرباتی مطالعہ نے سرجری کو بہت جلد ترقی دینے کے قابل بنا دیا۔

الرازی ، جو مغرب میں رایز کے نام سے مشہور ہیں ، مشہور معالج اور سائنس دان ، (متوفی 932) قرون وسطی میں دنیا کے سب سے بڑے معالج تھے۔ انہوں نے تجرباتی مشاہدے اور طبی ادویہ پر زور دیا اور تشخیص کار کی حیثیت سے بے مثال تھے۔ انہوں نے اسپتالوں میں حفظان صحت سے متعلق ایک مضمون بھی لکھا۔

خلف ابوالقاسم الزہراوی گیارہویں صدی میں ایک بہت ہی مشہور سرجن تھا ، جو اپنے کام ، مراعات (کتاب التصریف) کے لئے یورپ میں جانا جاتا تھا ۔

ابن سینا (متوفی 1037) ، جو مغرب میں اویسینینا کے نام سے مشہور ہے ، جدید دور تک غالبا. سب سے بڑے معالج تھے۔ ان کی مشہور کتاب ، القانون فی التب ، 700 سال سے بھی زیادہ عرصے تک ، یوروپ میں بھی ایک معیاری درسی کتاب رہی۔ ابن سینا کے کام کا مطالعہ ابھی مشرق میں کیا گیا ہے۔

دیگر اہم شراکت فارماسولوجی میں کی گئیں ، جیسے ابن سینا کی کتاب الشفاء (شفا کی کتاب) ، اور صحت عامہ میں۔ عالم اسلام کے ہر بڑے شہر میں بہت سارے عمدہ اسپتال موجود تھے ، ان میں سے کچھ ہسپتال پڑھاتے ہیں ، اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو ذہنی اور جذباتی سمیت مخصوص بیماریوں کے لئے مہارت حاصل تھی۔ عثمانیوں کو خاص طور پر ان کی اسپتالوں کی تعمیر اور ان میں اعلی سطح پر حفظان صحت کے لئے مشہور کیا گیا تھا۔

<u>سبق 10 کی آیات</u>

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

[وہی لوگ ہیں جو اپنے بندوں میں علم رکھتے ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔" [35:28"

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

[پڑھو ، اپنے رب کے نام سے ، کس نے پیدا کیا ...؟" [96: 1"

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ

"آسمانوں اور زمین کو صحیح طور پر حکم دیا گیا تھا ، اور اسے انسان کے تابع کردیا گیا ، بشمول سورج ، چاند ، ستارے ، اور دن اور رات۔ ہر آسمانی جسم خدا کے ذریعہ اس کے مدار میں چلایا جاتا ہے اور کبھی بھی کھدائی نہیں کرتا ہے۔ کائنات ایک منظم کائنات جس کی زندگی اور وجود ، تخفیف اور توسیع ، خالق کے ذریعہ مکمل طور پر طے شدہ ہے۔ " [30:22]

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

"ہم (اللہ) آپ کو (انسانوں کو) اپنی علامتوں / نمونوں کو افق / کائنات میں اور اپنے آپ کو دکھائیں گے جب تک کہ آپ کو یقین نہ آجائے کہ وحی حق ہے۔" [41:53]

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

" (اور وہ) اپنی خواہش کی بات نہیں کرتا ہے۔ یہ وہ وحی نہیں ہے جو اس پر نازل ہوتی ہے۔ (53: 3-4 "

لَقَدْ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ
يَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ
وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلُ لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ

"بلاشبہ ، اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں سے آپ میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے پاس اپنی نشانیاں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے ، اور ضروری ہے کہ اس سے پہلے ہی وہ صریح گمراہی میں تھے"۔ 3: 164)

أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

کیا تم لوگوں کو راستبازی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو جب تم کتاب کو پڑھتے ہو؟ پھر ، کیا آپ کو کچھ سمجھ نہیں؟ " (2:44)

ٱنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِۦٓ إِثْمًا مُّبِينًا

(دیکھو وہ کس طرح اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ اور یہ اپنے آپ میں کافی گناہ ہے۔ (4:50"

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟
لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا
تَشْعُرُونَ

"اے مومنو! اپنی آوازیں غیب کے رسول (ص) کی آواز سے مت اٹھائیں اور جب آپ ایک دوسرے سے چیخیں ماریں تو (اس کی موجودگی میں اونچی آواز میں بات نہ کریں ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کے کام بے وقعت ہوجائیں۔ (49: 2

سبق 10 کی احادیث

اللَّهُ مَ ّ إِنِّي أَسْ أَ لُ كَ عِ ل

"اے اللہ ، میں آپ سے فائدہ مند علم کے لئے دعا گو ہوں"

النار م ن ك ذ ب ع ل ي م ت ع م م د ن ا ف ل ي ت ب و

(جو بھی میرے بارے میں جھوٹ بولتا ہے اسے جان بوجھ کر جہنم میں جگہ دے"۔ (سنن ابن ماجہ"

سبق 11

اسلامی معاشرتی نظام

معاشرے کی تعریف

جہاں لوگوں کا ایک گروہ ایک ہی زبان اور ایک ہی ثقافت کے ساتھ رہتا ہے"۔"

یا

"انسانی رشتے کی ایک ٹھوس سلسلہ جو عملی اور اس کا بنیادی عنصر پیدا کرتی ہے وہ فوائد حاصل کرنا ہے"

کیوں انسانیت کے لئے سوسائٹی لازمی ہے؟

1. فوائد حاصل کریں

2. نقصان سے بچنا
3. حقوق کی حفاظت اور احتیاطی تدابیر

معاشرے کے عنصر

1. (افراد (افراد
2. (درجہ (تبت
3. کنبہ

سوسائٹی کے بنیادی عوامل

1. کنبہ اور قبیلہ
2. رقبہ / اسٹیٹ اور ملک
3. (درجہ (تبت
4. (ایمان کے بنیادی مضمون (عقیدہ

معاشرتی نظام کی اہمیت

رہنمائی میں سب سے پہلی چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے لائی گئی تھی وہ تھی ایمان اور خدائی اتحاد کا مطالبہ۔ اس کے بعد ، وہ ان لوگوں کو زندگی کے اخلاقی اور عملی شعبوں سے متعلق ہدایات اور مشورے دیتے تھے جنھوں نے اذان قبول کی تھی۔

پیغمبر کی ایسی تعلیمات اور نصیحتیں بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوسکتی ہیں۔ پہلا حصہ حقوق اللہ سے متعلق ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بندوں پر اللہ کا کیا دعوی ہے اور اس سلسلے میں بندوں کے کیا فرائض ہیں ، کے کچھ اخلاقی اصول بھی ، اس حصے of اور یہ دعویٰ کس طرح خارج ہوا ہے اور اس کی تکمیل لازم ہے۔ نبی پاک سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسرا حصہ تعلیمات پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے پر انسان کے حقوق سے متعلق ہے ، اور وہ فرائض جن کا وہ عام طور پر تمام تخلیق شدہ مخلوقات پر واجب الادا ہیں۔ انسان اپنی معاشرتی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ل؟ کس طرح تمام افراد اور گروہوں یا کسی دوسری مخلوق کے ساتھ ایسا عمل کرسکتا ہے جس کے ساتھ وہ اپنی زندگی کے کی اخلاقی تعلیمات میں سے کچھ پھر ، اسی زمرے میں آتی of مختلف شعبوں میں رابطے میں آسکتا ہے؟ نبی کریم ہیں۔

انسان کے حقوق کا سوال سب سے اہم ہے اس معنی کی بات یہ ہے کہ اگر ہم ان کو نظرانداز کرتے ہیں ، یا Most کسی کے حقوق کی خلاف ورزی کرتے ہیں یا اس کے ساتھ کوئی اور ناانصافی کرتے ہیں تو ، خداوند ، جو واقعتا اس میں for رحمن و رحیم ہے اس نے نہیں رکھا۔ اس کو اپنے ہاتھوں میں معاف کرنا ، لیکن حکم دیا کہ اس کے ل ترمیم کی گئی ہے ، اسی وجود میں ، ہم اس شخص کو واپس دے کر جو اس کے حق میں ہے یا اس سے معافی مانگتے ہمارے لئے آخرت کے خوفناک عذاب سے دوچار ہے us ہیں ، بصورت دیگر ہمیں اس کا بدلہ لینا پڑے گا۔ جو آخرت واقعتا ،

نے فرمایا۔ Messenger بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اختیار میں ذکر ہے کہ رسول اللہ

جس نے بھی کسی بدنام بھائی کے ساتھ ناانصافی کی ہو یا کسی اور طرح سے اس کے حقوق سے سرکشی کی ہو اسے اس معاملے کو اسی دن ٹھیک کر دینا چاہئے ، اور اسی حساب سے حتمی حساب کتاب کے دن سے پہلے ، جب اس کے پاس ٹھیک نہیں ہے دینار (1) اور درہم (2) دعوے کو طے کرنے کے ل. .اگر وہ نیکیوں کا ذخیرہ رکھتا ہے تو ، غمزدہ افراد کو اس سے مناسب طور پر اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی ، اور اگر وہ نیکیوں کے معاملے میں خالی ہاتھ ہو جائے تو ، غم زدہ لوگوں کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ (اور اس طرح ، آخری دن بھی انصاف ہوگا) .3

.نبی نے کہا Ayshah میں، بیھقی علاوہ نقل کیا ہے شب القرآن ایمان، حضرت کے اختیار پر

کتابیں (اعمال) (جس میں بندوں کے گناہ درج ہیں) اچھی طرح سے تین طرح کے ہوسکتے ہیں .جس کو" کبھی معاف نہیں کیا جائے گا ، (اور) یہ شرک ہے .اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان کیا ہے کہ ، کوئی بات نہیں اگر وہ شرک کے گناہ کو معاف کرے گا۔ دو ، جسے اللہ تعالیٰ انصاف کیے بغیر نہیں گزرے گا ، (اور) یہ باہمی غلطیاں ، چوٹیں اور حقوق کی خلاف ورزی ہیں اور خداوند ان کو اس کا بدلہ دے گا .جس میں گناہ معاف کردیئے جائیں گے جس میں تھوڑا بہت گناہ ہوگا اللہ کے نزدیک وزن اور اہمیت ، (اور) یہ وہ خامی ہیں جو خصوصی طور پر بندوں اور خالق کے مابین ہیں ، ان کے بارے میں فیصلہ مکمل طور پر اس کے ہاتھ میں ہے ، اور وہ گنہگاروں کو جس اشتہار کو پسند کرتا " ہے سزا دے گا یا معاف کرے گا۔

کی تعلیمات ، ایک بار پھر شہر کے اقسام کی ہیں ، ایک گروہ سے تعلق of انسان کے حقوق کے بارے میں نبی رکھنے والے اقوال وہ ہیں جو معاشرتی سلوک کے اصولوں اور احترام سے متعلق ہیں .مثال کے طور پر ، والدین کا اپنے بچوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ اور بچوں کا اپنے والدین کی طرف ، اور شوہروں سے اپنی بیویوں کی طرف بیویوں کا اپنے شوہر کی طرف؟ قریب یا دور دونوں ، اور پڑوسیوں اور جو ہمارے سے بڑے یا چھوٹے ہیں ان کے رشتہ داروں کے کیا حقوق ہیں؟ ہم اپنے خادموں اور محکومین کے ساتھ ، خاص طور پر معاشرے کے غریب اور کمزور ممبروں ، اور مجموعی طور پر بنی نوع انسان کے ساتھ کیسے سلوک کریں؟ ایک بار پھر ، سماجی جماع ، تقریر اور انجمن میں کون سے رسم و رواج کا مشاہدہ کیا جانا چاہئے؟ کھانے پینے ، اور برداشت اور ملک بدری ، اور خوشی اور غم کے مواقع پر اور اسی طرح؟ عقیدہ کا یہ شعبہ وسیع پیمانے پر معشرات کے نام سے جانا جاتا ہے۔

انتہائی اہم اسلامی حقوق

اسلامی حقوق جس کا اسلام میں احترام کیا جاتا ہے بہت سارے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

حقوق اللہ:

اللہ کے بندوں پر جو نعمتیں ہیں ان گنت ہیں۔ ہر نعمت شکر کی مستحق ہے۔ اللہ کے بندوں پر حقوق بہت سارے ہیں ، ان میں سے سب سے اہم میں درج ذیل ہیں:

1. توحید، مومن جس کا مطلب ہے کہ اللہ ان کی ذات، اس کا نام، اس کی صفات اور اس کے اعمال میں سے ایک ہے. لہذا ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ صرف اللہ ہی رب ، قادر مطلق ، کنٹرولر ، خالق ، رزق دینے والا ہے ، جس کے ہاتھ میں غلبہ ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے:

[مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے "[67: 1 - معنی کی ترجمانی

2. 'Ibaadah (عبادت)، جس میں اللہ اکیلے کی عبادت کا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ ان کا رب، خالق اور مہیا ہے.) لہذا ہر قسم کی عبادت کو اکیلا ہی اس کے ساتھ وقف کرنا چاہئے ، جیسے دعو '(دعا) ، ذکر (اللہ کا ذکر کرنا) ، مدد مانگنا ، خود کو نمٹانا ، تسلیم کرنا ، امید اور خوف ، نذریں ، قربانیاں ، وغیرہ۔ اللہ کا ارشاد ہے:

[اللہ کی عبادت کرو اور کسی کے ساتھ اس کی عبادت میں شامل نہ ہو" [النساء 4:36"

Sh . شکران (شکرگزار ، شکریہ ادا کرنا) ، کیونکہ اللہ ہی وہ ہے جو ساری مخلوق پر احسان اور برکت عطا کرتا ہے ، لہذا انھیں ان نعمتوں کے لئے اپنے ہونٹوں پر اور اپنے دلوں میں اور اپنے جسمانی کاموں میں ، ان کی تعریف کر کے ، اور ان طریقوں سے جن کی اللہ and ان کا شکریہ ادا کرنا ہوگا۔ اللہ اور ان نعمتوں کا استعمال اللہ کی اطاعت کے ل نے اجازت دی ہے۔

تو مجھے (دعا مانگ کر ، تسبیح کرتے ہوئے) یاد کرو میں آپ کو یاد کروں گا ، اور (آپ پر میرے ان گنت احسانات کے" [لئے) ممنون ہوں اور کبھی بھی مجھ سے ناشکری نہ کریں۔ " [البقر 2 2: 152

رسول (ص) کے حقوق

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجنا ساری انسانیت کے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ نے اس کو انسانیت کو اندھیروں سے روشنی میں لانے کے لئے بھیجا ، اور انہیں اس چیز کو ظاہر کرنے کے لئے بھیجا جس سے انہیں دنیا اور آخرت میں خوشی ملے گی۔

رسول نے ہمیں جو حقوق دیئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم اس سے محبت کریں ، اس کی اطاعت کریں اور اس پر درود بھیجیں۔ اس سے محبت کرنا اس کے احکامات کو ماننے اور اس کی بات پر یقین کرنے سے حاصل ہوتا ہے جو اس نے ہمیں بتایا ہے ، اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جس سے اس نے منع کیا ہے اور اللہ کی عبادت نہیں کیا سوائے اس کے کہ ان کے مقرر کردہ طریقوں سے۔

والدین کے حقوق:

اسلام خاندان پر خصوصی توجہ دیتا ہے اور اس کے اندر محبت اور احترام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ والدین کنبے کی بنیاد اور اساس ہیں لہذا اپنے والدین کی تعظیم کرنا ایک نیک عمل ہے اور اللہ کے لئے سب سے پیارا عمل ہے۔

والدین کی عزت کرنا ان کی بات ماننے ، ان کا احترام کرنے ، ان کے ساتھ شائستہ سلوک کرنے ، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے ، ان پر خرچ کرنے ، ان کے لئے دعا کرنے ، ان کے ساتھ رشتہ داری کو برقرار رکھنے اور ان کے دوستوں کا احترام کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے۔ اور یہ کہ آپ اپنے والدین کے" ساتھ برتاؤ کرو۔ " [الاسراء '17: 23]

اس سلسلے میں ماں کے حقوق زیادہ ہیں ، کیوں کہ وہ وہی ہے جو بچہ پیدا کرتی ہے ، اسے جنم دیتی ہے اور اسے دودھ پلایا کرتی ہے۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا ، یا رسول اللہ میری نیک صحبت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ اس نے کہا ، "تمہاری ماں." اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "تمہاری ماں۔" اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "تمہاری ماں۔" اس نے کہا ، "پھر کون ہے؟" اس نے کہا ، "آپ کے والد۔ "

رشتہ داروں کے حقوق

تمام رشتہ دار ، فوری یا دور ، مومن مسلمانوں پر کچھ حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہر رشتہ دار کو اسلامی تعلیمات کے مطابق حقوق کی ایک خاص سطح حاصل ہے۔ اس طرح کی سطح فرد کے قریبی تعلقات پر منسلک ہے ، کیونکہ یہ اللہ رب العزت ، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا ہے۔ اللہ تعالی کے نزدیک اچھے معاشرتی تعلقات اور نتیجہ خیز تعلقات انتہائی قابل قدر ہیں۔ لہذا ، اس طرح کے تعلقات کو اسلامی نقطہ نظر سے مطالعہ کرنا ، ان کا مشاہدہ کرنا اور باہمی تعلقات استوار کرنا بہتر معاشرے ، قریبی تعلقات ، ایک زیادہ ہم آہنگی برادری اور ایک بہتر ماحول کا باعث بنتا ہے۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

(اور رشتہ داروں کو ان کے واجب الادا حق ادا کرو ،" (17: 26"

اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

(خدا کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین ، بھتیجے ، کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" (4:36"
ہر مسلمان فرد ، مرد اور عورت جوان یا بالغ ، غریب یا امیر ، قریبی یا دور دراز سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ضروری ہے۔ سب سے گزارش ہے کہ رشتہ داروں کی ہر ممکن مدد کریں اور ہر ممکن مدد کریں کی حمایت کی ہے سستی کا مطلب جسمانی ، ذہنی ، روحانی ، اخلاقی ، یا مالی ہے۔ رقم

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

رشتہ دار کی حیثیت یا رشتہ کی سطح کے متناسب ہے ، اور اس طرح کے کسی رشتے دار کی ضرورت کی بنیاد پر اس کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی دینی تعلیمات ، اخلاقی ذمہ داریوں ، ذہنی فیصلے اور خالص فطری تقاضوں اور ذمہ داریوں پر مبنی اپنی خوبیوں کا حامل ہے۔ دوسری طرف یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسلام زمین کے چہرے پر انسان کے خالص ، فطری اور فطری تقاضوں سے کس حد تک متفق ہے۔

اسلام اور اس کی صحیح ، خالص اور درست تعلیمات کے پابند ہونے والے مسلم افراد کو ماننے کے لئے بار بار وقت کی تاکید کی جاتی ہے اور ایک رشتے دار کے لئے اس طرح کے نیک کام کی قدر کے ساتھ اسے مسلسل یاد دلایا جاتا ہے۔ بہت سارے بیانات اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، محمد بن عبد اللہ ، پی بی یو ، دونوں نے اس کی تائید کی ہے ، جیسا کہ ہم ذیل کے پیراگراف میں واضح کریں گے۔

ابوہریرہ ، رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: "اللہ ، خداتعالیٰ نے تمام مخلوقات کو تخلیق کیا۔ اس کی تخلیق کو ختم کرنے پر ، رحم رحم کھڑا ہوا اور کہا:" اے اللہ! یہ وہ جگہ ہے جو آپ سے پناہ مانگتا ہے تو آپ کا بائیکاٹ کریں اور اس پر پابندی عائد کی جائے یا اسے خارج کردیا جائے۔ "اللہ رب العزت نے کہا:" ہاں۔ بے شک یہ قبول نہ کریں کہ میں (خود) آپ سے دوستی کروں گا جو بھی آپ سے دوست رکھتا ہے (رحم سے ، یا اس کے بجائے رشتہ داروں نے پیدا کیا ہے اور رحم کے رشتوں اور تعلقات کی وجہ سے ایک ساتھ بندھے ہوئے ہیں)۔ اور میں اپنے تعلقات ختم کردوں گا اور پابندی لگاؤں گا کہ آپ پر پابندی کس نے لگائی ہے؟! "رحم نے کہا:" میں قبول کرتا ہوں۔ "اللہ رب العزت نے کہا:" میں آپ کے لئے یہ یقین دلاتا ہوں۔ "پھر ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" اگر پڑھیں تو قرآن پاک کے نزول کی خواہش کرو:

، پھر ، کیا تم سے توقع کی جانی چاہئے ، اگر تمہیں اختیار دیا جاتا ، تو تم زمین میں فساد کرو گے"

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ

اور اپنے رشتے داروں کو توڑ دو یہ وہ آدمی ہیں جن پر خدا نے لعنت بھیجی ہے اس نے انہیں بہرا کردیا اور ان کی (بینائی کو اندھا کردیا۔ "(47:22 ، 23

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطلاع ہے کہو: "جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے ، اللہ تعالی اور قیامت کے دن بات چیت کرے ، اچھ ہے ، شائستہ اور اس کے لواحقین اور رشتہ داروں یا رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرے۔" یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔

یہ دیکھنا بدقسمتی ہے کہ بہت سارے لوگ اس طرح کے اہم معاشرتی حقوق اور مذہبی ذمہ داریوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ بہت سارے مسلمان ، بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں غریب اور نادار ہیں ، اور نہ ہی معاشرتی تعلقات یا کسی اور مدد کے ذریعہ کہ وہ بلا معاوضہ قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات آپ کو کسی شخص کو ، اس کے برعکس ، سخت ہونے کا مطلب ، قطع نظر ، اپنے ہی رشتہ داروں سے غیرت ، حسد یا بدتمیزی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے ، جبکہ دوسروں سے بھی دور دراز لوگوں کے مخالف ہیں۔ کچھ لوگ بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں سے ملنے بھی نہیں جاتے ہیں ، انہیں وقتا فوقتا تحفے اور تحائف بھی پیش کرتے ہیں ، ضرورت پڑنے پر ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں ، ان کی مدد کریں یا مدد کی اشد ضرورت میں اگر واقعی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری طرف ، دوسری طرح کے لوگ ہیں جو صرف رشتے کی خاطر رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرتے ہیں ، اللہ رب العزت کے لئے نہیں۔ حقیقت میں ایسا شخص اللہ رب العزت کے احکامات کی تکمیل کے لئے وہ نہیں کر رہا ہے بلکہ ان رشتے داروں کو واپس کر رہا ہے جو اسے پہلے سے ادا کیے گئے تھے۔ اس طرح کا عمل رشتہ ا شخص وہ ہے جو صرف اللہ رب العزتperson داروں ، دوستوں اور دور دراز لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔ ایک اچھا اچھ ے تعلقات قائم کرے اور اس کے ساتھ اس کےestablish کی رضا کے خاطر خواہ اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اچھ . تعلقات کو بہتر بنانے کی امید رکھتا ہو ، اللہ تعالی خواہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے یا نہ کرے۔

کے صحابی ، جس companion اللہ کے رسول ، RAA بخاری نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت کی۔ نے کہا: "جو شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا ہے وہ وہ شخص نہیں ہے جو ان کو بدلہ دیتا ہے ، یا ان کے ساتھ ا شخص وہ ہے جو اپنے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ رشتہ دارperson جو سلوک کرتا ہے اسی کا بدلہ دیتا ہے۔ اچھ یہاں تک کہ اگر وہ اس کے ساتھ ایسا نہیں کرتے ہیں ، ان سے ملتے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ اس سے ملنے نہیں جاتے ہیں ، اگر وہ اسے نہ بھی دیں تو دیں ، اور اسی طرح "۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "اے اللہ کے نبی! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں جاتا ہوں ، ان کے ساتھ نیک سلوک کریں اور جو کچھ بھی میں دے سکوں ، لیکن وہ میرے برعکس کرتے ہیں۔ میں ان سے قطع نظر صبر و تحمل سے کام لینے کی کوشش کرتا ہوں اس سے قطع نظر کہ وہ مجھ کو پہنچنے والے نقصانات ، بے راہ روی اور پریشانیوں سے قطع نظر ہیں۔ ایسے میں

مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر آپ واقعی وہی ہیں جو آپ بیان کرتے ہیں ، تو آپ ایسے ہیں جیسے آپ انہیں راکھ کھانے دیں (ان کے اپنے کام کے نتیجے میں) ، لہذا آپ ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہیں۔ پھر بھی ، اللہ ،

ے رہیں گے۔being اللہ تبارک وتعالی ، آپ کی مدد کرتا ہے ، آپ کی مدد کرتا ہے اور جب تک کہ آپ ان کے ساتھ اچھ

ا اور نرم سلوک کرنےand یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انسان کو اس عظیم معاشرتی عمل سے صرف ایک ہی چیز مل جاتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی رضا ہے۔ یہ انسان کو اس زندگی میں کافی ہے۔ لیکن ، غالبا۔ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اللہ رب العزت کے اس طرح کے احکامات کو پورا کرنے سے زبردست فوائد حاصل کرے گا۔ ایک یقینی طور پر معاشرتی طور پر بڑھتا ہے ، اخلاقی طور پر پختہ ہوتا ہے اور اپنے اور اپنے آس پاس کی کمیونٹی کے ساتھ آسانی اور سکون محسوس کرتا ہے۔

انسان اپنے لواحقین کے تعاون یا اپنے بڑھے ہوئے کنبہ کے ممبروں کی اخلاقی مدد کے بغیر کمزور ہے۔ اسلام زندگی کے اصولوں سے اتفاق کرتا ہے۔ یہ معاشرتی زندگی میں انسان کی بنیادی ضروریات کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی کے ذریعہ ، اسلامی زندگی اور معاشرے پر حکمرانی کے ل. اللہ کے ذریعہ ایسے حقوق کا قیام صرف اللہ ہی کی رحمت ہے ، جو ساری دنیا میں انسانوں کے لئے ہے۔ اس طرح کے تعلقات بحری جہاز معاشرے کی مختلف اکائیوں کے مختلف افراد اور اجزاء کے مابین ایک قریبی معاشرے ، بہتر تعلقات پیدا کریں گے۔

دوسرے مسلمان پر ایک مسلمان کے حقوق:

مومن بھائی ہیں اور ایک مربوط قوم ہیں ، جیسے کسی عمارت کے دوسرے حصے کی حمایت کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رحمت اور شفقت کے ساتھ سلوک کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اس عمارت اللہ نے حقوق طے کیے ہیں ، جو ہر مسلمان کو اپنے ساتھی ، Allah اور اس بھائی چارے کو برقرار رکھنے کے ل مسلمان پر حاصل ہے۔ ان میں محبت ، خلوص (نصیحت) ، اپنی تکلیف کو دور کرنا ، اپنی غلطیوں کو چھپانا ، جب وہ حق میں ہوتا ہے تو اس کی مدد کرنا ، پڑوسیوں کا احترام کرنا اور مہمانوں کا احترام کرنا شامل ہیں۔

ان حقوق میں سلام کا سلام واپس کرنا ، بیماروں کی عیادت کرنا ، دعوت نامے قبول کرنا ، یہ کہتے ہوئے بھی شامل ہیں کہ ، "یارحمک اللہ تعالی تعالی کسی مسلمان کو جب چھینک آتا ہے ، اور اس کے جنازے میں شرکت کرنا. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق پانچ ہیں: سلام کا سلام لوٹتے ہوئے ، بیماروں کیsaying ، دعوتیں قبول کرتا ہے۔ ، یارحمک الل ہ تعالی کہتے ہیں جب وہ چھینک دیتا ہے ، عیادت اور جنازوں میں شرکت کرنا۔ " (مسلم سے روایت ہے ،)

پڑوسی کے حقوق:

اسلام پڑوسیوں کے معاملے پر توجہ دیتا ہے ، خواہ وہ مسلمان ہوں یا نہیں ، اس وجہ سے قوم کو ایک باڈی کی طرح بنانے میں ان کے مفادات کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جبریل ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے سلوک کا حکم دیتا رہا یہاں تک کہ مجھے لگتا تھا کہ وہ پڑوسیوں کو بھی وارث بنائے گا۔' (متفق علیہ۔ مسلم نے بیان کیا ،)

ایک دوسرے کے پڑوسی کے حقوق کے بطور جو اسلام نے اس کی تصدیق کی ہے ، مبارکباد کا آغاز کرنا ، بیمار ہونے پر اس کی عیادت کرنا ، آفت آتی ہے تو ان سے اظہار تعزیت کرنا ، خوشی کے وقت اس کو مبارکباد دینا ، اپنی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ، اپنی غلطیوں کو چھپانا ، اس کی ناراضگی برداشت کرنا شامل ہیں۔ صبر کے ساتھ ، تحائف دینے ، اس کو ضرورت ہو تو اس کو قرض دینے ، اپنی نگاہوں کو عورت کی طرف دیکھنے سے کم کرنے ، اور اس کی راہنمائی کرنے سے جو اس کے دینی اور دنیاوی امور میں فائدہ مند ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ سب سے اچھا صحابہ وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہترین ہو ، اور اس کے ساتھ بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہو۔" (بخاری کی روایت ہے)

پڑوسیوں کے حقوق سے متعلق ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (معنی کی تفسیر):

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ
مُخْتَالًا فَخُورًا

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ اور والدین ، رشتہ داروں ، یتیموں ، المساکین" (غریبوں) کے ساتھ نیک سلوک کرو ، وہ ہمسایہ جو رشتہ دار کا قریب ہے ، وہ پڑوسی جو اجنبی ہے ، آپ کا ساتھ والا ساتھی ہے۔ " [النساء 4:36]

اسلام اپنے پڑوسیوں کو ناراض کرنے یا ان کے ساتھ برا سلوک کرنے کے خلاف انتباہ کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اس سے جنت سے محروم ہونے کا سبب بنے گا: "وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا نقصان اس کا پڑوسی محفوظ نہیں ہے۔" (متفق علیہ۔ مسلم نے بیان کیا ،)

اسلام حکمران کو اپنے رعایا پر اور ان کے حکمران پر مضامین ، Islam مشترکہ مفاد کو حاصل کرنے کے ل کو حقوق دیتا ہے اور اس سے شوہر کو اپنی بیوی پر بیوی اور بیوی کو اپنے شوہر سے زیادہ حقوق ملتے ہیں ، اور اس کے علاوہ بھی اور بھی حقدار ہیں ، جو اسلام حکم دیا ہے۔

سبق 11 کی آیات

ۍهو ڭلمڵا ۃِدَیبِ يِذِڵا كَرٰبَٰتٍ ۔ۓ ۔ ۔ ۓ ۔ ٍ ۔ ٍ ۔ ٍ لغ ۔ يٌدرێدِقٍيَ ۪ش

ترجمہ: سب سے زیادہ مہربان وہ ہے جس کے زیر اقتدار پوری بادشاہت ہے۔ اور وہ قادر ہے (تمام چیزیں. (الملک: 1

ائیئش ہبٖ کہبٖ ااکہبشتٖ کوٖ ہٖلاا وٖدلاوٖدوٖ وٖدوٖدٖ

ۍبوبوو بوبوبوبو وٖبوبوبوٖ ڷڵاا ڽوٖلاا ڽوٖلاا بوٖبوبوٖبوٖبوٖ مٖىٰتیااوٖ

بزقڵاا يِذَ جِلاجاوٖ بِنجُلاا واجلاوٖ

ۅو لِبییسلاا ۃ نِبابٖ بِنجلابٖ بنجلاا بِحاصلاا ۃوٖ

ن اِ ۃحُیلاا ہِلاا ۃن اِ کاکہٖ طاتمخ

اروخَف (36)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھو ، اور والدین ، رشتہ داروں ، اور یتیموں ، مسکینوں ، اور متعلقہ پڑوسی اور غیر متعلقہ پڑوسی ، اور قریبی ساتھی اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور آپ کی عورت بےشک اللہ کسی گھمنڈ والے ، تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا - (36) (النساء: 36)

ضر لأا يف اودسفت ن أ متيِّلوتنإ متيسع لهف

مهنعل نيذلا كئلوأ(22) مكماحرأ

اوعطقتو (23) مهرا ص بـ أ مع أو

مئى مَّص آف هَّللا

ترجمہ: تو کیا آپ یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر آپ کو حکمرانی مل جاتی ہے تو آپ ملک میں انتشار پھیلاتے اور آپ کے تعلقات منقطع کردیتے ہیں؟ (* منافقین) (22) یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے ، لہذا اس نے ان کو حق کا بہرا بنا دیا اور ان کی آنکھیں اندھیر کردیں۔ (محمد: 23)

قۆ ہہایٖ اِ لاا اودبُعتلااٗ كِبَرحاوَاحۡ اِ نِيدلاولاب وٌدنعَ نِغلبُ يُيِّميٖ اٗ نمبرمُهدحاٗ رَبَکِلاا نمبرمُهلا لافلاقُهمُهلاكِ وٗاف اٗ

ۋقفقلِق و لِقولقومُهزهَتَ ايرك (23)

ترجمہ: اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی بھی یا دونوں آپ کی موجودگی میں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو ان سے "اف" نہ کہو اور ان کو سرزنش نہ کرو اور ان کے ساتھ نہایت ہی احترام سے بات کرو۔ (* بیزاری کا کوئی اظہار۔) (بنی اسرائیل: 23))

صوَ تاحلاصلاُا لمعو لمعلمعو لمعلمعت لمعلمعو ولمعت ووت وتو حلوو وُاص اب اق ّحا ّب بصلبصلبصلا ّب ّب

ترجمہ: آپ کے اس دور کی قسم (اے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (1) بے شک آدمی خسارے میں ہے۔ () سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی طرف راغب کیا اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔ (3) (العصر)

ئیئش ہبٖ اککرکٖ ۃٗ اوٖاب وٖ نِیدَلاولابوٖ واڶلتقتلاوٖ كدَلاوْااٗ نمِمَ نمٖم خٰنخذ

ووش حِ وِووو نَ قِ ّحلابٖ لاا ہٖلَّلَٰاھلاا مرمَّ يِتلیتڵا اا لتقسفنا لِتقسفنا التقسفنا ا سِفنا اٗمکاذِ ٗکاصّو مکاذ ظَطَ

ترجمہ: کہو ، "آؤ - تاکہ میں تمہیں وہ سب کچھ سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے منع کیا ہے کہ 'اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو مت مارو۔ ہم سب کے لئے رزق فراہم کریں گے۔ آپ اور ان کے۔ اور بدکاری کی طرف نہ جانا ، ان کے درمیان کھلا یا پوشیدہ ہے۔ اور کسی جان کو ناحق نہ مار جو اللہ نے حرمت کی ہو۔ یہ تمہارے لئے حکم ہے تاکہ تم عقل مند ہو۔ (الانعام: 151))

بلبُيْتِحَ نُسَحأ يِهِ لِلَابٖ لاا ميتِيلاا لَادشأدُ نَسَفَنُفلكذَطَ شِقلِسقلا ن زیملازیملاا و لَیکلاا اُفوْأو لااہُعَسوُ لاا اِ

ۃبزق ذ د ناکّ اوفوأ لِلاا ہِدهعبوٖ لذِلُذ نورکذتمَکلعلُ هبم کاصّو (152)

اور کسی یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ سوائے اس کے کہ وہ اس کی جوانی میں آجائے۔ اور انصاف کے ساتھ پورا پیمانہ اور ناپ تول کرو۔ ہم کسی کی جان کو اس کے وسعت کے سوا بوجھ نہیں ڈالتے۔ اور ہمیشہ صاف گوئی کرو ، حالانکہ یہ آپ کے رشتہ دار کے متعلق ہوسکتا ہے۔ اور صرف اللہ کے عہد پر وفا کرو۔ یہ آپ کو حکم دیا گیا ہے ، تاکہ آپ نصیحت قبول کریں۔ " (الانعام: 152)

وَلَا تَنْهَرْهُمَا ۔ وَّ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ فَ اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۲۴ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ

لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا (25) وَ آتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (27) وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا

تَبْذِيْرًا (28)

اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کوئی بھی یا دونوں آپ کی موجودگی میں بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو ان سے "اف" نہ کہو اور ان کو سرزنش نہ کرو اور ان کے ساتھ نہایت ہی احترام سے بات کرو۔ (* کسی بیزاری کا اظہار۔) ())) اور رحمت کے ساتھ ان کے لئے عاجزانہ طور پر اپنے بازو کو نیچے کرو اور دعا کرو کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کرو ، جس طرح انہوں نے مجھے جوان تھا جب اس نے مجھے پالا تھا۔ " () Your) تمہارا پروردگار تمہارے دلوں میں کیا واقف ہے۔ اگر تم لائق ہو ، تو وہ توبہ کرنے والوں کے لئے بخشنے والا ہے (25) اور لواحقین کو ان کے حقوق ، مسکینوں اور مسافروں کو دے دو۔ اور بے جا ضائع نہ کریں۔ (26) بے شک وہ جو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔ ())) اور اگر تم ان سے منہ موڑتے ہو ، اپنے پروردگار کی رحمت کی توقع کرتے ہو ، جس کی تم امید کرتے ہو تو ان سے آسان بات سنو۔ (* صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس کی مدد طلب کی۔) (28) (بنی اسرائیل: 23 تا 28)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (63) وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا

وَّقِيَامًا ... اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (65) اِنَّهَا سَاۗءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

وَالَّذِيْنَ ... قَوَامًا (67) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا

يَقْتُلُوْنَ ... يَلْقَ اَثَامًا (68) يُّضٰعَفْ ... يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ

فِيْهٖ ... حَسَنٰتٍ ... وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

وَالَّذِيْنَ ... (71) ... وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا

(72) ... قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

ترجمہ: اور رحمن کے بندے جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں ، اور جب جاہل انہیں مخاطب کرتے ہیں تو جواب دیتے ہیں ، "سلامتی"۔ (گڈ بائے) () 63) اور کون خرچ کرتا ہے رات سجدہ اور کھڑے ، اپنے رب کے لئے () 64) اور جو عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کے عذاب کو ٹال دے۔ بے شک اس کا عذاب مستقل گردن کا طوق ہے۔ () Indeed) بے شک یہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے () 66) اور وہ لوگ جو خرچ کرتے وقت نہ تو حد سے تجاوز کرتے ہیں اور نہ ہی بدتمیزی کرتے ہیں اور دونوں کے درمیان اعتدال میں رہتے ہیں۔ () 67) اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہیں کرتے ہیں اور کسی بھی زندہ چیز کو ناجائز طور پر قتل نہیں کرتے ہیں جس کی اللہ نے منع کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو بھی ایسا کرے گا اسے سزا ملے گی۔ () 68) قیامت کے دن اس کے لئے عذاب میں اضافہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔ () 69) سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان قبول کرے اور نیک عمل کرے تو اللہ ان کے برے کاموں کو خوبیوں میں بدل دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے () 70) اور جس نے - توبہ کی اور نیک کام کیا - تو اس نے توبہ کی طرف اللہ کی طرف جھکا لیا جیسے کہ ضرورت تھی۔ () 71) اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب وہ کسی بے حیائی کے قریب جاتے ہیں تو وہ اپنی عزت بچاتے ہوئے اس کے پاس سے گزر جاتے ہیں۔ () 72) اور جو لوگ جب اپنے پروردگار کی نشانیوں کو یاد دلاتے ہیں تو وہ بہرے اور اندھے نہیں ہوجاتے ہیں () 73) اور جو عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار (اپنی آنکھوں کو اپنی بیویوں اور بچوں سے راحت بخشیں اور ہمیں پرہیز گار بنائیں۔ (74)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

تو مجھے یاد رکھنا ، میں تمہیں اپنے حقوق کی بات کرنے اور ان کا اعتراف کرنے کا سبب بنائوں گا ، اور ناشکری نہ کریں۔ (البقر:: 152)

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ (2) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ يُنْفِقُوْنَ (3)

ترجمہ: یہ ایک اعلی کتاب (قرآن) ہے ، جس میں شک کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ متقیوں کے لئے ہدایت ())
جو لوگ (پوشیدہ) دیکھے بغیر ایمان لائے اور (نماز) قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے
اس سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (البہ باقر arah: 3)

Hdith سبق 11 کی

نمانمنم نہ سیافسیلفذ سیلف و و ووو

وہ ہم میں سے نہیں ہے جو چھوٹے بچوں پر رحم نہیں کرتا ہے ، اور نہ ہی بوڑھوں کا احترام"
(کرتا ہے" (الترمذی

سبق 12

کھانے اور بات کرنے کے انتظامات

حسن اخلاق (آداب) کی تعریف

- ذاتی اور قول و عمل میں الحمد کے قابل حالت پیدا کرنے کے لئے.
- وضاحت کرتا **آداب** مندرجہ ذیل الفاظ "عظیم AllamaSyoti بارے
  خصوصیات پر یقین ذہن کے ساتھ کارروائی کریں" میں.

  آداب انسان کی ایسی قابل ستائش کاوشیں ہیں جہاں سے کوئی بھی ترجیح یا کوئی حیثیت حاصل کرسکتا ہے۔
- ان میں مندرجہ ذیل بات چیت سے لے یہ ثابت کر دیا کہ الآداب طرح کے فعل یا ایسی تقریر انسانی وجہ تو لوگوں نے اس کی تعریف کی اور انسانی دنیا کے کسی بھی حیثیت یا کوئی برتری کے حصول جس سے، اعمال کو جاری رکھنے لیتا ہے جس پر کیا جاتا ہے.

ملاقات کے قواعد و ضوابط

تمام مہذب معاشروں میں ، سلام کی کچھ خاص شکلیں ہمیشہ ہی رہی ہیں ، جیسے کسی شخص سے ملنے پر ، احترام ، پیار یا رسمی طور پر پہچان کے اظہار کے طور پر .ہمارے اپنے ملک میں ، ہندو ملاقات یا آمد پر نمستے کہتے ہیں ، اور رام ، رام بھی ، عیسائیوں میں ، یہ رواج ہے کہ ، گڈ مارننگ ، یا شب بخیر جیسے الفاظ کے ساتھ سلام پیش کریں۔

عربوں میں بھی ، اسلام کی آمد سے پہلے ، سلام کی ایسی ہی شکلیں چل رہی تھیں۔ یہ سنت ابی داؤد میں صحابہ عمران ابن حسین کی اتباع پر بیان کیا گیا ہے ، اسلام کی آمد سے قبل ہم انعم اللہ یو بیک 'ان (میری اللہ آپ کی کہتے تھے آپ کی صبح خوش رہو) ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوئے۔ ahآنکھوں کو ٹھنڈک عطا کرتے ہیں) اور عنصمبہ اخترتی کے اندھیروں سے ہم اسلام کی روشنی میں ابھر کر سامنے آئے جب، سلام کی ان فارمولوں منع کر رہے تھے اور علیکم (تم پر سلامتی ہو-u- ان کی جگہ، ہم کہنے کو سکھایا گیا 'سلام جیسا).

جیسا کہ ایک چھوٹی سی عکاسی بھی ظاہر ہوگی ، سلام کا کوئی بہتر انداز ممکن نہیں کہ محبت اور اظہار خیر سگالی کے اظہار کے طور پر ، اس موقع کے لئے یہ ایک عمدہ اور جامع دعا کرتا ہے ، یہ بیان کرتے ہوئے کہ: میرا اللہ آپ کو سلامتی اور سلامتی عطا کرے۔ عمر میں ہمیں چھوٹے ہو، اس کے احسان اور پیار کا اظہار ہے اور بزرگ سلسلے انڈر علیکم، -salaam اور توجہ .اس کے علاوہ کے طور پر، سلام قرآن میں اللہ کے اچھے نام سے ایک ہے، جملے، اسمبلی احسان اور یوں الہی نبی کی عزت کا مریخ کے طور پر، خدا کی جانب سے استعمال کیا گیا ہے، ہم پڑھتے ہیں:

(لوگوں میں نوح کو سلام ہو (الصفات ، 37:79

(ابراہیم علیہ السلام کو سلام ، (الصافات ، 37: 109

سَلَٰمٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي ٱلْعَٰلَمِينَ

(موسی اور ہارون کو سلام ہو (الصافات ، 37: 120

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ

(سلام (بھیجا ہوا) بھیجنے والوں کو ، (الصافات ، 37: 181

سَلَٰمٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ

(اور اس کے غلاموں پر سلام ہو جس کو اس نے منتخب کیا ہے ، (27:59
کو سلام کریں۔ Prophet مومنین کو بھی حکم ہے کہ ان الفاظ میں حضور

(نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم han عالیہ عایان – o – سلام am جیسے
:اور پیغمبر کو بتایا جاتا ہے کہ جب وہ لوگ جو الہی آیات پر ایمان لائے اس کے پاس آئے تو ان سے کہنا چاہئے

وَإِذَا جَآءَكَ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِنَا فَقُلْ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ

اسی طرح آخرت میں بھی جنت میں داخل ہونے کے وقت مومنین ان کے ساتھ ملیں گے
:الفاظ

ان کو سلامتی سے داخل کرو ، (الحجر 15:46) اور سلامتی نہ ہو کیونکہ تم محفوظ ہو۔ آہ ، میٹھا گزرنا گھر (آسمانی) گھر کا نتیجہ ہوگا۔

ائقوم ہے ۔ اگر ملنے والے دو um بہر حال ، اس سے بہتر سلام کوئی نہیں ہوسکتا ہے جس میں ایسالام– ال مسلمان پہلے ہی ایک دوسرے سے واقف ہیں اور ان کے مابین دوستی ، رشتہ یا پیار کا رشتہ موجود ہے تو سلام کی یہ شکل پوری طرح سے اس ربط کی علامت ہے ، اور اس کی بنیاد پر ، جذبات کو صاف گوئی کا اظہار کرتی ہے خوشی ، احترام ، محبت اور نیک تمناؤں کا۔ دوسری طرف ، اگر وہ اجنبی ہیں تو ، یہ تعارف کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور دوسرا ، اس کے ذریعہ ، وہ ایک خواہش مند ہے اور ان کے مابین ایک روحانی رشتہ مل جاتا ہے۔

اور و الائکم wa جیسے بھی ہو ، مسلمانوں کے درمیان سلام کی صورت کے طور پر "سلام " ، الائکم um مسلم am کی تعلیم مقدس نبی کی ایک متروکہ ہدایت اور اسلام کا ایک الگ عمل ہے۔

(گفتگو کے آداب (آداب

ہمیشہ سچ بولیں۔ سب سے بڑے خطرے میں بھی کبھی بھی سچ بولنے سے نہیں ہچکچاتے۔

صرف اس وقت بات کریں جب آپ کو لازمی ہو ، اور ہمیشہ کسی مقصد سے بات کریں۔ بہت زیادہ باتیں اور بیکار گفتگو سنجیدگی کی کمی کا ثبوت دیتی ہے۔ آپ اللہ کے حضور ہر ایک لفظ کے جوابدہ ہیں۔ اللہ کا فرشتہ ہمارے تمام اعمال کو ریکارڈ کرتا ہے

"ایک سپروائزر ہر زبان کو جو اس کی زبان سے بولا جاتا ہے اس کو ریکارڈ کرنے کے لئے چوکس رہتا ہے۔"

ہمیشہ شائستگی سے بولیں۔ اپنے چہرے پر مسکراہٹ اور اپنی تقریر میں ایک میٹھا لہجہ پہنو۔ ہمیشہ اعتدال پسند آواز میں بولیں۔ اپنی آواز کو اتنا کم نہ رکھیں کہ مخاطب کے لئے ناقابل سماعت ہو ، اور نہ ہی اس کو اتنا زور سے اٹھائیں کہ مخاطب آپ کی آواز سے اوجھل ہوجائے ۔ اللہ کا اقرار ہے:

[واقعی ، تمام آوازوں کا سب سے سخت گدا کی آواز ہے "۔ [31: 19 "

گندی باتوں سے اپنی زبان خراب نہ کریں۔ دوسروں سے بدتمیزی نہ کریں۔ کبھی پیچھے پیچھے نہ رہنا۔ باتوں کو نہ دہرائیں۔ ... کریں۔ دوسروں کی تضحیک کرنے کے لئے کبھی بھی ان کی نقالی کرنے میں ملوث نہ ہوں۔ جھوٹے وعدے نہ کرو۔ دوسروں پر کبھی نہ ہنسیں ، نہ اپنی برتری کا فخر کریں اور نہ ہی خود تعریف کریں۔ کبھی بھی بلاجواز اور بات چیت میں جلدی نہ کریں۔ کسی رسوا کرنے والے نام سے ریمارکس نہ دیں۔ کثرت سے قسم کھانے سے پرہیز کریں۔

آپ کے ، آپ کے دوست یا رشتے دار کے کسی بھی نقصان سے قطع نظر ، ہمیشہ یہ ہی بتائیں کہ کیا مناسب اور منصفانہ ہے؟

(اور جب آپ کچھ کہتے ہیں تو ، وہی بات کریں جب آپ اپنے رشتے دار کے بارے میں ہی بات کر رہے ہو۔" (6: 152"

اپنی گفتگو میں نرم گو ، معقول اور ہمدرد بنیں ۔ تیز ، سخت اور چھیڑنے والی باتیں نہ کریں۔

جب خواتین مردوں کے ساتھ بات چیت کرنے لگتی ہیں تو انہیں صاف ، سیدھے اور کھردری انداز میں بات کرنا چاہئے۔ انہیں نازک اور میٹھے لہجے میں بات نہیں کرنا چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ سننے والے کو کوئی گندے ہوئے اندازے ملیں۔

اگر آپ کو مکالمہ کرنے یا جھگڑے میں الجھنے کی مواخذہ ہو تو انھیں شائستگی سے 'سلام' پیش کریں اور انہیں چھوڑ دیں۔ جو لوگ ڈھیلی گفتگو اور بے ہودہ گفتگو میں ملوث ہیں وہ امت کا بدترین حال ہیں۔

آپ جس کی بات کر رہے ہو اس کی ذہنی سطح اور ان کے نقطہ نظر کو مد نظر رکھیں تاکہ اسے سمجھنے کے ل.. اگر مخاطب آپ کے معنی کو نہیں سن سکتا یا اس کا معنی سمجھنے میں قاصر ہے تو ، جو کچھ آپ نے پہلے کہا ہے اسے کسی ناراضگی کے بغیر دہرائیں۔

ہمیشہ مختصر اور اپنی گفتگو کے نقطہ نظر پر رہیں۔ شاعری یا وجہ کے بغیر بحث کو طول دینا غیر منصفانہ ہے۔

آپ کے اصولوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں جب اسلام کی تعلیمات پر بات کرنا چاہتے الاسلام ایک پرجوش اور میں آسان اور واضح اور بات ہو دل وارمنگ سٹائل. وکٹرتو کے ذریعے شہرت حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لئے، لوگوں کے اپنانے کے لئے یا صرف تفریح اور تفریح کی mien میں مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش میں ایک مغرور اور متکبر خاطر تقاریر فراہم کرنے کے لئے، پھولوں زبان کے ساتھ لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش کرنے کے لئے -تمام ان بدترین عادات بدعنوان ہیں اس کے دل کا آدمی

کبھی چاپلوسی میں مبتلا نہ ہوں ، یا کسی سے اشتعال انگیزی نہ کریں۔ ہمیشہ اپنی عزت اور عزت کا خیال رکھیں اور اپنی عزت کے نیچے کسی بھی چیز سے پرہیز کریں۔

others دوسروں کی گفتگو میں ان کی اجازت کے بغیر مداخلت نہ کریں اور نہ ہی خود کچھ کہنے کے ل دوسروں کی گفتگو میں مداخلت کریں۔ اگر آپ کو ضرور بولنا ہے تو دوسرے کی اجازت سے ایسا کریں۔

مناسب اور وقار سے آہستہ سے بولیں۔ جلدی سے نہ بولیں اور نہ ہی ہر وقت تفریح اور طنز میں مبتلا ہوجائیں کیونکہ یہ دوسروں کی نگاہوں میں آپ کو بدنام کرتا ہے۔

اگر کوئی آپ کے سامنے کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی بات غور سے سنیں اور محتاط سوچ کے بعد جواب دیں۔ بغیر کسی غور و فکر کے سوالوں کے جواب دینا محض بیوقوف ہے۔ اگر سوالات کسی اور کے سامنے ڈالے جارہے ہیں تو ، خود جواب دینے کے لئے کم نہ کریں۔

جب کوئی کچھ بیان کررہا ہے تو ، "ہم پہلے ہی جان چکے ہیں" مت کہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کچھ نیا ظاہر کرے اور اپنے خلوص اور تقویٰ سے آپ کو متاثر کرے۔

جب آپ کسی سے بات کرتے ہیں تو ، اس کی عمر ، حیثیت اور آپ سے اس کے تعلقات کے لحاظ سے اس کو مناسب طریقے سے دیں۔ اپنے والدین ، اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ اس انداز میں بات نہ کریں جس سے آپ اپنے دوستوں کے ساتھ بات کریں گے۔ اسی طرح ، جب آپ نوجوانوں سے بات کر رہے ہیں تو ، پیار اور بزرگ وقار کے ساتھ بات کریں۔

گفتگو میں مصروف رہتے ہوئے کسی کی طرف اشارہ نہ کریں تاکہ کہیں اسے کوئی غلط فہمی یا شبہ پیدا نہ ہو۔ دوسروں کو چھپا دینے سے پرہیز کریں۔

1. زیادہ سنیں اور کم بات کریں۔ اپنے راز دوسروں کو ظاہر نہ کریں۔ ایک بار جب آپ کسی سے راز افشا کردیتے ہیں تو ، اس سے مزید کبھی راز کی توقع نہ کریں۔

گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت نامہ لینا

حضور نے مزید افسوس کے ساتھ تعلیم دی کہ جب کوئی شخص کسی سے ملنا چاہتا ہے یا اس کے گھر جانا چاہتا ہے یا اس کی کمپنی میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اسے پہلے اجازت لینا چاہئے اور اس کے بغیر کبھی اندر نہیں جانا چاہئے ، کیوں کہ کون بتا سکتا ہے کہ وہ کیا کررہا ہے؟ وقت اور چاہے وہ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ ملاقاتی ہو یا نہیں۔

اس کا تعلق کلدہ ابن حنبل سے ہے کہ ایک بار اس کے سوتیلے بھائی سفوان ابن عمیہ نے اسے رسول اللہ کے پاس کچھ دودھ ، ایک چھوٹا سا ہرن اور کچھ ککڑی لے کر بھیجا۔ یہ وہ وقت تھا جب نبی مکMak ہ کی وادی کے اوپری حصے میں رہتے تھے۔ کلدہ بیان کرتی ہے ، میں ان مضامین کے ساتھ چلا گیا ، جہاں نبی سلام کیا یا اجازت حاصل کیے بغیر تھا .اس کے بعد نبی نے مجھے بتایا واپس جانا، اور یہ کہہ کر اجازت طلب کرنا: جیسا کہ سلام علیکم مئی میں اندر آ؟-u-

(ترمذی اور ابو داؤد)

تفسیر :

سفوان ابن عمیہ enemy اس نے فتح مکہ .اس نے کے معروف دشمن امیہ ابن خلف کا بیٹا تھا ، اسلام اور نبی پاک Prophet ، کے بعد اسلام قبول کیا تھا ، اور مذکورہ واقعہ شاید اس سفر کے دوران پیش آیا تھا۔ حضور اس وقت ، مک Mak وادی Mu.ہ کے بلند مقام پر قیام پذیر تھے ، جسے مولا کہا جاتا تھا

کلدہ ابن حنبل کو معلوم نہیں تھا کہ اگر وہ کسی سے ملنا چاہتا ہے تو اسے سلام کرنا چاہئے اور گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا چاہئے۔ لہذا ، وہ ذاتی حدود کا مشاہدہ کیے بغیر سیدھے حضور Prophet کے پاس گیا۔ اس کے -بعد پیغمبر نے اس کو کہا کہ باہر جاکر یہ کہہ کر اجازت لے لو۔ جیسے

السلام علیکم میرا کیا میں آتا ہوں؟ اس طرح ، اس نے نہ صرف اسے بتایا کہ ایسا موقع نہ کرنے کے لئے صحیح بات کیا ہے ، بلکہ ، اس نے اس پر عمل کرنے کو بھی مجبور کیا ، جو سبق اس راستے میں دیا گیا ، ظاہر ہے ، وہ زیادہ موثر ہے۔

ٹوالیٹ استعمال کرنے کے آداب

اسلام میں بہت سے قواعد اور آداب موجود ہیں جنہیں ہمیں بیت الخلا استعمال کرتے وقت عمل کرنا چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ان اصولوں پر عمل کریں اور ان کو قریب سے دیکھیں۔ میں ہر انداز کے لئے مختصر تفصیل سے جائوں گا۔

پہلے ، جب ہم باتھ روم میں داخل ہوتے ہیں تو ہمیں ایسی کوئی چیز نہیں اٹھانی چاہیئے جس پر اللہ کا نام ہو (جب تک کہ اس کے کھو جانے یا چوری ہونے کا اندیشہ نہ ہو)۔ جن خواتین کے پاس ہار ، کڑا یا انگوٹھیاں ہیں جن پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے ، انہیں باتھ روم میں داخل ہونے سے پہلے انہیں ہٹانا چاہئے۔

بیت الخلاء استعمال کرتے وقت ، دوسروں کی نظر میں نہیں ہونا چاہئے اور اگر کسی کھلی جگہ پر صحرا کی طرح ، کسی کو دور جانا چاہئے اور اسے اپنے آپ کو چھپانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ خاص طور پر شوچ کے معاملے میں درست ثابت ہوتا ہے ، لہذا دوسروں کو ناگوار آواز نہیں سنائی دیتی ہے اور نہ ہی بدبو آتی ہے۔ جابر نے with کہا ، "ہم اللہ کے رسول کے ساتھ سفر کر رہے تھے ، جن پر سلامتی تھی ، اور جب وہ نظر سے باہر ہوتا تو اپنے (آپ کو فارغ کرتا تھا۔" (ابن ماجہ

کسی کو اپنی حاجت کے لئے بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے اللہ کے نام کا ذکر کرنا چاہئے اور اسی کی پناہ حاصل کرنا چاہئے۔ انس نے بیان کیا کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باتھ روم میں داخل ہونے والے تھے ، تو وہ کہتے تھے ، "اگر اللہ ، اے اللہ ، میں اس نام سے مرد اور عورت کے ناجائز وجود (شیطانوں) سے پناہ مانگتا ہوں۔ " ("گروپ" کے ذریعہ متعلقہ)۔

کسی کو لالچ میں بات نہیں کرنی چاہئے۔ "کسی کو سلام کا جواب نہیں دینا چاہئے یا دعا کا داعی کیا کہہ رہا ہے اس کا اعادہ نہیں کرنا چاہئے۔ اگر کچھ ضرورت ہو تو وہ بول سکتا ہے (جیسے ، کسی نابینا آدمی کی رہنمائی کرنے کے لئے جس کو خدشہ ہے کہ اسے تکلیف پہنچ سکتی ہے)۔

ابن عمر نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کے پاس سے گزرا ، جس پر سلام ہو ، اور جب آپ (صلی اللہ علیہ (وسلم) پیشاب کررہے تھے تو سلام کیا۔ نبی. نے سلام نہیں لوٹا۔ (متعلقہ البخاری کے علاوہ "گروپ" کے ذریعہ

دوسری ثقافتوں میں ہم سب باتھ روم جانے اور ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔ خاص طور پر خواتین ہمیشہ اپنے دوستوں کو باتھ روم تک لے جاتی ہیں۔ ہمیں ان ہی غلطیوں میں نہیں پڑنا چاہئے جو غیر مسلم غلطی کرتے ہیں ، خاص طور پر جب پیغمبر اکرم (ص) نے ہمیں کسی اور طرح کا مشورہ دیا تھا۔

اگر کسی کو کسی کھلی جگہ پر اپنے آپ کو فارغ کرنا ہو تو اسے ایسی جگہوں سے پرہیز کرنا چاہئے جو سایہ دار ہیں اور ان جگہوں سے جہاں لوگ چلتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ان کاموں سے بچو جو لوگوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا ، "یہ کون سی حرکتیں ہیں؟" انہوں نے کہا ، "لوگوں کے واک وے میں یا ان کے سائے میں خود کو فارغ کرنا۔" (احمد ، مسلم ، اور داؤد)۔

کسی کو اپنی صفائی کے بعد اپنے نجی حصوں کو اچھی طرح سے پانی کے ساتھ چھڑکنا چاہئے۔ اگر اسے شبہ ہے کہ اس کے پاس سے کوئی پیشاب نکلا ہے تو وہ اپنے زیر جامے کو پانی سے بھی چھڑک سکتا ہے اور پھر اگر اسے بعد میں کچھ گیلا پن یا گیلا پن محسوس ہوتا ہے تو وہ اس بات کی تصدیق کرسکتا ہے کہ یہ صرف پانی ہے۔

دلچسپی کے مقامات:

کسی کو اپنے آپ کو فارغ کرنے کے لئے ، اگر صحرا کی طرح کسی کھلی جگہ پر ، زمین میں کوئی سوراخ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ کسی کو اپنے آپ کو دائیں ہاتھ سے صاف نہیں کرنا چاہئے۔

کسی کو اپنے آپ کو صاف کرنے کے بعد کسی کے ہاتھ سے کوئی بھی بدبو دور کرنا چاہئے۔ کسی کو بائیں پاؤں سے باتھ روم میں داخل ہونا چاہئے اور دائیں پیر سے باہر نکلنا چاہئے۔

<u>سبق 12 کی آیات</u>

أُيحَ ُيد ُيحَتِبر مِتيِّيُحِ َاذإوِ اَهودرواُ اهنَمنسحَأبِ ه اَللهِ الَّلهَ َلا نإنَّ َبيبِسِحََيَ ِشُ ل َكَ اَلعَ نَ َاكَ

اور جب آپ کو کچھ الفاظ کے ساتھ استقبال کیا جاتا ہے تو ، اس سے بہتر یا اسی لفظ کے ساتھ بہتر الفاظ سے سلام (کریں۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لے گا۔ (النساء: 86

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ذَافِ اذإفَلاوَ اوُرِفَشاَفِسنأَسنأَتشمث يدحلا

(الاحزاب: 53) staying اور جب تم کھا لو ، منتشر ہو - بات چیت میں خوشی سے نہ رہو

ضِ غبَا مِكضَغبُ هِجرُكِهجَكَ هَجَكَوُقلاب هلهِاِ وهُاِ اوُرهَجْتلاو يِبنلاً تِوصَ قَوفِ مِكتَاوصَ اوُتَلا نمآَوو نمأَذلا ذلهُحيأهحيأتن أتنِأَ مِعأِ ِمتنأوِ مِكلامعأَ

رُرَعَ شَت

اے لوگو! اپنی آواز کو رسول کی آواز سے بلند مت کرو اور نہ ہی جس طرح آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چیخیں اس سے اونچی آواز میں کہیں ، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہوجائیں جب کہ آپ (بے خبر ہو۔ (الحجرات: 2

أُ ز از ا از ز ازذ ززذ ز ا ا ا از ززيَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ يَخيَخ هنمن أيخ يَخيَخرا ز سعَ هِسزن مأيَخيَخن أنكَيِ ن اوزمِلَتلاِو نَّهنم

مِ لا ن مو ميلإاميلإا فَفَ نوملاظلاا مُهِ

اے لوگو! مرد دوسرے مرد کی تضحیک نہ کریں کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ طنز کرنے والوں سے طنز بہتر ہو ، اور نہ ہی عورتوں کو طنز کرنے والی عورتوں کا طنز کرنے والوں سے بہتر ہونا چاہئے۔ اور ایک دوسرے کی توہین مت کریں ، اور نہ ہی بد نام کو تفویض کریں۔ مسلمان ہونے کے بعد اسے گنہگار کہنے کی کتنی بنیاد ہے! اور جس نے توبہ نہ کی تو وہی ظالم ہیں (الحجرات : 11)

مدانمتل ني عف ام لع اوحبصتف لاهجب اموق اوبيص ت ن أ اونَّيبتف إبنب قسا ف ملكءاج نا اونمآ نيذَّلا اهحي أ يعنى

اے لوگو! اگر کوئی شرپسند آپ کے پاس کچھ خوشخبری لے کر آتا ہے تو اس کی تصدیق کریں ، کہیں ایسا نہ ہو
کہ آپ نادانستہ طور پر کچھ لوگوں کو تکلیف پہنچائیں اور پھر آپ نے اپنے کیے پر پچھتاوا رہے۔
الحجرات : 6))

سبق 12 کی احادیث

ا ا وُرسِّعُّتَ وَوَاوُرسِّيوَ ، ووو اوُرِّفَنَّتَ لاَوَاوُرشِّ بَ

لوگوں کو (مذہبی امور کے بارے میں) چیزوں کی سہولت فراہم کریں ، اور ان کے لئے سختی نہ کریں اور انہیں"
خوشخبری نہ دیں اور انہیں (اسلام سے) بھاگنے پر مجبور نہ کریں"۔

هعَمِسَ نْمَ ُكُ ههمَهفِئِ ، ص صُفِ وُفا ملاً مَ َلسَوَ ہِيْلَعَ ی َاصالله َ- الله ً الله َوُسِ رَ ملاُ کَ نَاکَ

اللہ کے رسول (ﷺ تاکہ کسی نے اس کی بات سنی جو یہ سمجھ سکتا ہے) ایک الگ انداز میں بات کی تھی

(سنن ابی داؤد)

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

سبق 13

والدین کا احترام

احترام کے معنی

احترام جرمنی کے لفظ احرفچٹ سے آیا ہے ، جس کا مطلب ہے خوف اور غیرت دونوں۔

عزت ایک عجیب و غریب لفظ ہے ، خوف اور عزت کا یہ امتزاج۔ خوف کہ کون سا اعزاز؛ غیرت جو خوف سے پھیلتی ہے۔ یہ کس قسم کا خوف ہوسکتا ہے؟ یقینی طور پر اس قسم کا خوف نہیں ہے جو ہم پر کسی نقصان دہ چیز کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا درد کا سبب بنتا ہے۔ اس طرح کا خوف ہمیں اپنے دفاع اور حفاظت کی تلاش کا سبب بنتا ہے۔ جس خوف سے ہم بات کریں گے وہ لڑنے اور بھاگنے کا نہیں ، بلکہ اس سے بدعنوانی کو روکتا ہے ، کسی کو دور رکھتا ہے ، اور کسی کی ذات کو سانس کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ کسی معزز شے کو چھو سکے۔ شاید اس خوف کو "خوف" کے طور پر بولنے سے بہتر ہوگا۔

والدین کے ساتھ اچھا ہونا

الحمد لله رب العالمين۔ اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے تمام کنبہ اور صحابہ کرم پر درود و سلام

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھgoodی سلوک کرنا شریعت میں فرض ہے۔ یہ قرآن، سنت اور مسلم علماء اللہ کے اجماع کی طرف سے قائم ہے (وتعالی کا فرمان ہے): {عبادت اللہ اور عبادت میں اس کے ساتھ کسی شامل ہونے، اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں، کو اچھا کرتے ہیں امام Masaakeen (غریب) ، وہ ہمسایہ جو رشتہ دار کا قریب ہے ، وہ پڑوسی جو اجنبی ہے ، آپ کا ساتھ والا ساتھی ، راہ گیر (آپ سے ملنے والا) اور وہ (غلام) جن کے تیرے دائیں ہاتھ ہیں۔ بےشک اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرتے اور تکبر کرتے ہیں} [4: 36]۔

نبی said نے فرمایا: "اس کی ناک کو خاک میں ملایا جائے ، اس کی ناک کو خاک میں ملایا جائے ، اس کی ناک کو خاک میں ملایا جائے یا وہ ذلیل ہو جائے ، (اس نے تین بار کہا) جس نے اپنے والدین کو ایک یا دونوں پایا ، بڑھاپا ، لیکن جنت میں داخل نہیں ہوا۔ " [مسلمان].

یہ فرمانبرداری بہت سی صورتیں اختیار کرسکتی ہے جیسے ، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ، ان کا خیال رکھنا ، بات کرنے میں ان کے ساتھ شائستہ ہونا ، اور ان کے معاملات اور مفادات کو ترجیح دینا وغیرہ۔ یہ عمر جب ضعیف ہوجاتی ہے تو یہ عمل زیادہ لازمی ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: {اور آپ کے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے ہو۔ اور یہ کہ آپ اپنے والدین کے ساتھ برتاؤ کریں۔ اگر ان میں سے ایک یا ان دونوں میں سے آپ کی زندگی میں بڑھاپہ ہوجاتا ہے تو ، ان کو حقارت کی بات نہ کہیں اور نہ ہی ان پر چیخیں بلکہ عزت کے لحاظ سے ان سے مخاطب ہوں۔ اور رحمت کے ذریعہ ان کے سامنے فرمانبرداری اور عاجزی کا بازو جھکاو اور کہو کہ اے میرے رب! ان پر اپنی رحمت عطا فرما جس طرح انہوں نے مجھے چھوٹا ہونے پر پالا تھا۔ 17 [17: 23 ، 24]۔

لہذا ، شکایت کرنے اور شکایت کرنے کا رواج والدین کی اطاعت کے خلاف ہے۔ یہ بھی جانئے کہ والدین کی اطاعت ان کی زندگی میں اور ان کی موت کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔

ابو اسید بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ بیٹھے تھے جب بنی سلیمہ قبیلے کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اب کچھ بھی ہے ، جس کے ذریعہ ، میں اب ان کی وفات کے بعد اپنے والدین کے لئے خیرات کے ذریعہ کچھ کرسکتا ہوں؟ ' نبی Prophet نے جواب دیا: ہاں ، ان کے لئے دعا کر کے اور (اللہ کی) رحمت اور بخشش مانگ کر ، ان کے وعدوں اور وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ، ان لوگوں کے ساتھ احسان کیا جو ان کے ذریعہ آپ سے وابستہ ہوسکتے ہیں ، اور اپنے دوستوں کا احترام کرتے ہیں۔ 1 [ابو داؤد].

امام مسلم نے ابن عمر (رض) سے روایت کیا کہ رسول اللہ said کہ نے فرمایا: "سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ وہ شخص جو اپنے والد کے دوست کے ساتھ نرمی اور فیاض ہو"۔

کسی کے والدین کے ساتھ اچھ treatment، پریزنٹیشن دینے ، سلوک کرنے کی شرائط ، سلوک بات کرنے ، ا تعلقات استنباط کرنے ، ان کی عزت کرنے اور ان کی تعمیل کرنے کے طریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

ہمارے والدین کا احترام کرنا

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

والدین اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے بدلے میں وہ کس چیز کے مستحق ہیں؟ ایک طویل ، مشکل دن کے اختتام پر ، میں آخر کار اپنی نو ماہ کی بیٹی کو سونے کے لئے رکھ دیا۔ میں اس کے معصوم چہرے پر گہری نظر ڈالتا ہوں۔ ایک تیز دن کی فلیش بیکس میرے ذہن میں چلتی ہے۔ کھانا کھلانا ، تبدیل کرنا ، پیچھا کرنا ، تعلیم دینا

تب میرے خیالات گیئر بدل جاتے ہیں جیسے ہی میں اس کے مستقبل کے بارے میں سوچتا ہوں۔ اس کے لئے زندگی کیا ہے؟ کیا یہ ہنسی خوشی ہوگی یا آنسوں اور درد کا؟ کیا وہ سب سے بہترین مسلمان ہوگی جو وہ ہوسکتی ہے یا کوئی یا کوئی چیز اسے گمراہ کردے گی؟ کیا میں وہاں اس کی رہنمائی کرنے اور اسے سیدھے راستے پر جانے کے لئے حاضر ہوں گا؟ کیا وہ اس کی پرواہ بھی کرے گی یا سنے گی؟ تب میں اس کے تیز اور اچانک چیخ کے ذریعہ حاضر ہوکر واپس چلا گیا ، اور یہ دعا کر رہا ہوں کہ یہ کوئی اور طاقتور نہ ہو ۔ اللہ جانتا ہے کہ میں کتنا پیار کرتا ہوں ، اور میری نیند کو بہت پسند کرتا ہوں۔

اس سے ملتے جلتے خیالات اور واقعات وہی ہیں جو ہر والدین ، خاص طور پر ماں کو ہوتا ہے یا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ اس فہرست میں وقت ، رقم ، نیند اور بعض اوقات معاشرتی زندگیاں بھی سر فہرست ہیں۔

اس کے بدلے میں وہ کس چیز کے مستحق ہیں؟ ٹھیک ہے ، آپ واپس وقت اور نیند نہیں دے سکتے۔ انہیں یقینی طور پر آپ کے پیسوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے (جب تک کہ آپ کے پاس ملازمت نہ ہو تب بھی وہ شاید آپ کو یہ کام دے دیں)۔ وہ آپ سے جو کچھ پوچھتے ہیں وہ تھوڑی عزت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات پر متفق ہوجائیں گے کہ وہ آپ کے لئے جو بھی کرتے ہیں ، ان کے لئے آپ کم سے کم کام کرسکتے ہیں۔

بہرحال میرا کیا مطلب ہے؟ ٹھیک ہے ، شروعات کے ل، ، اگر وہ آپ سے کچھ کرنے کو کہتے ہیں۔ یقین ہے کہ آپ کسی چیز کے بیچ میں ہوں گے یا ہوسکتا ہے کہ آپ تھک گئے ہوں یا مصروف ہو۔ جیسے ہی آپ وہ کرتے ہیں جو آپ چاہتے ہیں ، آپ جو کچھ بھی کر رہے تھے وہ کر کے واپس جا سکتے ہیں۔ اچانک گلے ملنے ، بوسے اور مسکراہٹیں کسی کا بھی دن روشن کردیں گی۔

تاہم ، آپ کو جن سب سے بڑی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے وہ رویہ ہے۔ یہ شاید بے عزتی کی سب سے مشہور شکل ہے۔ واپس بات کرنا ، آنکھیں گھمانا اور انہیں "ہاتھ سے بات" کرنا سب اسی زمرے میں آتے ہیں۔

اللہ پاک قرآن میں ارشاد فرماتا ہے۔

اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ آپ اس کے سوا اور کسی کی خدمت نہیں کریں گے اور اپنے والدین کی بھلائی" کریں۔ اگر وہ دونوں یا آپ کے ساتھ بڑھاپے پر پہنچ جائیں تو ان سے مت کہو اور نہ ہی 'اف' (ایک اور نہ ہی ان پر طنز کریں اور ان سے نرمی کی باتیں کریں ، اور ان کے ساتھ شفقت کے ساتھ نرمی اختیار کرو ، اور کہو ، اے میرے رب ، ان [پر شفقت فرما ، جب انہوں نے مجھے چھوٹا کردیا (جب میں چھوٹا تھا) " [17: 23-24

ان کو اتنا مت کہو جیسے "ڈف"۔ "ڈف" ایک لفظ بھی نہیں ہے! یہ صرف ایک آواز ہے جب آپ سانس چھوڑتے ہو ، ناراضگی ظاہر کرتے ہو۔ اگر چھوٹا پرانا "ڈف" حرام ہے ، (حرام) تو بالکل "نہیں" یا "میں نہیں چاہتا" کے بارے میں کیا ہے؟ وہ شاید اور بھی حرام ہیں! پیغمبر اکرم (ص) نے فرمایا "(ان میں سے) بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شریک (ہونا ، والدین کی نافرمانی کرنا ، کسی کا قتل کرنا ، اور (جان بوجھ کر) جھوٹی قسم اٹھانا۔" (بخاری

کیا آپ واقعتا want بڑے گناہوں کا! صرف اس want چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کو سزا دے یا آپ سے ناراض ہوجائے صرف اس want بڑے گناہوں کا! کیا آپ واقعتا وجہ سے کہ آپ نے میز نہیں بٹھایا؟ یا اس وجہ سے کہ آپ نے وہ نہیں کیا جو آپ کے والد نے کہا تھا کیوں کہ اسے نہیں معلوم کہ کیا ٹھنڈا ہے؟ اس کے علاوہ ، جب آپ کو اپنے مطالبات کو پورا کرنے کی ضرورت ہو تو آپ کی والدہ کے پاس بھی کوئی انتخاب نہیں تھا۔ اس نے ابھی دم لیا اور آکسیجن کی کمی سے بیہوش ہوجانے سے پہلے ہی اس نے آپ کو اتنی تیزی سے بدل دیا کہ وہ کرسکتا ہے۔

مزید یہ کہ ، آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو کچھ چلتا ہے وہ آس پاس آتا ہے۔ جس طرح سے آپ اپنے والدین کے ساتھ سلوک کرتے ہیں ، آپ کے بچے بھی آپ کے ساتھ سلوک کریں گے۔ آپ کو گھر سے باہر ہر ایک کو عزت اور اپنی اچھی پہلو ظاہر نہیں کرنا چاہئے لیکن جب آپ گھر آتے ہیں تو آپ اپنے والدین کو اس کے برعکس دکھاتے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ وہ سلوک کریں جس طرح آپ کے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں نہ صرف آپ کے بچوں بلکہ اپنے دوستوں ، ہم جماعتوں اور اساتذہ کے ذریعہ۔

آپ جو کچھ نکات آزما سکتے ہیں وہ ان کی درخواستوں کا جواب "یقینی" یا "یقینا" کے ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ تھوڑے سے الفاظ ہیں جو بہت آگے چلتے ہیں۔ ان کو ردی کی ٹوکری میں لے کر یا حیرت زدہ کریں جب آپ اپنے بہن

بھائیوں کو رات کے کھانے پر باہر جاتے ہوئے دیکھنے کی پیش کش کرتے ہیں۔ وہ آپ کو ایک مختلف روشنی میں دیکھیں گے اور وہ آپ کا زیادہ احترام کریں گے۔

آپ کے والدین آپ سے اتنے خوش ہوں گے کہ وہ آپ کو ہر ہفتے 100 ڈالر کی شاپنگ اسپری دینے کا فیصلہ بھی کرسکتے ہیں! واہ ہو! ٹھیک ہے ، شاید نہیں۔ لیکن وہ یقینا آپ کے ساتھ خوش ہوں گے اور سب سے اہم بات یہ کہ اللہ آپ کے ساتھ بھی خوش ہوگا۔

مندرجہ ذیل صورتحال میں غیر مسلم والدین کے ساتھ برتاؤ کیا کریں؟

امام مسلم نے سعد بن ابی وقاقس کی کہانی بیان کی جس کی والدہ نے قسم کھائی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اس سے بات نہیں کریں گی اور وہ اسلام چھوڑنے تک نہ کھائیں گے نہ پییں گی۔ اس نے کہا ، "اللہ نے آپ کو والدین کی اطاعت کا حکم دیا ہے ، میں آپ کی ماں ہوں ، لہذا آپ کو میری اطاعت کرنی چاہئے۔" وہ بالآخر اس وقت تک وہاں سے چلی گئیں جب تک کہ کسی کو اس کے لئے کچھ پانی گبکنا پڑے۔ اسی وجہ سے ، مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی:

"اب ہم نے اپنے والدین کی طرف انسان کی بھلائی کا حکم دیا ہے۔ پھر بھی (انہیں اس کے باوجود) کوشش کرنی چاہئے (کہ آپ کو میرے ساتھ شرک کا ارتکاب کرو جس کا آپ کو علم ہی نہیں ہے ، ان کی اطاعت نہ کریں۔" (29: 8

، اللہ یہ بھی فرماتا ہے

"پھر بھی انھیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ مجھ سے اس چیز کو شریک کریں جس کے بارے میں آپ کو کچھ بھی علم (نہیں ہے ، ان کی اطاعت نہ کریں۔ لیکن پھر بھی انہیں دنیا کی زندگی میں شفقت کے ساتھ شریک کرنا ہے۔" (31: 15

ان آیات نے غیر مسلم والدین کے ساتھ معاملہ یا معاملہ بہت واضح کردیا ہے۔ کسی کو یہ تصور بھی نہیں ا ہے یا اسے احسان کرنے کی حیثیتbeing کرنا چاہئے کہ کفر اور خطا کار کے معاملات میں ان کی اطاعت کرنا اچھ سے دیکھتا ہے۔ اللہ کے حقوق ہر ایک پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ اطاعت کا مطلب حرام یا ایسی چیزوں میں شامل ہونا نہیں ہے جو ضرورت سے زیادہ ہوں۔ ہم میں سے جو لوگ غیر مسلم معاشروں میں رہتے ہیں ، غیر مسلم والدین کی اطاعت کے موضوع پر غور سے غور کرنا چاہئے۔

مثال کے طور پر ، کوئی شخص ان مواقع پر تحائف کا تبادلہ کرکے یا ان کو مبارکباد دیتے ہوئے کرسمس ، مدرز ڈے ، تھینکس گیونگ ، یوم آزادی وغیرہ کو نہیں منا سکتا۔ نیز ، اگر وہ توقع کرتے ہیں کہ آپ ان سے باہر جاتے وقت اپنا حجاب اتاریں گے ، یا خاندانی اتحاد کے دوران مرد / خواتین رشتہ داروں کے ساتھ بات چیت کریں گے ، یا رات کے کھانے سے قبل ہاتھ پکڑ کر رب کی نماز پڑھیں گے ، تو آپ ان کی بات نہیں مان سکتے۔

انہیں کاٹ مت

کچھ لوگ اپنے والدین سے مایوس ہوجاتے ہیں اور ان سے تعلقات منقطع کردیتے ہیں کیونکہ وہ آپ کے نئے مذہب کو نہیں سمجھتے ہیں ، یا اس وجہ سے کہ وہ آپ کی باتوں کو کہتے اور کرتے ہیں جو آپ کو پریشان کرتے ہیں۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے ہیں تو ، پچھلی آیت (31: 15) پر غور سے غور کریں۔ یہ نہیں کہتا ہے ، "انہیں کاٹ دو ،" بلکہ "ان کی اطاعت نہ کرو ،" یعنی شرک کے معاملات میں۔ جہاں تک ان کے ساتھ برتاؤ اور سلوک کرنے کا تعلق ہے تو ، پھر بھی اس کی ضرورت آیات کے گھوسلا حصے کی وضاحت کے طور پر ہے

"لیکن (پھر بھی) ان کی دنیا کی زندگی میں شفقت کے ساتھ صحبت ہے۔"

بدقسمتی سے ، بہت سے نئے مسلمان اس نکتے کو نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے والدین کو منقطع کردیں اور انہیں پوری زندگی سے دور کردیں۔ انہیں اس آیت پر غور کرنا چاہئے اور اپنے تعلقات پر غور کرنا چاہئے۔ ہمارے والدین کا ہم پر ہمیشہ سے حق ہے اور ہمیں ان کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے۔

نیز ، کسی کو بھی غیر مسلم والدین کی جہاد میں جانے کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ بخاری اور مسلم کے ذریعہ پیش آنے والے واقعہ کو اس معاملے کی مکمل وضاحت کرنی چاہئے:

حضرت ابوبکر کی بیٹی اسماء کی ایک غیر مسلم والدہ تھیں جو مکہ مکرمہ میں رہتی تھیں ، جبکہ وہ اپنے والد اور باقی مسلمانوں کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ منورہ چلی گئیں۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد ، امن قائم ہوا اور وہ ایک دوسرے سے مل سکتے تھے۔ چنانچہ اس کی والدہ اسماء سے ملنے مدینہ منورہ آئیں۔ وہ اسماء سے کچھ تحائف اور عطیات چاہتی تھی۔

اسماء کو یقین نہیں تھا کہ وہ کیا کرے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی ماں اسلام سے نفرت کرتی ہے اور مشرک تھی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آئیں ، انھیں اس صورتحال سے آگاہ کیا ، اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ بھی رشتہ داریوں میں شامل ہوجائیں اور اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ نبی کریم صلی (اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے کے لئے کہا ، "ہاں ، اس کے ساتھ احسان برتاؤ۔" (بخاری ، مسلم اور ابو داؤد

کرنے کا بہترین کام Do ان کے ل

، کے بچوں غیر مسلم والدین بھی ان کے لئے دعا کرنی چاہئے. اللہ فرماتا ہے

"یہ پیغمبر اکرم (ص) اور ان لوگوں کے لئے مناسب نہیں ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ مشرکین کے ل forgiveness معافی کی دعا کرنی چاہئے ، حالانکہ وہ اپنے رشتے دار ہیں ، یہ واضح ہونے کے بعد کہ وہ دوزخ کے ساتھی ہیں۔" (9: (113

یہ غیر مسلم ہونے کے ناطے کفر پر مرنے کے بعد ہے ۔ تاہم ، جائز ہے کہ ان کی زندگی میں ان کی رہنمائی کریں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابوہریرہ نے اسلام قبول کیا تو اس کی والدہ کافی دیر تک کافر رہیں۔ اس نے اسے مسلسل اسلام کے حق میں راضی کرنے کی کوشش کی ، لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ بہر حال ، وہ اس کی عزت کرتا رہا اور اس کی اطاعت کرتا رہا۔ ایک بار جب وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی تو وہ گستاخ ہوگئی اور پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں کچھ توہین آمیز تبصرے کی۔ اس کی وجہ سے ، ابوہریرہ بہت تکلیف میں تھے۔ وہ نبی کے ، پاس گیا اور شکایت کرتے ہوئے کہا

"اے اللہ کے رسول! میں نے ہمیشہ ہی اپنی والدہ کو اسلام قبول کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ہمیشہ اس کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ لیکن آج جب میں نے انہیں اللہ تعالی پر یقین کرنے کا کہا تو وہ بہت ناراض ہوگئی اور آپ کی توہین کرنے اور ملامت کرنے لگی جس میں نے کھڑا نہ ہوسکا اور میری آنکھوں میں آنسو آگئے ، یا رسول اللہ! اللہ سے کہ وہ میری والدہ کا دل اسلام میں کھول دے۔ He دعا کیج

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فورا. ہی ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ، "یا اللہ تعالٰی ، ابوہریرہ کی والدہ کی رہنمائی کریں۔" ابوہریرہ بہت خوش ہوا اور گھر چلا گیا۔ جب وہ گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ دروازہ اندر سے بولا ہوا تھا لیکن اس نے بہتے ہوئے پانی کی آواز سنی ، جس نے اسے یقین دلایا کہ اس کی والدہ نہا رہی ہیں۔ اس کے نقش قدم سن کر ، اس نے جلدی سے غسل ختم کی۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔ اس نے کہا ، "میرے بیٹے ابوہریرہ ، اللہ "نے آپ کو سنا ہے۔ گواہ رہو کہ میں شہادت پڑھتا ہوں۔

وہ سراسر خوشی سے چیخنے لگا اور اس خبر کے ساتھ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس واپس چلا گیا کہ اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول کرلی ہے اور اپنی والدہ کو اسلام کا خزانہ عطا کیا ہے۔ رسول اللہ کو کچھ some (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ سن کر خوش بھی ہوئے۔ اس نے اللہ کی حمد کی اور ابوہریرہ نصیحت کی۔ پھر ، اس کی درخواست پر ، انہوں نے دعا کی ، "اے اللہ ، ابوہریرہ اور اس کی والدہ کی محبت کو تمام "سچے مسلمانوں کے دلوں میں ڈالیں اور تمام سچے مسلمانوں کی محبت ان دونوں کے دلوں میں ڈال دیں۔

اگر یہ عقیدہ اور اسلام کی بنیاد کی بات نہیں ہے تو ، ان کے ساتھ احسن کرنے اور احسان کرنے کا قاعدہ ہے۔ نرم سلوک اور پیار کرنا نہ صرف ہماری ذمہ داری ہے بلکہ یہ وہ ذریعہ بن سکتا ہے جس کے ذریعہ وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔ یہ ہمارے غیر مسلم والدین کے لئے سب سے بہتر کام ہے ۔

اسلام میں بچوں کے حقوق

آئیے پہلے ان بچوں کو اسلامی تصور کے مطابق مرتب کریں جس کا مطلب ہے مرد اور عورت دونوں۔ کچھ اسلامی مخالف تصورات اسلام پر مرد اور خواتین بچوں کے درمیان فرق کرکے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ وراثت کے لحاظ سے لڑکوں کو لڑکیوں سے زیادہ ترجیح دیتی ہے ، 'عقیقہ' (لڑکے کی پیدائش کے وقت دو میمنے بھیڑ ، اور صرف ایک بچی کے لئے ذبح کرنا)) اور دیگر امور حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق ، مرد اور عورت دونوں اللہ تعالی کی بارگاہ میں یکساں ہیں۔

تاہم ، ہر ایک جسمانی طور پر کچھ خاص کاموں اور فرائض کی انجام دہی کے لئے جسمانی طور پر تیار اور لیس ہوتا ہے جو اس کی فطرت کے مطابق ہیں۔ مذہبی فرائض میں سب ایک بار پھر برابر ہیں ، سوائے کچھ مستثنیات کے جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بیان کیا ہے اور بیان کیا ہے یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اعلان اور بیان کردہ ہے۔ صرف ان اختلافات کو صرف اسلام اور اس کی تعلیمات کے مطابق تسلیم کرنا ہے اور ان کا احترام کرنا ہے۔

بچے ، اسلام کے مطابق ، متعدد اور متعدد حقوق کے مستحق ہیں۔ ان حقوق میں سب سے پہلے اور اہم حق یہ ہے کہ ان کا صحیح طور پر پرورش ، پرورش اور تعلیم ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کو ان کی پوری زندگی مناسب ، مناسب اور مناسب دینی ، اخلاقی اور اخلاقی رہنمائی دی جانی چاہئے۔ انہیں suitable تک قائم رہنے کے ل صحیح اقدار ، صحیح اور غلط ، صحیح اور غلط ، صحیح اور غلط ، مناسب اور نامناسب اور اسی طرح کے معنی وغیرہ پر کندہ ہونا چاہئے۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن مرد اور پتھر ہیں۔ (: 66:))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا:

آپ (لوگوں) میں سے ہر ایک چرواہا ہے۔ اور ہر ایک اپنی ذمہ داری کے تحت آنے والی ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔ ایک" آدمی اپنے ہی خاندان کے چرواہے کی طرح ہوتا ہے ، اور وہ ان کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ "یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کی ہے۔

لہذا بچے والدین کو دیا ہوا ایک امانت ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن والدین کو اس اعتماد کا ذمہ دار بننا ہے۔ والدین اپنے بچوں کی اخلاقی ، اخلاقی اور بنیادی اور ضروری مذہبی تعلیمات کے لئے بنیادی طور پر ذمہ دار ہیں۔

اگر والدین یہ ذمہ داری نبھاتے ہیں تو وہ قیامت کے نتائج سے آزاد ہوں گے۔ بچے بہتر شہری بنیں گے اور ان کے والدین کی نگاہوں میں خوشی ، پہلی زندگی اور آخرت میں۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

"ہم ان کے گھر والوں میں families اور جو لوگ ایمان لائے اور جن کے اہل خانہ ان کی پیروی کریں گے ان کے ل شامل ہوں گے اور نہ ہی ہم ان کو ان کے کاموں سے (کسی پھل) سے محروم کردیں گے۔ (پھر بھی) ہر شخص اپنے (اعمال کا عہد کرنے والا ہے۔" (52:21

مزید یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مرنے کے بعد ، انسان کے اعمال (یقینی طور پر) تین کاموں کے سوا بند ہوجائیں گے ، یعنی: ایک مستقل خیراتی فنڈ ، عطیہ یا خیر سگالی؛ لوگوں کو فائدہ اٹھانے کے لئے اللہ رب العزت continuously علم چھوڑ دیا گیا۔ اور پرہیزگار نیک اور پرہیزگار بچہ جو اپنے والدین کی روح کے ل سے مستقل دعا کرتا ہے۔ "یہ حدیث مسلم نے بیان کی ہے۔ در حقیقت ، اس طرح کا بیان بچوں کی مناسب پرورش کی قدر کو ظاہر کرتا ہے۔ موت کے بعد بھی اس کا لازوال اثر پڑتا ہے۔

بدقسمتی سے ، ہر معاشرے میں ، نسل ، نسل ، معاشرتی اور معاشی حیثیت وغیرہ سے قطع نظر ، زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے بہت سارے والدین نے ، اپنے ہی بچوں کے اس مسلط حق کو ان کے نزدیک نظرانداز کیا ہے۔ ایسے افراد واقعی اپنی غفلت کے نتیجے میں اپنے بچوں کو کھو چکے ہیں۔ ایسے والدین اس وقت کے بارے میں اتنے لاپرواہ رہتے ہیں کہ ان کے بچوں نے بغیر کسی فائدہ کے گزارا ، جن دوستوں سے وہ صحبت کرتے ہیں ، وہ جہاں

جاتے ہیں ، وغیرہ۔ ایسے والدین پرواہ نہیں کرتے ، اپنے بچوں کے کہاں جاتے ہیں ، جب وہ واپس آجاتے ہیں تو بالکل اس سے بے نیاز رہتے ہیں۔ آگے اور اسی طرح ، بچوں کو کسی بھی ذمہ دار بالغ اور نگہداشت نگرانی کے بغیر بڑھنے کا سبب بنتا ہے۔

ایسے والدین اپنے بچوں کو دوسروں کے ساتھ مناسب طرز زندگی ، طرز عمل یا یہاں تک کہ صحیح رویوں کی ہدایت ، ہدایت یا رہنمائی کرنے میں بھی نظرانداز کرتے ہیں۔ پھر بھی ، آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ والدین اپنی دولت کے بارے میں اتنے محتاط ہیں۔ وہ اپنے کاروبار ، کام اور دوسری صورت میں بے حد فکر مند ہیں۔ وہ مادیت پسندی کے حصول کے حصول میں ایک انتہائی کامیاب زندگی گزارنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں ، حالانکہ یہ ساری دولت حقیقت میں ان کی نہیں ہے۔ قبر پر دولت کوئی نہیں لے گا۔

بچوں کو نہ صرف اچھی طرح سے کھلایا جائے ، اچھی طرح سے تیار کیا جائے ، موسموں اور ظاہری شکل کے لئے مناسب طریقے سے ملبوس ، رہائش اور سہولیات کے لحاظ سے اچھی طرح سے نگہداشت کی جائے ۔ تعلیمی ، مذہبی تربیت ، اور روحانی رہنمائی کے لحاظ سے بچے کو موازنہ نگہداشت کی پیش کش کرنا زیادہ ضروری ہے۔ ایک بچے کا دل ایمان سے بھرنا چاہئے۔ ایک بچے کے ذہن کو مناسب رہنمائی ، علم اور دانشمندی کے ساتھ تفریح کرنا چاہئے۔ کپڑے ، کھانا ، رہائش ، تعلیم کسی بھی طرح سے ، بچے کی مناسب دیکھ بھال کا اشارہ نہیں ہے۔ مناسب تعلیم اور کھانے ، گرومنگ اور ظہور سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ his رہنمائی بچے کے ل

والدین پر بچوں کے حقوق میں سے ایک ان کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کرنے کے لئے ہے بہبود اعتدال. زیادہ خرچ یا غفلت اسلام میں قبول نہیں کی جاتی ، قبول نہیں کی جاتی ہے یا یہاں تک کہ برداشت نہیں کی جاتی ہے۔ اس طرح کے طریقوں سے معاشرتی حیثیت سے قطع نظر بچے پر منفی اثر پڑے گا۔ مردوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں اور گھر والوں کے ساتھ بدتمیزی نہ کریں ، جو ہر مذہب اور معاشرے میں ان کے فطری وارث ہیں۔ کیوں کوئی ان لوگوں کے ساتھ بدتمیزی کرے گا جو اس کی دولت کے وارث ہوں گے؟ بچے اتنے اہم حق کے مستحق ہیں۔ یہاں تک کہ اگر والدین نے ان کی زندگی گزارنے کے لئے مناسب فنڈز دینے سے انکار کردیا تو وہ خود کو برقرار رکھنے کے لئے اپنے والدین کی دولت سے اعتدال سے لینے کی اجازت بھی رکھتے ہیں۔

مالی تحائف کے لحاظ سے بھی بچوں کو یکساں سلوک کرنے کا حق ہے۔ دوسروں پر کسی کو ترجیح نہیں دی جانی چاہئے۔ سب کے ساتھ منصفانہ اور یکساں سلوک کیا جانا چاہئے۔ کسی کو بھی والدین کی طرف سے اس کے تحفہ سے محروم نہیں کیا جانا چاہئے۔ والدین کی زندگی کے دوران وراثت کے حق سے محروم کرنا ، یا دوسرے مالی تحائف پر پابندی لگانا یا دوسرے بچے سے والدین کی ترجیح کو اسلام کے مطابق ناانصافی سمجھا جائے گا۔ ناانصافی یقینی طور پر ایک گھر کے بچوں میں نفرت ، غصے اور خوف و ہراس کی فضا کا باعث بنے گی۔ در حقیقت ، اس طرح کی ناانصافی سے ، ممکنہ طور پر ، بچوں میں دشمنی پیدا ہوسکتی ہے ، اور اس کے نتیجے میں ، اس سے پورے خاندانی ماحول پر اثر پڑے گا۔

کچھ معاملات میں جب ایک خاص بچہ اپنے بڑھاپے والدین کی دیکھ بھال کرسکتا ہے ، مثال کے طور پر ، والدین کی وجہ سے اس طرح کے بچے کو خصوصی تحفہ دیا جاتا ہے ، یا اسے مکان ، فیکٹری ، زمین ، فارم کی ملکیت جاری کردی جاتی ہے۔ ایک کار ، یا کوئی دوسری قیمتی چیزیں۔ تاہم ، اسلام ایسے خیال رکھنے والے ، پیار اس قدر مالی ثواب سمجھتا ہے۔ ایک دیکھ بھال to کرنے والے اور شاید فرمانبردار بچے ، کو ایک غلط فعل کے ل کرنے والا بچہ صرف اللہ تعالی کی طرف سے اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

اگرچہ یہ اچھی بات ہے کہ اس طرح کے بچے کو اس کی لگن اور خصوصی کوششوں کی تعریف کی جائے ، لیکن اس سے اللہ سبحانہ وتعالی کی نافرمانی کا باعث نہیں ہونا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ دل

اور اس طرح کے پیار کرنے والے اور دیکھ بھال کرنے والے بچے کے احساسات بدل سکتے ہیں ، ایک وقت پر ، جس سے وہ ایک گندا اور نقصان دہ بچہ بن جاتا ہے۔ اسی ٹوکن کے ذریعہ ، ایک گندی بچہ کسی بھی وقت تبدیل ہوسکتی ہے ، اسی طرح ، ایک ہی والدین کے لئے ایک بہت ہی دیکھ بھال کرنے والا اور مہربان بچہ بننے کے ل..

قلب و احساسات ، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ، اللہ رب العزت کے ہاتھ میں ہے ، اور کسی بھی وقت اور بغیر کسی سابقہ اطلاع کے کسی بھی سمت کا رخ موڑ سکتا ہے۔ واقعی ، یہ ایک اور وجہ ہے کہ کسی دوسرے بچے کی مالی ترجیح کے عمل کو روکنے کے لئے۔ دوسری طرف ، اس بات کی کوئی ضمانت یا ضمانت نہیں ہے کہ دیکھ بھال کرنے والا بچہ اپنے والدین کے مالی تحفے کو دانشمندی سے سنبھال سکتا ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ، انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ایک ساتھی النعمان بن بشیر نے اطلاع دی جس نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے ایک بچے کو ایک نوکر عطا کیا ہے (اس تحفہ کے لئے گواہی دینے کے لئے کہا)۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: "کیا آپ نے اپنے ہر ایک بچے کو ایک جیسا عطا کیا؟"

نے فرمایا: ”اللہ رب العزت سے said کو اس بارے میں منفی طور پر آگاہ کیا گیا تو آپ P جب اللہ کے رسول ڈرو اور اپنے تمام بچوں کے ساتھ انصاف کرو۔ میرے علاوہ کسی اور شخص کی گواہی حاصل کریں۔ میں ناانصافی کی کوئی گواہی نہیں دوں گا۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ کے رسول، نے ایک بچے کو دوسروں پر ترجیح دینے کے اس عمل کو "ناانصافی" قرار دیا۔ اسلام میں ظلم اور ممنوع ہے۔

لیکن ، اگر والدین نے اپنے کسی بچے کو کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مالی معاوضہ دیا ، جیسے طبی علاج کی کوریج ، شادی کی قیمت ، کاروبار شروع کرنے کی لاگت وغیرہ ، تو اس طرح کی گرانٹ کو کسی ایکٹ کی درجہ بندی نہیں کیا جائے گا۔ ناانصافی اور ناانصافی کی۔ اس طرح کا تحفہ بچوں کی ضروری ضروریات میں خرچ کرنے کے حق کے تحت آجائے گا ، جو ایک تقاضا ہے جو والدین کو پورا کرنا چاہئے۔

اسلام دیکھتا ہے کہ اگر والدین تمام بچوں کے لئے ضروری تربیت ، تعلیمی حمایت ، اخلاقی ، اخلاقی اور مذہبی تعلیم کی فراہمی کے لحاظ سے اپنے فرائض پورے کرتے ہیں تو یہ یقینی طور پر زیادہ خیال رکھنے والا بچہ ، بہتر خاندانی ماحول اور بہتر معاشرتی ماحول اور بیداری کا باعث بنے گا ۔ دوسری طرف ، والدین کی ان فرائض منصبی میں کسی قسم کی غفلت بعد کی عمر میں والدین کے ساتھ کسی بچے کے ضیاع یا ناروا سلوک کا باعث بن سکتی ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق

تمام رشتہ دار ، فوری یا دور ، مومن مسلمانوں پر کچھ حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہر رشتہ دار کو اسلامی تعلیمات کے مطابق حقوق کی ایک خاص سطح حاصل ہے۔ اس طرح کی سطح فرد کے قریبی تعلقات پر منسلک ہے ، کیونکہ یہ اللہ رب العزت ، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کیا ہے۔ اللہ تعالی کے نزدیک اچھے معاشرتی تعلقات اور نتیجہ خیز تعلقات انتہائی قابل قدر ہیں۔ لہذا ، اس طرح کے تعلقات کو اسلامی نقطہ نظر

سے مطالعہ کرنا ، ان کا مشاہدہ کرنا اور باہمی تعلقات استوار کرنا بہتر معاشرے ، قریبی تعلقات ، ایک زیادہ ہم آہنگی برادری اور ایک بہتر ماحول کا باعث بنتا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: "اور رشتہ

(داروں کو ان کا حق ادا کرو" (17: 26

:اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

(خدا کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین ، بھتیجے ، کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔" (4:36"

ہر مسلمان فرد ، مرد اور عورت جوان یا بالغ ، غریب یا امیر ، قریبی یا دور دراز سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ضروری ہے۔ سب سے گزارش ہے کہ رشتہ داروں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کی جائے اور ہر سستی ذرائع سے چاہے وہ جسمانی ، ذہنی ، روحانی ، اخلاقی ہو یا مالی۔ مدد کی مقدار رشتے دار کی حیثیت یا رشتہ کی سطح کے متناسب ہے ، اور اس طرح کے رشتے دار کی ضرورت کی بنیاد پر اس کی تشخیص کی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی دینی تعلیمات ، اخلاقی ذمہ داریوں ، ذہنی فیصلے اور خالص فطری تقاضوں اور ذمہ داریوں پر مبنی اپنی خوبیوں کا حامل ہے۔ دوسری طرف یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسلام زمین کے چہرے پر انسان کے خالص ، فطری اور فطری تقاضوں سے کس حد تک متفق ہے۔

اسلام اور اس کی صحیح ، خالص اور درست تعلیمات کے پابند ہونے والے مسلم افراد کو ماننے کے لئے بار بار وقت کی تاکید کی جاتی ہے اور ایک رشتے دار کے لئے اس طرح کے نیک کام کی قدر کے ساتھ اسے مسلسل یاد دلایا جاتا ہے۔ بہت سارے بیانات اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں کہ قرآن پاک اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، محمد بن عبد اللہ ، پی بی یو ، دونوں نے اس کی تائید کی ہے ، جیسا کہ ہم ذیل کے پیراگراف میں واضح کریں گے۔

حق اشاعت ورچوئل یونیورسٹی آف پاکستان ©

ابوہریرہ ، رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا: "اللہ رب العزت نے تمام :مخلوقات کو تخلیق کیا۔ اپنی مخلوق کو ختم کرنے پر ، رحم رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور کہا

اے اللہ! یہ اس جگہ کا ہے جو آپ سے پناہ مانگتا ہے تو آپ کا بائیکاٹ کریں اور اس پر پابندی لگائی جائے یا اسے" خارج کردیا جائے۔" اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: "ہاں۔ بے شک۔ یہ قبول نہ کرو کہ میں (خود) آپ سے دوستی کروں گا جو آپ سے (رحم کی نسبت) دوستی کرے گا ، بلکہ رشتہ داروں نے پیدا کیا ہے اور رحم کے تعلقات اور رشتے کی وجہ سے ایک ساتھ باندھ رکھا ہے۔ اور میں کیا میرے تعلقات بند کردیں گے اور آپ پر پابندی لگانے والے پر پابندی لگائے گی ؟! " رحم نے کہا: "میں قبول کرتا ہوں۔" اللہ رب العزت نے فرمایا: "میں تمہارے لئے یہ یقین دہانی کراتا ہوں۔" :پھر ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر آپ قرآن مجید کے نزول کی خواہش کریں تو پڑھیں

پھر ، کیا تم سے یہ توقع کی جانی چاہئے کہ اگر تم کو اقتدار میں لایا جاتا ، تو تم اس ملک میں فساد برپا" کرو گے ، اور رشتے داروں اور تعلقات کو توڑ دو گے؟ یہ وہ آدمی ہیں جن پر خدا نے لعنت بھیجی ہے اس نے انہیں (بہرا کردیا اور ان کی بینائی کو اندھا کردیا۔ "(47:22 ، 23

یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اطلاع ہے کہو: "جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے ، اللہ تعالی اور قیامت کے دن بات چیت کرے ، اچھ ہے ، شائستہ اور اس کے لواحقین اور رشتہ داروں یا رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرے۔" یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں روایت کرتے ہیں۔

یہ دیکھنا بدقسمتی ہے کہ بہت سارے لوگ اس طرح کے اہم معاشرتی حقوق اور مذہبی ذمہ داریوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ بہت سارے مسلمان ، بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نرم سلوک کرنے کی پرواہ نہیں کرتے ہیں غریب اور نادار ہیں ، اور نہ ہی معاشرتی تعلقات یا یہاں تک کہ کسی اور مدد کے ذریعہ کہ وہ بلا معاوضہ قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات آپ کو کسی شخص کو ، اس کے برعکس ، سخت ہونے کا مطلب ، قطع نظر ، اپنے ہی رشتہ داروں سے غیرت ، حسد یا بدتمیزی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے ، جبکہ دوسروں سے بھی دور دراز لوگوں کے مخالف ہیں۔ کچھ لوگ بدقسمتی سے اپنے رشتہ داروں سے ملنے بھی نہیں جاتے ہیں ، انہیں وقتا فوقتا تحفے اور تحائف بھی پیش کرتے ہیں ، ضرورت پڑنے پر ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں ، ان کی مدد کریں یا مدد کی اشد ضرورت میں اگر واقعی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

دوسری طرف ، دوسری طرح کے لوگ ہیں جو صرف رشتے کی خاطر رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرتے ہیں ، اللہ رب العزت کے لئے نہیں۔ حقیقت میں ایسا شخص اللہ رب العزت کے احکامات کی تکمیل کے لئے وہ نہیں کر رہا ہے بلکہ ان رشتے داروں کو واپس کر رہا ہے جو اسے پہلے سے ادا کیے گئے تھے۔ اس طرح کا عمل رشتہ ا شخص وہ ہے جو صرف اللہ رب العزتperson داروں ، دوستوں اور دور دراز لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔ ایک اچھا اچھ ے تعلقات قائم کرے اور اس کے ساتھ اس کےestablish کی رضا کے خاطر خواہ اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ اچھ . تعلقات کو بہتر بنانے کی امید رکھتا ہو ، اللہ تعالی خواہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے یا نہ کرے۔

کے صحابی ، جس companion اللہ کے رسول ، RAA بخاری نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی روایت کی۔ نے کہا: "جو شخص اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا ہے وہ وہ شخص نہیں ہے جو ان کو بدلہ دیتا ہے ، یا ان کے ساتھ ا شخص وہ ہے جو اپنے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ رشتہ دارperson جو سلوک کرتا ہے اسی کا بدلہ دیتا ہے۔ اچھ یہاں تک کہ اگر وہ اس کے ساتھ ایسا نہیں کرتے ہیں ، ان سے ملتے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ اس سے ملنے نہیں جاتے ہیں ، اگر وہ اسے نہ بھی دیں تو دیں ، اور اسی طرح "۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "اے اللہ کے نبی! میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں جاتا ہوں ، ان کے ساتھ نیک سلوک کریں اور جو کچھ بھی میں دے سکوں ، لیکن وہ میرے برعکس کرتے ہیں۔ میں ان سے قطع نظر صبر و تحمل سے کام لینے کی کوشش کرتا ہوں اس سے قطع نظر کہ وہ مجھ کو پہنچنے والے نقصانات ، بے راہ روی اور پریشانیوں سے قطع نظر ہیں۔ ایسے میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر آپ واقعی وہی ہیں جو آپ بیان کرتے ہیں ، تو آپ ایسے ہیں جیسے آپ انہیں راکھ کھانے دیں (ان کے اپنے کام کے نتیجے میں) ، لہذا آپ ان کے ساتھ بھلائی کرتے رہیں۔ پھر بھی ، اللہ تبارک وتعالی آپ کی مدد کرتا ہے ، آپ کی مدد کرتا ہے اور جب تک کہ آپ ان کے ساتھ اچھ ے رہیں گے۔being

ا اور نرم سلوک کرنےand یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ بڑے پیمانے پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھ سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر انسان کو اس عظیم معاشرتی عمل سے صرف ایک ہی چیز مل جاتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی رضا ہے۔ یہ انسان کو اس زندگی میں کافی ہے۔ لیکن ، غالبا۔ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اللہ رب العزت کے اس

طرح کے احکامات کو پورا کرنے سے زبردست فوائد حاصل کرے گا۔ ایک یقینی طور پر معاشرتی طور پر بڑھتا ہے ، اخلاقی طور پر پختہ ہوتا ہے اور اپنے اور اپنے آس پاس کی کمیونٹی کے ساتھ آسانی اور سکون محسوس کرتا ہے۔

انسان اپنے لواحقین کے تعاون یا اپنے بڑھے ہوئے کنبہ کے ممبروں کی اخلاقی مدد کے بغیر کمزور ہے۔ اسلام زندگی کے اصولوں سے اتفاق کرتا ہے۔ یہ معاشرتی زندگی میں انسان کی بنیادی ضروریات کے مطابق ہے۔ اللہ تعالی کے ذریعہ ، اسلامی زندگی اور معاشرے پر حکمرانی کے ل. اللہ کے ذریعہ ایسے حقوق کا قیام صرف اللہ ہی کی رحمت ہے ، جو ساری دنیا میں انسانوں کے لئے ہے۔ اس طرح کے تعلقات معاشرے کی مختلف اکائیوں کے مختلف افراد اور اجزاء کے مابین ایک قریبی معاشرے ، بہتر تعلقات پیدا کریں گے۔

سبق 13 کی آیات

وإذ يدليدلوَ يدا لإ لاإلا لاإلاإدبَعتة دبعتة لاإلىيئسإ لىيئلىيئسإ لىيئلىيئسإ نمبَرذهسحإ ذِ

اور (یاد رکھیں) جب ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ ، اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں

مكبر مكبر مرحرحم أأ األلعتة ل قنئيشيئشهَبِ اككتشة أأ اولابو نمبرذةسحإ ذِ

کہہ دو کہ آؤ تاکہ میں تمہیں وہ سب کچھ سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تمہارے لئے منع کیا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی شریک نہ بنو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو (الانعام: 151)

ل نم انانحو (12) ابصمك لح اه يتتوقاكزو نامدَ هيدلاوب ابو (13) اتَ ناكو

اور ہم نے اسے اس کی ابتدا ہی میں نبوت عطا کی۔ (حضرت یحییٰ اس وقت صرف 2 سال کے تھے۔) (12) اور اپنے آپ سے ہمدردی ، اور عفت۔ اور وہ بہت متقی تھا۔ (13) اور اس کے ساتھ اچھا تھا

والدین (مریم)

طفِ يطيِطِ يطيطصِ يطيطصِ صيطصِ صيطصِ أيطصصِ

میرا سیدھا سیدھا راستہ ہے ، تو اس کی پیروی کرو' (الانعام: 153"

ہیظعیہظعیہ ... (13) میظع ملظل كرشلاً انیصوو ناسنلاا هيدلاوب حم هتل هماأ هو انهو بلع و نه هلاصفو انرر ورکنگ نأ

سیل ام امهعطت یب کرشت نا یلع کادهاج ناو (14) ریصملا لی أ كيدلاولو لي ركشا نا ين عام ... في امهبحاصو متفوعمر

And remember when Luqman said to his son, and he used to advise him, “O my son! Never ascribe anything as a partner to Allah; indeed ascribing partners to Him is a tremendous injustice.” (13) And We ordained upon man concerning his parents; his mother bore him enduring weakness upon weakness, and his suckling is up to two years – therefore be thankful to Me and to your parents; finally towards Me is the return.(Luqman: 13,14)

كَلَاتَلْاصلاا اولمعو اونمآ نيذلاو مهتايس مهنع نرفكنل مهنيزجنلو نسحأ يذلا اوناك نولمعي {٧} انيصوو ناسنلإا هيدلاوب انسح

And those who accepted faith and did good deeds – We will indeed relieve their sins and reward them for the best of their deeds. (7) And upon man We ordained kindness towards parents (Al-Ankabut: 7,8)

إ موقيدِ موي نينمؤملل و يدلاولو لي رفغا انبر باسحلا

“O our Lord! And forgive me, and my parents, and all the Muslims on the day when the account will be established (Ibraheem:41)

يدلاو ىلعو يلع تمعنأ يتلا كتمعن ركشأ نأ ينعزوأ بر لاق

He said, “My Lord! Inspire me to be thankful for the favours you bestowed upon me and my parents (Alahqaf:15)

اوكرشت لاو هللا اودبعاو ئيش ابرقلا يذبو اناسحإ نيدلاولابو او نيكاسملاو ىماتيلاو يذ راجلا اب بنجلا بحاصلاو بنجلا راجلاو ىبرقلا ليبسلا نباو
كنامیأ تكلم ام هللا نإ بحي لا نم ناك لاتخم اروخف

“Worship Allah and join none with Him inworship, and do good to parents, kinsfolk, orphans, Al- Masaakeen (the poor), the neighbor who is near of kin, the neighbor who is a stranger, the companion by your side, the wayfarer (you meet), and those (slaves) whom your right hands possess. Verily, Allah does not like such as are proud and boastful” [4: 36].

اناسحإ نيدلاولابو هايإ لاإ اودبعت لاأ كبر ىضقو ۞ امهل لقت لاف امهلاك وأ امهدحأ ربكلا كدنع نغلبي امإ ايمرك لاوق امهل لقو امهرهنت لاو فأ
{ايرغص نيايبر امك امهمحرا بر لقو ةمحرلا نم لذلا حانج امهل ضفخاو} ٢٣

"And your Lord has commanded that you shall not serve (any) but Him, and goodness to your parents. If either or both of them reach old age with you, say not to them (so much as) neither 'Off' (an utterance showing disgust) nor chide them, and speak to them a generous word. And make yourself submissively gentle to them with compassion, and say: O my Lord! Have compassion on them, as they brought me up (when I was) little." [17: 23-24]

نيدلاولا وأ مكسفنأ ىلع ولو هلل ءادهش طسقلاب نيماوق اونوك اونمآ نيذلا اهيأ اي

O People who Believe! Be firm in establishing justice, giving witness for Allah, even if it is harmful to yourselves or parents

مكايإو مهقزرن نحن قلامإ ةيشخ مكدلاوأ اولتقت لاو

And do not kill your children, fearing poverty; We shall provide sustenance to them as well as to you

(BaniIsraeel: 31)

Ahdith of Lesson 13

ةنجلا لخدي ملف امهيلك وأ امهدحأ ربكلا دنع هيوبأ كردأ نم لاق الله لوسر اي نم ليق فنأ مغر مث فنأ مغر مث فنأ مغر ملسو هيلع الله ىلص بينلا لاق

The Prophet said: "May his nose be rubbed in dust, may his nose be rubbed in dust, may his nose be rubbed in dust i.e. May he humiliated, (He said this thrice), who found his parents, one or both, approaching old age, but did not enter Paradise." [Muslim].

يقب له :الله لوسر اي :لاقف ةملس ينب نم لجر هءاج ذإ ملسو هيلع الله ىلص الله لوسر دنع نحن امنيب :لاق يدعاسلا ةعيبر نب كلام ديسأ يبأ
نع لاإ لصوت لا يتلا محرلا ةلصو ،امهدعب نم امهدهع ذافنإو ،امهل رافغتسلااو ،امهيلع ةلاصلا ،معن" :لاق ؟امهتوم دعب هب امهربأ ءيش يوبأ رب نم يل
امهقيدص ماركإو ،امهب".

Abu Usaid relates that they were sitting with the Prophet (Blessings and peace be upon him) when a man of the BaniSalamah tribe came and said: 'O Messenger of Allah! Is there anything, by means of which, I can now do something by way of benevolence towards my parents after their death?' The Prophet answered: 'Yes, by praying for them and soliciting (Allah's) mercy and forgiveness for them, fulfilling their promises and undertakings, doing kindness to those who may be related to you through them, and respecting their friends.' [Abu Dawood].
3

فيكو الله لوسر اي :ليق !هيدلاو لجرلا نعلي نأ رئابكلا ربكأ نم نإ :ملسو هيلع الله ىلص الله لوسر لاق :لاق امهنع الله يضر ورمع نب الله دبع نع
همأ بسيو هابأ بسيف لجرلا ابأ بسي :لاق ؟هيدلاو لجرلا نعلي

Narrated 'Abdullah bin 'Amr: Allah's Apostle said. "It is one of the greatest sins that a man should curse his parents." It was asked (by the people), "O Allah's Apostle! How does a man curse his parents?" The Prophet said, "'The man abuses the father of another man and the latter abuses the father of the former and abuses his mother."

انيربك قح فرعيو انيرغص محري مل نم انم سيل

"He, who is not merciful to our youngsters and does not fulfil the rights of our elderly, is not one of us."

BROTHERHOOD

Definition of Brotherhood

As understood in the Esoteric Philosophy, and which a sublime natural fact of universal Nature is, does not signify merely sentimental unity, or a simple political or social co-operation. **Its meaning is incomparably wider and profounder than this.** The sense inherent in the words in their widest tenor or purport is the Spiritual Brotherhood of all Beings; particularly, the doctrine implies that all human beings are inseparably linked together, not merely by the bonds of emotional thought or feeling, but by the very fabric of the universe itself, all men, as well as all beings, both high and low and intermediate, spring forth from the inner and spiritual Sun of the universe, as its hosts of spiritual rays. We all come from this one source, that spiritual Sun, and are all builders of the same life-atoms on all the various planes.

Brotherhood in Islam

Praise be to Allah, the Lord of the Worlds, and blessings and peace be upon our Prophet Muhammad and upon all his Family and Companions.

Brotherhood in Islam has a glorious meaning, Islam established deep roots for it. Allah (S.W.T) says (Interpretation of the meaning): "The believers are nothing else than brothers (in Islamic religion)."

A Muslim always keeps a favorable judgment towards his Muslim brothers and works hard to defend their honor. Abu Huraira (May Allah be pleased with him) said: The Messenger of Allah (PBUH) said, "Beware of suspicion, for suspicion is the worst of false tales. Do not look for other's faults. Do not spy one another, and do not practice Najsh (means to offer a high price for something in order to allure another customer who is interested in the thing). Do not be jealous of one another and do not nurse enmity against one another. Do not sever ties with one another. Become the slaves of Allah, and be brothers to one another as He commanded. A Muslim is the brother of a Muslim. He should neither oppress him nor humiliate him. The piety is here! The piety is here!". While saying so he pointed towards his chest. "It is enough evil for a Muslim to look down upon his Muslim brother. All things of a Muslim are inviolable for his brother in Faith: his blood, his wealth and his honor. Verily, Allah does not look to your bodies nor to your faces but He looks to your hearts and your deeds."

A Muslim does not have any priority on his Muslim brother; they are as equal as the teeth of a comb. There is no superiority at all except on the basis of fear of Allah (S.W.T) and good deeds. Prophet (Blessings and peace of Allah be upon him) said: “The lives of all Muslims are equal, they are all one hand against others, and the lowliest of them can guarantee their protection. A Muslim must not be killed for an infidel, nor must one who has been given covenant be killed while his covenant holds. A Muslim always soft nature for a Muslim and will be kind and humble to the believers. Allah says (Interpretation of the meaning): "Muhammad is the Messenger of Allah, and those who are with him are severe against disbelievers, and merciful among themselves. Allah will bring a people whom He will love and they will love Him, humble towards the believers, stern towards the disbelievers."

Equality of Mankind

God created a human pair to herald the beginning of the life of Mankind on the earth and all persons inhabiting this world today have sprung from this pair. For some time in the initial stage the progeny of this pair reminded a single group. It had one religion and spoke the same language. There were little or no differences among them.

But as their numbers gradually increased, they spread all over the earth and as a natural result of their diversification and growth was divided into various tribes, and nationalities. Their languages became different; their modes of dress varied; and their manners of living also became distinct from one another. The climate and environment of various places altered their color and physical features. All these differences are natural variations.

They do exist in the world of reality. Hence, Islam recognizes them as matters of fact. It does not seek to wipe out or to ignore them but affirms that their advantages consist in affording the only possible

means of distinguishing one from the other. But the prejudices which have arisen among mankind out of these differences in the shape of groupings and organizations based on race, color, language, nationality, etc. are disapproved by Islam. Islam regards all distinctions of birth, of high and low among men, of upper and lower classes, of natives of

the soil and aliens as the manifestation of sheer ignorance. It declares that all men in the world have sprung from the same parents and therefore are brothers and equal in their status as human beings.

After propounding this concept of equality and brotherhood of mankind, Islam adds that if there can be any real difference between men and men it cannot be one of race, color, country or language, but of ideas, beliefs and principles. Two children of the same mother, though they may be equal from the point of view of common ancestry, will have to go their different ways in life if their beliefs and moral conduct differ from one another. On the contrary two persons, one being in the East and the other in the West, even thought geographically and outwardly separated from one another by vast distances, will tread the same path in life if they have identified fundamental tenet. Islam seeks to build a principled and ideological society as against the racial, national and parochial societies existing in the world. The basis of co-operative effort among men in such a society is not one's birth but a creed and a moral principle. Anyone, if he beliefs in God as his Master and Lord and accepts the guidance of the Prophets as the law of his life, can join this community, whether he is a resident of American or Africa; whether he is black in color or white-skinned; whether he speaks a European language or Arabic. All those who join this community will have the same rights and social status. They will not be subjected to any racial, national, or class distinctions of any kind. No one will be regarded as high or low. There will be no unsociability among them; none could be polluted by the touch of anyone's hand. There will be no handicaps for them in the matter of material relations, eating and drinking, and social contacts. None will be looked down as lowly or mean by reason of his birth or profession. Nobody will claim any distinctive rights by virtue of his caste, community or ancestry. Man's merit will not depend on his family connections or riches, but only on whether he is better than others in moral conduct or excels others in piety and righteousness.

Such a social order, out stepping the geographical boundaries and limits of race, color and language as it does, can spread itself in all parts of the world and on its foundations can be raised the edifice of the universal brotherhood of men.

In societies based on race or nationality, only those people can join who belong to a particular race or country and the door is closed in the face of all those who do not belong to them. But in this ideological society anyone who accepts the creed and its moral standard can become its member, possessing equal right with everyone else. As for those who do not accept this creed, the community, while it cannot receive them within its fold, is prepared to have relations of tolerance and brotherhood with them and give them all the basic human rights. It is evident that if two children of the same mother differ in their thoughts, their ways of life will necessarily be different in any case; but this does not, however, imply that they cease to be brothers. Exactly in the same manner, if two groups of human beings or two groups of the people living in the same country differ in their fundamental beliefs and principles and ideology, their social order will also certainly differ from one another, although they will continue to share the common ties of humanity. Hence, the Islamic society offers to non-Muslim societies and groups the maximum social and cultural rights that can possibly be accorded on the basis of common bonds of humanity.

Human Rights in Islam

Since God is the Absolute and the sole Master of men and the universe, He is the Sovereign Lord, the Sustainer and Nourisher, the Merciful, Whose mercy enshrines all beings. And since He has given each man human dignity and honor, and breathed into him of His own spirit, it follows that, united in Him and through Him, men are substantially the same and no tangible and actual distinction can be made among them.

Although an Islamic state may be set up in any part of the earth, Islam does not seek to restrict human rights or privileges to the geographical limits of its own state. Islam has laid down some universal fundamental rights for humanity as a whole, which are to be observed and respected under all circumstances whether he is at peace with the Islamic state or outside it, whether he is at peace with the state or at war. The Qur'an very clearly states:

"O ye who believe! Stand out firmly for Allah, as witnesses to fair dealing, and let not the hatred of others to you make you swerve to wrong and depart from Justice. Be just: that is next to piety." (5:8)

Human blood is sacred in any case and cannot be spilled without justification. And if anyone violates this sanctity of human blood by killing a soul without justification, the Quran equates it to the killing of entire mankind:

"Who slays a soul not to retaliate for a soul slain, nor for corruption done in the land, should be as if he had slain mankind altogether." (5:32)

It is not permissible to oppress women, children, old people, the sick or the wounded. Women's honor and chastity are to be respected under all circumstances. The hungry

person must be feed, the naked clothed and the wounded or diseased treated medically irrespective of whether they belong to the Islamic community or are from amongst its enemies.

When we speak of human rights in Islam we really mean that these rights have been granted by God; they have not been granted by any king or by any legislative assembly. The rights granted by the kings or the legislative assemblies can also be withdrawn in the same manner in which they are conferred.

The same is the case with the rights accepted and recognized by the dictators. They can confer them when they please and withdraw them when they wish; and they can openly violate them when they like. But since in Islam human rights have been conferred by God, no legislative assembly in the world or any government on earth has the right or authority to make any amendment or change in the rights conferred by God.

No one has the right to abrogate them or withdraw them. Nor the basic human rights, which are conferred on paper for the sake of show and exhibition and denied in actual life when the show is over. Nor are they like philosophical concepts, which have no sanctions behind them.

The charter and the proclamations and the resolutions of the United Nations cannot be compared with the rights sanctioned by God; because the former is not applicable on anybody while the latter is applicable on every believer. They are a part and parcel of the Islamic Faith.

Every Muslim or administrators, who claim to be Muslims, will have to accept, recognize and enforce them. If they fail to enforce them, and start denying the rights that have been guaranteed by God or make amendments and changes in them, or practically violate them while paying lip service to them, the verdict of the Holy Quran for such government is clear and unequivocal;

"If any do fail to judge by what Allah hath revealed, they are Unbelievers." (5:44)

Human Rights in an Islamic State:

The Security of life and Property: In the address which the Prophet delivered on the occasion of the Farewell Hajj, he said; "Your lives and properties are forbidden to one another till you meet your Lord on the day of Resurrection." The Prophet has also said about the zimmis (the non-Muslim citizens of the Muslim state): "One who kills a man under covenant (i.e., zimmi) will not even smell the fragrance of Paradise."

The Protection of Honor: The Holy Quran lays down:

i). "You, who believe, do not let one (set of) people make fun of
another set." ii). "Do not defame one another."
iii). "Do not insult by using nicknames."

"Do not backbite or speak of one another."
(49:11-12) Sanctity and Security of Private
Life:

The Qur'an has laid down the
injunction. i). "Do not spy on one
another." (49:12)
ii). "Do not enter any houses unless you are sure of their occupant's consent."

(24:27)

The Security of Personal Freedom: Islam has laid down the principle that no citizen can be imprisoned unless his guilt has been proved in an open court. To arrest a man only on the basis of suspicion and to throw him into a prison without proper court proceedings and without providing him a reasonable opportunity to produce his defense is not permissible in Islam.

The Right to Protest against Tyranny:

Amongst the rights that Islam has conferred on human beings is the right to protest against government's tyranny. Referring to it the Quran says: "God does not love evil talk in public unless it is by someone who has been injured thereby."

In Islam, as has been argued earlier, all power and authority belongs to God, and with man there is only delegated power which becomes a trust; everyone who becomes a recipient or a donor of such a power has to stand in awful reverence before his people towards whom and for whose sake he will be called upon to use these powers.

Freedom of Expression:

Islam gives the right of freedom of the though and expression to all citizens of the Islamic state on the condition that it should be used for the propagation of virtue and truth and not for spreading evil and wickedness. The Islamic concept of freedom of expression is many superior to the concept prevalent in the West.

Freedom of Association:

Islam has also given people the right to freedom of association and formation of parties or organizations. This right is also subject to certain general rules.

Freedom of Conscience and Conviction:

Islam has laid down the injunction: There should be no coercion in the matter of faith."

On the contrary totalitarian societies totally deprive the individuals of their freedom. Indeed this undue exaltation of the state authority curiously enough postulates a sort of servitude, of slavishness on the part of man. Protection of Religious Sentiments: Along with the freedom of conviction and freedom of conscience Islam has given the right to the individual that his religious sentiments will be given due respect and nothing will be said or done which may encroach upon his right.

Protection from Arbitrary Imprisonment:

Islam also recognizes the right of the individual that he will not be arrested or imprisoned for the offences of others. The Holy Quran has laid down this principle clearly:

"No bearer of burdens shall be made to bear the burden of

another." The Right to Basic Necessities of Life:

Islam has recognized the right of the needy people that help and assistance will be provided to them:

"And in their wealth there is acknowledged right for the needy and the

destitute." Equality before Law:

Islam gives its citizens the right to absolute and complete equality in the eyes of the law.

Rulers Not Above the Law:

A woman belonging to a high and noble family was arrested in connection with theft. The case was brought to the Prophet, and it was recommended that she might be spared the punishment of theft. The Prophet replied, "The nations that lived before you were destroyed by God because they punished the common-man for their offences and let their dignitaries go unpunished for their crimes; I swear by Him Who holds my life in His hand that even if Fatima, the daughter of Prophet Muhammad (peace be upon him), had committed this crime, I would have amputated her hand." The Right to participate in the Affairs of State:

"And their business is (conducted) through consultation among themselves." (42:38).

The shura or the legislative assembly has no other meaning except that:

The executive head of the government and the members of the assembly should be elected by free and independent choice of the people.

Lastly, it is to be made clear that Islam tries to achieve the above-mentioned human rights and many others not only by providing certain legal safeguards but mainly by inviting mankind to transcend the lower level of animal life to be able to go beyond the mere ties fostered by the kinship of blood, racial superiority, linguistic arrogance, and economic privileges. It invites mankind to move on the plane of existence where, by reason of his inner excellence, man can realize the ideal of the Brotherhood of man.

<u>Verses of lesson 14</u>

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

The Muslims are brothers to each other.(Alhujrat: 10)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

O mankind! Fear your Lord Who created you from a single soul and from it created its spouse (Alnisa:1)

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم
مِّنْهَا

And remember Allah's favour on you, that when there was enmity between you, He created affection between your hearts, so due to His grace you became like brothers to each other; and you were on the edge of a pit of fire (hell), so He saved you from it (Al-i-Imran: 103)

اِصْلاَحِهَا وَلا تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ بَعْدَ

And do not spread turmoil in the earth after its reform (Al-A'raf: 56)

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

And if two groups of Muslims fight against each other, reconcile them; and if one of them oppresses the other, fight against the oppressor till it returns to the command of Allah; then if it returns, reconcile between them with justice, and be fair; indeed Allah loves the equitable (Alhujrat: 9)

وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُوا

And do not let the enmity of anyone tempt you not to do justice.(Al-Ma'ida: 8)

وَلاَ تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولاً

And do not walk haughtily on the earth; you can never split the earth, nor be as high as the hills. (Al-Isra:37)

وَلاَ يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ

And do not slander one another; would any one among you like to eat the flesh of his dead brother? So you will hate that. (Al-Hujurat :12)

Ahadith of lesson 14

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ وَلاَ يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا" وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

A Muslim is the brother of a Muslim. He should neither oppress him nor humiliate him. The piety is here! The piety is here

وكونوا عباد الله إخوانا

And O slaves of Allah! Become brothers.

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ، وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا، سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

"A Muslim is a brother of (another) Muslim, he neither wrongs him nor does hand him over to one who does him wrong. If anyone fulfills his brother's needs, Allah will fulfill his needs; if one relieves a Muslim of his troubles, Allah will relieve his troubles on the Day of Resurrection; and if anyone covers up a Muslim (his sins), Allah will cover him up (his sins) on the Resurrection Day". [Al-Bukhari and Muslim].

انصر أخاك ظالما أو مظلوما

Help your brother, whether he is an oppressor or he is oppressed (Bukhari)

LESSON 15

HONESTY AND OBLIGATION

Definition of Honesty

- Honesty is the quality of being truthful and able to be trusted.
- If someone places/puts their trust in you, they believe that you are honest and reliable. That is, that you will do the right thing.
- **Definition of Obligation**
- The requirement to do what law, promise, or contract imposes; a duty.
- In its general and most extensive sense, obligation is synonymous with duty. In a more technical meaning, it is a tie which binds us to pay or to do something agreeably to the laws and customs of the country in which the obligation is made.
- **"When honesty is lost, then wait for the Hour (Doomsday)' SahihBukhari.**

Narrated Abu Huraira:

While the Prophet was saying something in a gathering, a Bedouin came and asked him, "When would the Hour (Doomsday) take place?" Allah's Apostle continued his talk, so some people said that Allah's Apostle had heard the question, but did not like what that Bedouin had asked. Some of them said that Allah's Apostle had not heard it. When the Prophet finished his speech, he said, "Where is the questioner, who enquired about the Hour (Doomsday)?" The Bedouin said, "I am here, O Allah's Apostle." Then the Prophet said, "When honesty is lost, then wait for the Hour (Doomsday)." The Bedouin said, "How will that be lost?" The Prophet said, "When the power or authority comes in the hands of unfit persons, then wait for the Hour (Doomsday.)"

Honesty and Social Growth

Honesty really is the best policy and quite rightly so. It is one of the most important and valuable of all moral values, but unfortunately has now been placed on the backburner of our character priorities.

The absence of truthfulness is widespread and afflicts people near and far, young and old, men and women, and employees and employers; whether we admit or not, the lack of it does us great harm. One of the Prophet's miracles is that he foretold the loss of honesty at the end of time. He, [sallalalhuaalyhewa salaam (SAWS)] says, "Then people sell things to each other, and hardly anyone acts in honesty, so much that people say to each other, 'In the clan of such and-such, there is an honest man.'" (Bukhari)

And looking within our society today that prophecy is evident, as honest merchants are few and far between. Honesty plays such an important role in the lives of individuals and society and because of that Islam associates it with belief, considering it one of the greatest attributes of faith. Anas said, "We heard Allah's Prophet, (SAWS) say, 'A man who does not keep his vow has no faith." (Ahmed).

Islam's concept of honesty is wide and comprehensive. It covers the personal, family, social, economic, and political aspects of life.

As well as other aspects that are related to the obligations Allah puts forth in the following example in the Qur'an,

"Indeed, We offered the Trust to the heavens and the earth and the mountains, and they declined to bear it and feared it; but man (undertook to) bear it. Indeed, he was unjust and ignorant." (33: 72).

Interpreters of the Qur'an state that "trust" in this context include all of the obligations under Islamic Law and also all of the divine instructions to people.

One of the most significant forms of honesty today is verbal honesty, which means being absolutely truthful and sincere when uttering a word or a statement. Allah's Messenger, (SAWS) once told Mu'az Ibn Jabal, "Hold this!" pointing to his tongue. Mu'aath asked, "Are we responsible for what we say?"

The Prophet, (SAWS) said, "Are people not turned around in Hellfire, with their nostrils (or their faces) to the ground, only as a consequence of (what they say with) their tongues?" (Ahmed

and Tirmidhi).

One aspect of truthfulness in speech is the avoidance of exaggerated flattery, which is not the same as legitimate humoring. Ibnul-Qayyim distinguishes between the two by saying, "Humoring is being gentle with a person to get the truth out of him, or to make him renounce falsehood. Flattery, meanwhile, is being gentle with a person and approving falsehood of his or letting him have his way. Thus gentleness is an attribute of believers, and flattery is an attribute of hypocrites."

The Companion of the Prophet, Abdullah Ibn Masoud, was quoted as saying; "A man may go out of his house, taking his faith along with him. He meets a man with whom he has some business and he starts saying, 'You are this' and you are that', praising and commending him with false statements, and he might get nothing from that man in return. He goes back home, having incurred Allah's wrath and with nothing of his faith left with him."

So the case in point, flattery will get you nowhere in the context of our Deen (religion).

On the other hand, one of the most outstanding forms of honesty in the contemporary world for a Muslim is to perform work with which he/she is entrusted with complete honesty and integrity. In doing so, he is being dutiful to his Lord, who knows the smallest details of his life and who also distinguishes between a corrupt person and an upright one. This type of person is concerned with and preparing for the time when he will be answering and accounting for this life in the Hereafter, rather than his immediate desires of the moment.

However, and unfortunately so, that character type is not typical in the Muslim world, or any other for that matter. Administrative corruption in many offices in the Islamic world is nothing but betrayal of trust, and procrastination in performing one's tasks and meeting one's responsibilities.

It is reported that Allah's Messenger, (SAWS) appointed a collector of charity. When that man finished his job, he said, "Allah's Messenger, this is for you, and this was given to me as gift." The Prophet, (SAWS) said, "Why do you not stay in the house of your father and mother and see if you get any gifts?" In the evening after salah (prayer), the Prophet, (SAWS) said, "By Him Who has Muhammad's soul in His hand, anyone of you who garners anything of it will come of the Day of Resurrection carrying it around his neck. If it is a camel, he will have it with him, with the camel bawling; if a cow, it will be mooing; if a sheep, it will be wailing. Oh Allah, I have delivered the message." (Bukhari and Muslim).

A very noteworthy and admirable form of honesty is the placement of every person in the right place according to their individual ability, and giving qualified, experienced, and honest people positions suitable for them, where they can excel and be creative. It is a grave social injustice to place dishonest persons in decision-making position when there are others who are honest, proficient and capable of meeting the requirements of the job.

The worst societies are those in which tasks are entrusted to people who do not have the skills and the talent needed to perform them, and have no inclination to them. A Bedouin once asked Allah's Messenger, (SAWS) "When will the Hour (of Resurrection) come?" The Prophet, (SAWS) said, "If honesty is lost, expect the Hour!" The Bedouin asked, "How is it lost?" The Prophet, (SAWS) said, "When things are entrusted to people unfit to them, expect the Hour! (Bukhari).

In contrast, the best society, with the highest productivity in both quantities, is that which assigns individuals to tasks, services, and activities in accordance with their abilities, inclinations, choices, talents, experience, and qualifications.

In addition to the grave damages suffered by society and public interests when a non-qualified person is appointed to a position, such an appointment is a betrayal of Allah, His Messenger, and the faithful. The Prophet (SAWS) said, "A person betrays Allah, His Messenger, and the Faithful when he appoints a person as a governor of some people when they have those who would please Allah better," i.e., they are better and more qualified than him."

Thus, the place of honesty in Islam is well demonstrated. Proving that in all aspects, its influence in the progress of society is essential to our well-being and that of our daily lives. Without it, our world would

be anarchy and chaos; words would be meaningless, promises deceit rampant and only the worst of people would prosper.

But with our faith to lean on, we can feel comfort in knowing that in the world there are still many who value honesty and integrity, swearing to tell the whole truth and nothing but the truth; so help them and all of us, Allah.

Importance of Honest Livelihood

Man's power of speech is a great gift from God. Through the vocal means of communication he is in a position to convey his ideas to others. The progress of human civilization is due to man's ability to understand and appreciate collective problems and to find out their solution through mutual consultation and consensus.

The purpose of a society built on the basis of such mutual communication is to live in peace, harmony and comfort. But a greater gift of Allah than speech is wisdom; the faculty to think and make decisions, to discover, to create and to invent. God has made man His vicegerent on earth. This means that man enjoys an unquestioned dominance over every other living creature and has the power to discover the elements, hidden and openly visible on earth to harness him or her into the service of all human beings. Besides Allah has given men and women the power of judgment to enable him to distinguish between the good and the bad so that he may choose for himself the straight path and prepare himself for the Hereafter.

Let us reflect upon this for a while. Since men/women are the finest of God's creatures endowed with many faculties, which other living creatures do not have, it is expected of men/women that they should manifest their superiority through his/her actions. We know in our daily observation that an animal, when hungry or thirsty would eat or drink whatever it finds and wherever it is. It cannot distinguish that whether the water or food found by it is permissible for it or not

But human beings are supposed to ensure that the sources of their livelihood even food and drinking water are permitted to them or not and whether the food and drink being served to them have been procured by honest and lawful means or not. Early Muslims were honest down to earth.

There was a Muslim 'Wali', Dahb Ibn Al Waleed. He had made a point to make sure that the source of their (Rizk) livelihood was honest and lawful. The incident shown below is an eye opener indeed.

Once his mother gave him milk to drink. He enquired about its source of milk supply, the price etc. His mother told him everything. Still he refused to drink on the plea that the pasture on which the goat had grazed was the one upon which Muslims had no right whatsoever. He told his mother that, "Verily God is Merciful and Compassionate and bestows his compassion upon us and I (The Wali) cannot soil His compassion with sin".

From the above instance we can deduce that the importance of honest livelihood that essentially means the instance men/women earn through the rightful and honest means without any foul or impermissible means. Islam is not against accumulation of wealth but on the condition that the welfare of the family and society is kept in view. No dishonest means like exploitation or infringement upon others' rights and preferences are employed.

The overriding principle is any income which causes loss or inconvenience to any other person is prohibited, both at individual and collective levels. All sources of income that are based on mutual benefit and welfare and conform with the principles of social justice and equality are permitted.

The Holy Qur'an has explicitly enunciated this principle as follows:

"O ye who believe!Squander not your wealth among yourselves in vanity, except it be a trade by mutual consent, and kill not one another. Lo! Allah is ever Merciful unto you. Whoso doeth that through aggression and injustice, we shall cast him into Fire, and that is ever easy for Allah." (4:29-30)

The illegal and prohibited means include bribery, usurpation of others' belongings, stealing, defalcation, breach of trust, depriving orphans of their rights, using false measure and weights, vices, making and selling of liquors and other intoxicants, gambling, fortune telling and usury.

Income earned through these and similar sources are totally prohibited by Islam. The best source is by toiling physically and shedding his/own sweat and working as per schedule without wasting time. Any

© Copyright Virtual University of Pakistan

earning hurting others or impinging upon the rights of others is a horrific sin. Muslims should always pray to Allah for showing the rightful means of earning.

Contentment and personal integrity are the two basic elements for honest livelihood. Contentment means that one should keep one's desires and needs within limits and should not succumb to worldly temptations. To be thankful to Allah and to be conscious of Allah's omniscience are bound to lead to rightful means of earning. Contentment and rightful earnings are the milestones of the right path and righteousness.

What Does Obeying Parents Mean?

Abdullah Ibn Umar narrated that the Prophet (S.A.W) told a person that one who awoke in the morning as obedient to his parents, according to the commandments of Almighty Allah, was like one who found two doors opened for him in Heaven. And he will find one door opened if any one of his parents was alive. But one, who broke the day as

disobedient to his parents defying the orders of Allah the Almighty, was like one who found the two doors opened for him in Hell. And he will find one door opened if any one of his parents was alive.

The man asked the Prophet (S.A.W), if one should be obedient to his parents even if they were insensible to him? The Prophet (S.A.W), replied, "Yes, even if they are insensible; yes, even if they are insensible; yes, even if they are insensible."

Parents are to be obeyed in matters that are permitted in Islam whether they demand you to perform them or to leave them, as long as it does not endanger your life or limb. If they order you to commit as act of disobedience - whether it be to leave something obligatory (like hijaab) or to commit something haram (like dealing in interest) there is no obedience to them. If they order you to leave something mustahab (like giving up the night prayer or recitation of the Qur'an) for some benefit they may get out of it, like companionship, then it is obligatory to obey them. If they order you to leave the fardkifayah (like washing a dead body, or offering the funeral prayer on it, or Jihad, etc.) and there is no one else to do it or not enough people to do it, then they are not to be obeyed. If enough people are taking care of the matter, then they must be obeyed.

Even though obedience is crucial to being a good Muslim and in fulfilling our duty to Allah, it should be clear that its objectives are to show kindness and achieve better individuals, families and society. Common sense good interest must prevail. Here are two examples to ponder:

1 - Going for Jihad: The lengthy discussions of the scholars on this point can be summarized as follows: If the Jihad has become fard aim (obligation on every individual Muslim), then obedience to the parents is over-ruled and Jihad requirements must be fulfilled. This rule is general for all obligations like offering the salah or performing Hajj; one does not need their permission unless their livelihood and well being depend on their son.

If, on the other hand, Jihad is fardkifayah (obligation on Muslims as community or group), then - as held by the majority of the scholars - their permission must be sought before going for Jihad. A man came to the Prophet (S.A.W), and said, "O Messenger of Allah, may I take part in Jihad?" He asked, "Do you have parents?" He replied, "Yes". He said, "So strive for them." (Abu Dawud). In another Hadith, a man migrated to the Messenger of Allah from Yemen. He asked, "Is any of your relatives in Yemen?" He replied, "My parents." He (S.A.W) asked, "Did they permit you to come?" he replied, "No". He said, "Go back to them and ask for their permission. If they permit you, then right, otherwise be devoted to them." (Abu Dawud)

2- Divorcing your spouse: Abdullah Ibn Umar said, "I had a wife whom I loved but Umar disliked. He told me to divorce her, and when I refused, Umar went to Allah's Messenger (S.A.W), and mentioned the matter to him. Allah's Messenger (S.A.W), then told me to divorced her." (Abu Dawud and Tirmizi). It must be noticed here that the father was the pious and just Omar Ibn ul-Khattab who was not supposed to do wrong to his son's wife without substantial reasons. So, when a man whose father had asked him to divorce his wife asked Imam Ahmed about a similar situation, he said to him," If your father is as pious as Omar Ibn ul-Khattab, divorce you wife!"

© Copyright Virtual University of Pakistan

Disobeying the parents is a grave matter:

After polytheism, the gravest sin is disobedience to parents. This is an evil that a true Muslim cannot even imagine without repulsion. Thankfulness, gentleness and gratitude are the three basic qualities that made one be a good person. One who does not cultivate these basic attitudes within him can neither fulfill his duties towards Allah nor the people: Hence Muslims who are obedient to Almighty Allah can never be disobedient or even careless to their parents.

Abu Baker narrated that the Prophet **(S.A.W)** asked that should he not warn them against the three major sins. All of them said, "Certainly, O Prophet!" He then said, "To ascribe partners with Allah, to disobey the parents." Getting up, as he was reclining, he said, "To tell a lie or to give false evidence." He went on repeating his words for such a long time that we wished him to be silent. (Bukhari and Muslim). In this Hadith the word "uqooq" has been used, for the disobedience to parents. It is Arabic word which means carelessness, cruelty, painful attitude and disobedience.

It is narrated that the Prophet **(S.A.W)** said, "Allah postpones the punishment for one's sins till the Day of Judgment if He so desires. But He awards the punishment for disobeying the parents during this life, before his death."(Authentic, Al-Hakim). This means that the disobedient children will be punished twice; once in this world and secondly in the Hereafter.

In the Hadith narrated by Sauban, the Prophet **(S.A.W)** indicated that the following three major sins can nullify all other virtues: Ascribing partners with Allah, disobedience to parents and fleeing from Jihad.

Disobedience to mothers:

Mughairah bin Shu'bah relates that the Prophet, **(S.A.W)** once said, "Be sure that Allah has forbidden you to disobey your mothers, to be miserly and greedy, and infanticide (burying the newborn daughters alive.) And He dislikes you to be talkative and too inquisitive and to waste your belongings."

It also implies that we should take extreme care of the sentiments, habits, temperament and likes and dislikes of mothers. We should not even imagine being rude and disobedient to her. By serving and obeying our mothers we can be sure of earning the favor of Almighty Allah. Acknowledging the great favour of the parents is central to our success in being right with them, as they are the cause of our existence. It will enable us to see ihsan towards the parents as a sign of a healthy, natural disposition. Unfortunately, sometimes this disposition gets distorted and people start viewing their own existence with resentment. Consequently, they blame their parents for bringing them into this world or that they may not be living at the ease and joy they think they deserve. Human beings' existence is due to Allah and to Him alone, for He wills who will be one's parents, where one will be born, the time of birth and what sustenance will he receive. Our parents have done us a great favour, our Creator has told us not to even show them signs of discontent if they did something we did not like or were wrong about anything. But to pay back their favour by being loving, kind and dutiful to them is the absolute minimum that all us have to do.

So let us Muslims not adapt the attitudes of the popular culture in which we find ourselves, where mothers are nothing more than serving girls and fathers nothing more than errand boys. We must share with our children what Allah and His Messenger, **(S.A.W)** have said about the rights of parents, and most importantly, we must teach them by setting the best example; by treating our parents with the love, respect, honor and tenderness they deserve.

Children imitate what they see, by us being good to our parents, we can hope that our children imitate what they see, by us being good to our parents; we can hope that our children will in turn be good to us.

Verses of lesson 15

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ

And [mention] when your Lord took from the children of Adam - from their loins - their descendants and made them testify of themselves, [saying to them], "Am I not your Lord?" They said, "Yes, we have testified." [This] - lest you should say on the day of Resurrection, "Indeed, we were of this unaware." (Al- A'raf:172)

إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

Indeed Allah's promise does not change.(Al-i-Imran:9)

وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ

Who fulfills His promise better than Allah?

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ

And those who keep proper regard for their trusts and their pledges. (Almominoon: 8)

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (60) وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

"O Descendants of Adam! Did I not take a covenant from you that you shall not worship the devil? Undoubtedly, he is your open enemy." (60) "And that you shall worship Me? This is the Straight Path."(Yaseen: 60, 61)

نَ دُهَشْتُمْتَذَأَوَ مْتُرْرَقْأَ مَّ ثُ مْكُرَا يَدِنِمٌ مْكُسَفُنأَ نَوْجَرِخْتُ لاَوَ مْكُءاَمَدِنَوكُفِسْتَلاَمْكُقَاثَيمِاَنْذَخَأ ذْإِوَ

And when We took a covenant from you that, "Do not shed the blood of your own people nor turn out your own people from your colonies"; you then acknowledged it and you are witnesses. (Albaqra:

84)

دِوِ قُعلأِبِ اوُفوْأَ اوُنمآ نَيِذّلا اَهيَأ اَي

O People who Believe! Fulfil your words (agreements) (Almaidah: 1)

اوُفوْأَ هِ ّلَلا دِهْعَبِوَ

and be faithful only to Allah's covenant (Alanaam: 152)

اَهدِيكِوْتَدعْبَ نَاَمَيْلأَ اوُضُقنَتَلاَوَ مْ ّتُدهَاعَ اذَإِ هِ ّلَلا دِهْعَبِ اوُفوْأَوَ

And fulfil the covenant of Allah when you have made the promise, and do not break your oaths after ratifying them (Alnahal: 91)

وُئسْمَ نَاكَ دَهْعَلا نَ ّإِ دِهْعَلأبِ اوُفوْأَوَ

And fulfil the promise; indeed the promise will be asked about. (Alisra:34)

مْتدّهاعَ نَيذلا لاّإِ نَيكِرْشمْلا دًحَأ مكيلَع اوُرهاظَيُملوَ ائيئَشَ مكوُصقنيَ مَلمّ ثُ مْهدَهْعَ مهيْلإِ اوُتأفمهتدمّ

Other than those polytheists with whom you had a treaty, and they have not diminished anything from your treaty nor supported anyone against you – therefore fulfil their treaty up to the appointed term. (Altubah:4)

لايْلِقَ اَنمَثَ هِ ّلَلا دِهْعَبِ اوُرَتشْتَلاَوَ

And do not exchange the covenant of Allah to procure an abject price (Alnahal: 95)

اَهَنوُلخُدْيَ نٍدْعَ تاُ ّنجَ (۲۲) رِا ّدلا ىَبقْعُ مْهُلَ كِئَلوُأُ

For them is the gain of the final abode. (22) The everlasting Gardens of Eden which they will enter(Alraad: 22, 23)

مْهُلَوُ ةُنعلاّ مُهلَكِئَلوُأ ضِرلأاَ يِف نَودُسِفْيُوَ لَصوُيَ نأَ هِبِ هُ ّلَلا رَمَأَ اَم نَوُعَطقْيَوَ هِقاثيمِ دِعْبَ نمِ هِ ّلَلا دَهْعَ نَوُضَقنُيَ نَيذِ ّلَاوَ رِا
دلا ّ ءوُسُ

And those who break the pact of Allah after its ratification, and sever what Allah has commanded to be joined, and spread turmoil in the earth – their share is only the curse and their destiny is the wretched abode. (Alraad:25)

نَ مُلَعْتمتنَأَوَ مْكِتَانَامَأَ اوُنوخُتَوَ لوُسُ ّرلاوَ هَ ّلَلا اوُنوُختَلاَوُنمآ نَيذِّ ّلا اَهيَأ اَي

O People who Believe! Do not betray Allah and His Noble Messenger, nor purposely defraud your trusts. (Alanfal:27)

رِمأيَهّٰلّا نَّإِ لاُ اودّؤَتُ نأَ مكُتَانَامِلاَ نَتخْا سِانّلا نَيَبمُتمكحَ اذَإِوَ اهَلهْأَ لَعدلْاِبِ اومُكْحْ

Indeed Allah commands you to hand over whatever you hold in trust, to their owners – and that whenever you judge between people, judge with fairness (Al-Nisa: 58)

يِن مَلأاَ حُورلا ّهِبِ لَزَنَ

The Trustworthy Spirit brought it down. (Angel Jibreel – peace be upon him.) (Ash-Shu'ara:193)

نَ عاَرَ مْهِدِهْعَوَ مْهِتاَنَامَلأِمُْ هِ نَيذِّلاَوَ

And those who keep proper regard for their trusts and their pledges. (Al-Mu'minun: 8)

Hadith of Lesson 15

هَل دهعَ لا نمِل نَيدلا

(مسند إمام أحمد)

His religion will not be completed who does not keep his oaths.

LESSON 16

FORGIVENESS

Definition of Forgiveness

- To free or pardon (someone) from penalty
- To free from the obligation of (a debt, payment, etc.).

Pardon and Forgiveness

Once at the time of Asr (Middle prayer) in a speech to the people the Messenger of Allah said: "Adam's sons have been created of different types. There are some who get angry late and very soon return to normal. Some people become wrathful soon and soon they return to normal, and some people become angry late and are also late in returning to normal that is the return to normalcy is according to the speed of getting angry.

Be careful. Some people get angry soon and they return to normal late. Listen, the best people among these are those who get angry late and immediately repent, and the worst among these are those who get angry soon, but are very late in coming to normal.

Listen, among these there are some who repay the loan in a better way, and also demand in a good way. Some people are lazy in repaying, but good in demanding. Some demand in a bad way and repay in a good way, i.e. they have one good quality and one bad quality. Some people prove to be bad in demanding and in repaying too.

Listen carefully, the best among these are those who are good in demanding and also good in repaying, and the worst are those who are bad in both the things. Keep in mind; anger becomes a spark in the heart of Adam's son. Do you not see that at the time of anger a man's eyes become red, and his nostrils become enlarged? If any one feels these signs in him, he should be glued to the earth." (Tirmizi)

That is, he should sit in his place, he should not move so that the matter may not get worsened. Intelligence and consciousness disappear from it, and man is imprisoned in the magic of passions. Then these affairs do not improve.

The above-quoted Hadith explains the kinds of men and their achievements and value in greatness and morality. Wherever necessary, a faithful bends him. An angry man indulges into various kinds of foolishness. Sometimes he abuses the door if it does not open immediately for him. In his anger he breaks whatever machine or its part may be in his hand, and abuses the animal that is not brought under control.

A man's sheet was flown away by the wind and he cursed it. Allah's Messenger said: "Do not curse it, because it is bound by the commands of God and it is under His control. He who curses a thing which did not deserve it then the curse returns on him." (Tirmizi)

There are many evils of anger, and their results are, more devastating. It is therefore said that to keep the self in control at the time of anger is the proof of the praiseworthy of control and the noble strength of toleration.

Ibn Masood has narrated that Allah's Messenger had asked: "Whom do you call a strong?" People replied: "One who is not knocked down by anybody is called a strong among us." He said: "No, the stong is one who controls his self in his anger." (Muslim)

One man requested the Prophet: "Give me some advice, but not such a lengthy one that I may forget." The Prophet said: "Do not be angry." (Malik). What reply could be better and shorter than this one?

Allah's Messenger always gave importance to the temperament and the environment of the individual and groups in giving them instructions and training. He used to lengthen or shorten his speech according to the demands of the occasion.

The efforts which were made to remove the jahiliya (pre-Islamic period of ignorance) had two foundations: One was ignorance against learning and the second against tolerance. The first ignorance he

removed with the help of knowledge, understanding, sermons and advice, while the second was remove with the help of suppressing the rebellious desires and preventing mischief, etc. The Arabs of the pre- Islamic days were proud of their ignorance and wickedness.

As an Arab Poet of the time says: "Beware! None should show any ignorance and wickedness before us, else we would prove to be more ignorant and wicked than all!"

When Islam came, it removed this intensity of feeling and emotionalism, and introduced the practice of pardon and forgiveness in the society. If one could not pardon, then one was given the command to act justly. This objective could be achieved only when anger and wrath could be kept under the control of the intellect.

There are a number of sayings in which the Prophet has given directions to the Arabs leading them to this ideal, so much so that the manifestations of tyranny, aggression, anger and wrath have been declared out of the circle of Islam. The things which unite a group and do not allow it to be disturbed, abused etc., have been declared to be the agent who breaks this unity:

The Prophet said: "Abusing by a Muslim is wickedness, and his quarrelling and fighting is infidelity." (Bukhari)

He also said: "When two Muslims meet, a curtain from Allah is hung between them. When one of the two says obscene things to the other he tears this curtain of Allah." (Bukhari)

One Arab came to the Prophet to learn the teachings of Islam. Before this he had neither seen the Prophet nor did he know about his message. His name was Jabir bin Salim. He narrates: "I saw a man whose opinions are being copied by the people. If he says anything, people convey it to others.

I asked them who this man was. They said that he is Allah's Messenger. I said to him: 'On you be peace (Alaik-as-Salam) O Messenger of Allah!' He said: 'do not salute like this. This is the salute of the dead; but say Peace be on you (As-SalamuAlaik)'."

That Arab says: "I asked: 'Are you Allah's Messenger?' He replied: 'I am the messenger of that Being whom you call in adversities, and he removes your adversities, and if famine catches you and you call Him, He grows grass for you; and if you lose your mount in the arid ground, then you call Him and He causes your mount to be returned to you. "He says that I told him: "Advise me." The Prophet said: "Do not abuse anybody." Accordingly, thereafter I did not abuse any free man, slave, camel, and goat. Then he said: 'do not consider any virtue as mean, even if it is your brother's talking to you with a smile. This is also a virtuous act.' Then he said: 'if somebody reproaches you and makes you feel ashamed on any of your defects, do not make him feel ashamed on any of his defects, because this act of his will prove troublesome for him." (Abu Dawud)

MUHAMMAD'S (S.A.W) FORGIVENESS

This Section allows you to have a glimpse Of the Prophet's ﷺ(Peace Be upon Him) Characters and Features

Another great quality of Muhammad was that he never took revenge on anyone for personal reasons and always forgave even his staunch enemies A'isha said that God's Messenger never took revenge on his own behalf on anyone She also said that God's Messenger was not unseemly or obscene in his speech, nor was he loud-voiced in the streets, nor did he return evil for evil, but he would forgive and pardon The people of the Quraish rebuked him, taunted and mocked at him, beat him and abused him They tried to kill him and when he escaped to Medina, they waged many wars against him yet when he entered Makkah victorious with an army of 10,000, he did not take revenge on anyone He forgave all Even his deadliest enemy Abu Sufyan, who fought so many battles, was forgiven, and anyone who stayed in his house was also forgiven

The leaders of T'aif, who engaged scoundrels to throw stones at him when he visited that town in order to invite them to Islam, were also forgiven Abdullah bin Obey, leader of the hypocrites of Medina,

was forgiven Muhammad ﷺoffered his funeral prayer and prayed to God for his forgiveness The Qur'an mentions this incident in these words: "And never (O Muhammad) pray for one of them who

dies, nor stand by his grave Lo! They disbelieve in God and His Messenger, and they died while they were evil doers" Abdullah bin Obey worked all his life against Muhammad ﷺand Islam and left no stone unturned in bringing him into disrepute and in trying to defeat his mission He withdrew his 300 supporters in the battle of Uhud and almost broke the backbone of the Muslim He had engaged in

intrigues and acts of hostility against the Prophet ﷺof Islam and the Muslims It was he who raised the incident Of if k through his allies to discredit God's Messenger by spreading scandal about his wife, A'isha

"Lo! They who spread the slander are a gang among you Deem it not a bad thing for you; nay, it is good for you Unto every man of them will be paid that which he has earned of the sin; and as for him among them who had the greater share therein, his will be an awful doom" [Qur’an 24:11]

"An Abyssinian slave, who killed Hamza, Muhammad's uncle, in the battle of Uhud, and after the victory of Makkah embraced Islam and came to him, was forgiven The wife of Abu Sufyan had cut the chest of Hamza and torn his liver and heart into pieces in the battle of Uhud She quietly came to the Prophet ﷺ and accepted Islam He recognized her but did not say anything She was so impressed by his magnanimity and stature that she said, "O God's Messenger, no tent was more deserted in my eyes than yours; but today no tent is more lovely in my eyes than yours"

Ikrama, son of Abu Jahl, was a great enemy of God's Messenger and Islam He ran away after the victory of Makkah and went to Yemen His wife embraced Islam and brought him to the Messenger of God Muhammad was pleased to see him and greeted him with the words: "O emigrant rider, welcome"

Sufwan bin Urnaya, one of the chiefs of Makkah, was also a great enemy of Muhammad ﷺ and Islam He sent Umair Ibn Wahab, with a promise of reward, to kill Muhammad ﷺ When Makkah was conquered, he ran away to Jeddah and hoped to go to Yemen by sea Umair Ibn Wahab came to Muhammad and said, "O God's Messenger! Sufwan Ibn Umayya is a chief of his tribe He has run away from fear and will throw himself into the sea" He was given protection When he came back, he requested Muhammad ﷺ to give him two months to think He was given four months and then he became a Muslim by his own will

Habir Ibn al-Aswad was another vicious enemy of Muhammad ﷺ and of Islam He had inflicted a grievous injury to Zainab, daughter of the Holy Prophet She was pregnant and was emigrating to Medina The polytheists of Makkah obstructed her and Habbar bin al-Aswad intentionally threw her down from the camel She was badly hurt and had a miscarriage He had committed many other crimes as well He wanted to run away to Persia but then he came to Muhammad, who forgave him

He was all for forgiveness and no amount of crime or aggression against him was too great to be forgiven by him He was the complete example of forgiveness and kindness, as mentioned in the following verse of the Qur'an:

> "Keep to forgiveness (O Muhammad), and enjoin kindness, and turn away from the ignorant" [Qur’an 7:199]

He always repelled evil with the good of forgiveness and kind behavior, for, in his view, an antidote was better than poison He believed and practiced the precept that love could foil hatred and aggression could be won over by forgiveness He overcame the ignorance of the people with the knowledge of Islam, and the folly and evil of the people with his kind and forgiving treatment With his forgiveness, he freed people from the bondage of sin and crime, and also made them great friends of Islam He was exact image of the following verse of the Qur'an:

"Good and evil are not alike Repel evil with what is better Then he, between whom and you there was hatred, will become as though he was a bosom friend"[Qur’an 41:34]

© Copyright Virtual University of Pakistan

<u>Verses of Lesson 16</u>

وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا

And you were on the edge of a pit of fire (hell), so He saved you from it. (Al-i-Imran: 103)

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ

Or He can ruin them due to peoples’ sins and He can forgive a great deal. (Ash-Shura: 34)

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ

And it is He Who accepts repentance from His bondmen, and pardons sins*, and knows all your deeds. (Repentance for the cardinal sins, while lesser sins are wiped out by good deeds.) (Ash-Shura: 25)

ذإوِ سوم اَندعاوَنيَعبرَأم ث لْيَل مكنعَ اَنوْفعَ م ث {۵۱} نوُملاظ متنأو هدعْب نم لَجْعلا متذخ تالكَ لذ دعْب نم مشتمكلعان وُرك
And when We made a commitment with Moosa (Moses) for forty nights – then behind him you started worshipping the calf, and you were unjust. (51) Then after that We pardoned you so that you may be grateful. (Albaqrah: 51,52)

ىلإ مْهوعدتْنإو يُمْهارَتو اوُعمسْي لاَ ُدُهَلاا نوُرصبُْي لاَ مُهو كَيلإِ نوُرظنَ {أو وفعلا ذُخِ {۱۹۸} ءأوْ فرُعلا بِ رمْ نعَ ضرْ
نَيلهاجلا

And if you call them to guidance they do not listen; and you (Prophet Mohammed – peace and blessings be upon him) observe them looking towards you, whereas they do not perceive anything. (198) And O dear Prophet (Mohammed – peace and blessings be upon him) adopt forgiveness, and enjoin virtue, and turn away from the ignorant. (Al-aaraf:198,199)

ميحِر روُفغَ ُهـلااوَ مْكلُ هـلاا رَفغْيَ نَأ نوَبحُِت لاَأ اوُحفصْيلْوَ اوُفعْيلْوَ

And they should forgive and forbear; do you not like that Allah may forgive you? And Allah is Oft Forgiving, Most Merciful.(Alnoor:22)

رِمْلأاْ يِف مُْهروِاشَوَ مُْهلَ رْفِغْتساْوَ مُْهنْعَ فُعاْ فَ

So forgive them and intercede for them and consult with them in the conduct of affairs

وَقْتَلِل ُبرَقْأ اوُفعْتنَأوَ

And if you (men) act generously, it is akin to piety. (Al- baqrah: 237

نيَنسِحْمُلاْ ُّحِي ُهـلااوَ سِا َنلاا نِعَ نيِفاعَلاْوَ َظيْغَلاْ نيَمِظاكَلاْوَ ءاِرَّضلااَوَ ءاِرَّسلاا يِف نوُقِفنُين يذِلاا

Who spend in the way of Allah both in plenty and hardship, who restrain their anger, and forgive others. Allah loves such good-doers." (Al-i-Imran:134)

هِـلاا ىَلعَ ُهرجَْأف حَلاصَأوَافَعَ نْمَف

But he who forgives and makes amends, his reward lies with Allah. (Ash-Shura: 40)

<u>Ahadith of Lesson 16</u>

انم سيلف انريبک رقويو مل و انريغص محري مل نم

He does not belong to us who does not show mercy to our young ones and respect to our old ones

ءاقلطلا متنأف اوبهذا مويلا مکيلع بيرثت لا

This day there is no reproof against you; Go your way, for you are free.

ميرک خأ نباو ميرک خأ

Good brother and son of good brother

نينس عبس هتمدخ دقل اللهو سنأ لاق لاه تکرت يشل لاو اذکو اذک تلعف مل تعنص يشل لاق تملع ام نينس عست وأ
اذکو اذک تلعف

I served the Messenger of Allah for nine years, and I do not know (of any instance) when he said to me: Why you have done this and that, and he never found fault with me in anything.

(Sahih Muslim)